

... بتائیدات سبحانی و توفیقات یزدانی یعنی منتخبات کلیات

دیوان ظفر

حسب فرمائش بابو ... حبیب علی و احمد بخش صاحب سوداگر

مطبع اودھ گزٹ لکھنؤ ... ... پر پرنٹر ... ہو ...

ردیف الف

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شاباش ولا آگشتہ کہ اللہ تعالیٰ
پہچانا اوسی تونی جسے دیکھا نہ بہالا

بیہوش ہوں میں دیکھہ کی اوس ہوش ربا کو
جیسی کہ ابہی اوسنی نہ تہا ہوش سنبہالا

ہی داغ بدل آتش رخسار سی تیرے
گردون پہ قمر اور زمین پر گل لالا

منہ مارے ہی ہر طرح مردانہ تری زلف
کیونکر یہ بچیگا کہ ڈسی ہی جسی کالا

اللہ ری تری جنبش مژگان بت بدکیش
اک پل میں کئی تونی دو عالم تہ و بالا

تیری رخ روشن کی تصور سی ہمیشہ
ہی کلبہ تاریک میں عاشق کی اوجالا

جائیگی نکل جان مری دیکھہ کمان دار
تیر اپنا اگر تونی مری دل سی نکالا

ہر خار بیابان ہی موتی سی پروتا
جب پہوٹ کی روتا ہی مری پاؤں کا چہالا

ولہ

جواب خط کا [illegible] انداز لکھا ہوتا
[illegible] حال قاصد نی [illegible] خط لکھا ہوتا
[illegible] تری [illegible] لکھا ہوتا
ظفر [illegible] لکھا ہوتا

ولہ

جو دیوانہ [illegible] عاشق مضطر کہلاتا
[illegible] جہان میں [illegible] کہلاتا
[illegible]
[illegible] کہلاتا

ردیف الف ۳

ہمیشہ [illegible] بزم میں خانہ دل [illegible] کہلاتا
جواب مطلع ابرو [illegible] ہلال سی [illegible] کہلاتا
[illegible] تو وہ اس سی کبھی بہتر کہلاتا
کیا مشہور سا جادو [illegible] چشم پر افسون [illegible]
وگرنہ ای ظفر وہ شوخ جادوگر نہ کہلاتا

تو گل شرفی انکو نہ سمجھ تیری سینے	یہ زمین نی ہی خزانہ گل خندان اوگلا
سیکڑون ہی کہ اندار تری ہاتھ سی تیر	پر مری دل نی کبھی ایک پیکان اوگلا

شعر تر اتنی نکالے کہ بہا سے دریا
ای ظفر طبع رواں نی تری طوفان اوگلا

خدا نا خواستہ گر خط میں میرا نام آجاتا	تو قاصد پر غضب ہی ای دل ناکام آجاتا
[illegible] یہاں [illegible] آرام میں آ[illegible]	تو اپنی جان بی آرام کو آرام آجاتا
ترے کوچی [illegible] آتی ہیں تو یہ حال اپنا ہوتا ہی	[illegible] ہر کام جاتا
[illegible] بت کی نہوتی تیری کشتہ کو	اگر تو گور پر ای سرو گل اندام آجاتا
[illegible] کام آخر تری ناکام کا ورنہ	کسی دن ای بت خود کام تیرے کام آجاتا
پیام مرگ لیوں پیک اجل عاشق کو نو چاپا	جو قاصد لیکی تیری وصل کا پیغام آجاتا
گرفتاری نصیبوں میں نہوتی تو چمن سے میں	بھلا اس طرح کیوں صیاد کے پر دام [illegible]
تری دولت سے ہی ساقیا جمشید دوران ہم	اگر اس دور میں ہاتھ اپنی کوئی جام آجاتا

خجالت سی چھپا تا منہ نہ اپنا ماہ گردون کے
ظفر وہ بام پر اپنی جو وقت شام آجاتا

کسیکی ہمکو دہشت کیا تہی خط لکھا تو ہوتا	جواب خط میں دقت کیا تہی خط لکھا تو ہوتا
خطا کی ہی نی ایسی کیا جو اوسنی یہ نہ پوچھا	تجھی غم کیا تھا حسرت کیا تہی خط لکھا تو ہوتا
قلم خط لکھتی لکھتی مجکو اوسنی کہہ دیا کیون	سبب کیا تھا حقیقت کیا تہی خط لکھا تو ہوتا

ولہ

پیامبر جو ادہر سی مرا نہیں آتا
تو کیا کہوں مری دل میں کیا نہیں آتا
کبھی ادہر سی بت پر جفا نہیں آتا
آز حسن سی خوف خدا نہیں آتا
الہی غالب یار زمین سی کیا نکلے
مجھی میں نالہ و زاری ذرا نہیں آتا
اثر محبت میں تری کیا گذری
کبھی [illegible] میں [illegible] نہیں آتا
ہو وفا نہیں جب تک کہ خوف ہم کی
وصال یار کا ہم کو مزا نہیں آتا

جو شغل آئینہ منظور ہی تو دل کو دیکہ
نکالی چاہ غم یار کے غریقون کو
کہ لیتا ہی ستم کش ترا ابتا ظالم

اس آئینہ مین نظر دوسرا نہین آتا
کوئی بہی ایسا نظر آشنا نہین آتا
جو خود بخود تری جانب کہنچا نہین آتا

تمہاری وصل کو پیاری گذر گئی یہ سال
گلہ ظفر کو کچہ اس [illegible] ہین آتا

یار آئی مری پیش نظر ہو نہید [illegible]
موا نہ بہی منہہ [illegible] سیر جفا سی
لیجائے غم و رنج نہ کیون ساتہ جہان سی
تم لاکہ کرو حضرت دل نالہ و فریاد
کچہ شمع نی ہی معجزہ عشق دکہایا
جبتک کہ تصور نہو دانتونکا تمہاری
کیا کیا نہوئی میری لئی خانہ خرابی
رسوای جہان کرتا ہی کیا کیا مجہی گریہ

اور آئی تو دیکہون تو ادہر ہو نہین سکتا
میرا سا کسیکا بہی جگر ہو نہین سکتا
لی توشہ تو مجہ [illegible] سفر ہو نہین [illegible]
چاہو کہ ہو کچہ اوسکو اثر ہو نہین سکتا
[illegible]ت کی تو پیدا کبہی سر ہو نہین سکتا
انکہون مین مری اشک گہر ہو نہین سکتا
پر اب بہی تو دل تن سی گہر ہو نہین سکتا
مین چاہتا ہون ضبط مگر ہو نہین سکتا

جو کام کیا تمنے محبت مین بتون کی
واللہ کسی سی بہی ظفر ہو نہین سکتا

جو وہ قاتل نہ اپنی ہاتہ مین خنجر لیی پہرتا
تو یہ سر بار پہر کیون ہر ہتیلی پر لیی پہرتا
اگر تہر نہ پڑتی ای جنون اس سی رزش پر
تو یون ہر طفل میری ساتہ کیون پتہر لیی پہرتا

وله

ردیف الف

عشق کی میدان مین جنسی سر دیا [illegible]

تمت

[illegible]

٥

بتون کی ہی وہ آشنائی کا دھندا
کہ جسمین ہے ساری خدائی کا دھندا

وہ جب دیکھو آئینہ ہی دیکھتے ہین
رہی ہی اونہین خودنمائی کا دھندا

ہبی یا مری پر نہ عاشق سی چھوٹے
خیال وصال وجدائی کا دھندا

ہمارا تو پیشہ ہی رندی ہمیشہ
ہوا ہمسے کب پارسائی کا دھندا

تری منہہ پہ آئینہ کی خاک کیا کیا
ملی خاک مین یہ صفائی کا دھندا

رہی ہی خم و پیچ مین زلف جانان
وبال اوسکو ہی کج ادائی کا دھندا

رہا جب تلک دم رہا ساتہ دم کے
ظفر سب برائی بھلائی کا دھندا

دیکہ کر رخ پہ تری زلف دوتا کا پھندا
جا پھنسا طائر دل تہا وہ بلا کا پھندا

ہاتہ آمین نہ کسو کی ہی یہ آہو نگہیان
نہ تری پاؤن مین گر شرم وحیا کا پھندا

اوسکی قدرت کا ہی یہ کھیل بگولا ہی کہ اٹھان
خاک کے باندہ تا ہی دیکھو ہوا کا پھندا

رہی زنار محبت مین گلا کیون نہ پھنسا
کہ یہ ڈالا ہوا آپ ہی ہی خدا کا پھندا

بحر ہستی ہی عجب دام کہ صید اجل
جا بجا جسمین ہے گرداب فنا کا پھندا

طائر ہوش کو پرواز مین کرتا ہی شکار
تیری تار نگہہ ہوش ربا کا پھندا

گردن دل کی لئی اپنی ہی زیبا کرنے
جامہ زیبون کی ظفر بند قبا کا پھندا

نشے نی بزم ساقی مین جو مستونکو ڈالا
لب ساغر پہ منہہ شیشی نے دہر کر قہقہا مارا

نہتا کچہ دور تو رستہ بہت اوس یار کی گہر کا
مگر ہمکو ہماری ناتوانی نی تہکا مارا

[illegible]

کہو تا سی کری جاکی خرابات کی سیر
گوشہ مدرسہ مین کیون یہ جہول پڑا

رکہ قدم دیکہ کی تو کوچہ مین اپنی قاتل
کہ کہین سر ہے کہین ہاتہ کہین مقتول پڑا

چہوٹ کر چاہ زنخدان مین کہین گر نہ پڑی
دل پکڑ کر رسن زلف کو ہی جہول پڑا

دیکہی جان دل کو بچاؤ نہین ہو جاتا ضبط
اب تو دینا ظفر اس جنس کا محصول پڑا

بسکہ تری خاطر سی دل ازرہی جہوڑا
تو نہی نہ ہوا یار اور اک یار بہی چہوڑا

کیا ہو گا رفوگر سی رفو مرا گریبان
ای دست جنون تو نے نہین تار بہی چہوڑا

دین و دل کیا الفت کی ہی کام ہی عاشق
تسبیح کی ساتہ اوسنی زنار بہی چہوڑا

[illegible]

اس سے ہے غیر ہونے کو تسلی کہ اجل نے
مفلس کو جو مارا تو نہ زردار بھی چھوڑا

ٹیڑھی ہی نہ ہو ہم سے رکھو اخلاص تو سیدھا
تم پیار سے رکتی ہو تو لو پیار بھی چھوڑا

کیا چھوڑے اسیران محبت کو وہ جس نے
صدقے میں نہ اک مرغ گرفتار بھی چھوڑا

پہونچی مری رسوائی کی کیونکر خبر اوسکو
اوس شوخ نے تو دیکھنا اخبار بھی چھوڑا

کرتا تھا یہاں اونکا جو ہوتا کبھی اقرار
مدت سے ظفر اوسنے وہ اقرار بھی چھوڑا

اودہر تو وحشت نے گریبان کھینچ کر پھاڑا
ادہر بیمار صحرا سے دامان کھینچ کر پھاڑا

نہ اتنی مجھ سے تم کھچتی نہ اتنا مجھ سے ل متشا
مرا اوس نے تو جانان کھینچ کر پھاڑا

کفن اپنا نہ خاک بیابان کھینچ کر پھاڑا
کشا کش سے جنون کی تیرے دیوانہ مگر

ہوا تجھ سے جو رو کش غنچہ لالہ تو ...
دمبانی پوست اے ... گلستان کھینچ کر پھاڑا

پڑا کشمکش میں خط ... تو نے عدو
کہ آخر سینے اوسکو اے مرجان کھینچ کر پھاڑا

نہیں ... کمکشان کا خط ... ہے سینہ کو
جگر سینے نالہ اے شبہا ہجران کھینچ کر پھاڑا

کہا ... کہ جب پیراہن عشق زلیخانے
دم بیتابی شوق اے عزیزان کھینچ کر پھاڑا

اثر وحشت کی یہ چادر سی کا ہے کہ کاغذ کو
مصور نے مری تصویر عریان کھینچ کر پھاڑا

ظفر افشا ہے الفت پر نہ تھا منہ پیار کا اچھا
حیا کا پردہ کیون منہ پر سے نادان کھینچ کر پھاڑا

دیکھا جو ... ہر خم سے ساغر بھرا بھرا
آنکھوں میں میری لگنے لگا گھر بھرا بھرا

[illegible]

غصہ میں جو کہ ... وہ کافر بھرا بھرا

لایا جو عشق ناک میں دم ... لطف
دم عاشق کا تو نہ مقرر بھرا بھرا

کب آئی تو ہزار سے ... گھر بھرا بھرا
یہ دل ہے جس طرح کا ستمگر بھرا بھرا

دل کو دلا سے گردش چشم اوسنے یاد
ساقی نے دیکھو بزم میں ساغر بھرا بھرا

ردیف الف ٦

[illegible]

بخشش میں نہ کیوں ڈوبے گا اپنا گناہ — گر کبھی پانی پہ ہرگز کبھی تیر تیرا

دست و پا مار کی اپنی دم بسمل کیا کیا — خون کی دریا میں ترا عاشق مضطر تیرا

جس طرح پانی پہ تیرے کوئی تنکا اوس طرح — آب گریہ میں ہمارا تن لاغر تیرا

رکھ دیا سینہ تری تیغ پہ اپنا میں نی — آب شمشیر پہ میں مثل شناور تیرا

تیرنا عشق کی دریا میں اگر سیکھی ول
تو ظفر سب سی پہلی اسی ہاتھو سی نکلے اوپر تیرا

پہلی تو ہمکو تری عشوہ گری نی مارا — اور اگر اوس سی بچے کم نظری نی مارا

مر گیا میں نہوئی مجکو غم ہای ستم — پھر مجکو ترے بے خبری نی مارا

پھیر کر منہ جو دکھایا سے مجھے اپنا جوڑا — دل پہ ہنگامہ اوس رشک پری نی مارا

خوب پھڑکا کی مجھی کنج قفس میں صیاد — شوق پرواز سی بی بال و پری نی مارا

ہمسر کی تری رفتار سی جب کبک دری نی — قہقہہ طنز سی اک کبک دری نی مارا

نل پہ تیری لب شیرین پہ ہی زہر قاتل — ای شکر لب ہمیں اس تلخ شکری نی مارا

کچہ بھی ہوتی اوسیتی تیر تو مرتی ہم پر — ہمکو ای آہ تری بی اثری نی مارا

شفق صبح سی ہی غرق بخون چرخ ظفر
تیر الیسا تری آہ سحر سے سنی مارا

کیا کہوں ہی کیا تیوں کی آشنائی میں مزا — وہ مزا سب ہمیں ہے جو ہی جدائی میں مزا

آمثال آئینہ تو ہمیسی ہو جا سینہ صاف — دور کر دل سی کدورت ہی صفائی میں مزا

ردیف الف

سیری سینی مین کمان ہو تراتیر نگاہ
واہ ہی کیا کارگر دل سی جگر تک ایک سا

کشور صحرای وحشت ہوگیا ہی اب خراب
ورنہ تھا آباد مجنون سی ظفر تک ایک سا

نہ تو جہانکا اوسی نی روزن میں کا
ہمنی تاکا ہی تو سوراخ جگر مین تا کا

عرش سی من تلک ہی جو وہ سب ہر از سیمیں
کیا بتائین کہ ہی کیا ہمنی لنبر مین تاکا

ہمو رہیگا نہین غم دل مین ہمارے بقرار
مال اس جور نی ہر طرح یہ گہ مین تاکا

تاک جہانک آپکی جن جن سی کہ ہی دربرد
ہمنی ایک ایک کو کل ایک نظر مین تاکا

زخم دل بر ہی جو انگور رہی تو ہمنی
ہی ثمر نخل محبت کی شجر مین تا کا

جیشم نقش کف پا راہ تکی ہی کس کے
کون ہی اسنی جسبی راہ گذر مین تاکا

وہ کماندار لگایگا کوسئی ناوک سیر
اوسنی ہر دل کو جو پہلوی ظفر مین تاکا

نہین جانا کسی سی وہ مرض ہے نصیبون کا
نہ قابل ہون دوا کا مین نہ قابل ہون طبیبونکا

نہ شکوہ دشمنون کا ہی نہ ہی شکوہ حبیبونکا
شکایت ہی تو قسمت کی گلہ ہی تو نصیبونکا

بہ عنوان مجھی ہو ٹیک لکھا یہ نصیبونکا
کہ لکھوائی مجھی ہی وہ جواب خط رقیبونکا

ہم اپنی کنج غم مین نالہ وفریاد کرتی ہین
ہمین کیا گر چمن مین چہچہہ ہی عندلیبونکا

جو ہنا سرا ہمن ہوں ان ات اودہ ور ہون ان سے
بعیدون سے زیادہ حال سمجھو اون قریبونکا

دکہا دو خال مینی تم جو محراب ابرو مین
تو دیکھو منبر و منبر چال پہر کیا ہو خطیبون کا

کی الکہین نکہا خط و فرق اور مین برنور کا
کمان جہانک ہی سینہ غیرت دیجور کا
ہی یہ حال ناتوانی عاشق رنجور کا
سر پہ ہی سایہ گران مژگان چشم حور کا
ہی تو انسان بر یہ عالم بت مغرور کا
جلوہ شوخی پری کا سا ہی چہرہ حور کا
اشک کی قطری گرے کیون نہ مژگان سے بہو
حق ہی اعلی مرتبہ ہی دار پر منصور کا
کرتی ہین شب مشک جو ہری آبگون تر
جرخ پر انجم ہی ہمسر خانۂ زنبور کا

[illegible]

[illegible]

یہ شبر کا اک کاسۂ لبالب ہی یہ آج چرخ
یک قطرہ نہ اس کاسۂ پر شیر سی ٹپکا

کیا عشق ہی جس جا یہ گرا تیر السینا
وہان خون جگر عاشق دلگیر سی ٹپکا

پانی ہوا فولاد بھی دیکھ کے لیکن
یک قطرۂ آب اوسکی نہ شمشیر سی ٹپکا

ٹپکا مری منہہ مین اگر آب بقا بھی
زہر آب وہ ہو کر مری تقدیر سی ٹپکا

جو گھر کہ ٹپکا کبھی برسات مین ہرگز
اک دم مین مری گریہ کی تاثیر سی ٹپکا

گرمی تری چہری کی عرق شرم حیا کا
حیرت نہین دی گر رخ تصویر سی ٹپکا

سو جام ہی شربت کوثر کی پیالے
اک اشک ظفر گر غم شبیر سی ٹپکا

وہ دل کہ جسمین نقشہ ہی نورہ عرش کا
لکھتی ہین کیون غلط اوسی کنگورہ عرش کا

سیلاب گریہ سی مری دریا اگر چڑہا
ہوگا خرابہ وہ جو ہی معمورہ عرش کا

تیری فروغ عارض روشن کی روبرو
ای مہ جبین چراغ ہوئی نورہ عرش کا

بزم نشاط و عیش صبوحی کشان مین صبح
بانگ خروس عرش ہی طنبورہ عرش کا

صدمون سے میری نالونکی ٹوٹا فلک تو کیا
ڈر ہی کہ ہو نہ جائی کھین چورہ عرش کا

تربت پہ جا یار کی قران کی قسم
پڑہتا ہر اک فرشتہ ہی سیپورہ عرش کا

تاثیر غم سی شاہ شہیدان کی ای ظفر
دل کیون نہ خون کری نہ یہ عاشورہ عرش کا

ستم کا تم سی مجہی کیا گلہ کیا نہ کیا
مگر پسند مرا حوصلہ کیا نہ کیا

۹ ردیف الف

[illegible]

تتمہ

ہو نہ بی باز اپنا گر او سکو غبار آجائیگا
تو غضب مین ہی دل خانہ خراب آجائیگا
اسقدر رونا ہمین ہی بس کی شایان کو جو
ورنہ طوفان دیکھنا ہی تجم پر آجائیگا
بینی ہی تو بیگانہ اگر کتنی ہون کا حساب
تنگ آ ظالم ہی صدر و در حساب آجائیگا
دیکھکر دست ستم مین تیری تیغ آبدار
زخم جگر کی منہ مین آب آجائیگا
دیکھ چشم مست کی گردش نہ ای ساقی دیکھا
دیکہ جگر مین ابہی جام شراب آجائیگا
خون ہو ہو گا ہان جب سینہ سی نکل جائیگا تو
محبت جگر ای دل بر اضطراب آجائیگا
ای مظفر اوٹھ جائیگا پردہ غیرت جب
سامنی وہ یار بی حجاب آجائیگا

دیکھا جو رخ یہ کاتب قدرت نی اوسکی خط	بھیجا نا اوسنی خط غبار اپنی ہانہ کا
تازہ ہی تو بہار محبت سے یہ مدام	گل ہی گل ہمیشہ بہار اپنی ہانہ کا
ظالم جو تو نہ ہوئی تگدر تو جہاڑ دون	سر پر عدو کی گرد و غبار اپنی ہانہ کا

ہم دل کو اپنی مارتی ہین اسلئی مظفر
دیتا ہمین مزا ہی شکار اپنی ہانہ کا

یا رنگ خط کا ہو نجا اپنی مشکل ہوئے گا	نامہ بر جب تک اپنا طائر دل ہوئے گا
قتل کر نیسی مری کیا تجکو حاصل ہوئے گا	خون ناحق ایک تیری سر پہ قاتل ہوئیگا
ہوئیگا دیوانہ میری طرح تجکو دیکھکر	ای پری وش کوئی گر کیسا ہی عاقل ہوئیگا
عمر بہر مجنون کریگا دشت مین مشق ستم	جب تیری وحشی کی شاگردی کے قابل ہوئیگا
پردہ فانوس مین چہپ جائیگی خجلت سی شمع	جلوہ گر محفل مین گر وہ رب محفل ہوئے گا
گو جگر فولاد کا رکہتا ہی آئینہ وسے	ہوئیگا معلوم جب وس سے مقابل ہوئیگا
تیر سنگ سر سے گزرتا ہی وہ تیغ نگاہ	کون کشتہ ہوگا دیکھیں کون بسمل ہوئیگا
ناصحا جائیگا تو اوس وقت میرا درد دل	جب کسی پر دل ترا ابیدرد مایل ہوئیگا

خضر کی حاجت نہیں ہے مجکو راہ عشق مین
ای مظفر رہبر ہمارا شوق کامل ہوئی گا

رخ جو زیر سنبل پر پیچ و تاب جائی گا	بہر کی مہوش سنبلہ مین آفتاب آجائی گا
تیرا احسان ہوگا قاصد گر شتاب آجائی گا	صبر مجکو دیکھکر خط کا جواب آجائی گا

ولہ

مثال گوہر اشکون جو انسون کی نکلیگا
ردیف الف

نکلیگا اوسکی لب لعل سی شیرین نکلیگا
تو سنا اوسکی جو خبر تو کیسا ہی نکلیگا
تیری محفل مین جا بیٹہا تو بیخود ہو کے نکلیگا
وہ دیوانہ جو جیسا ای پری وش اپنا جان کر نکلیگا
نکالا اتھا جو اوسکو دوست اپنا تو نکلیگا
بتان اکہیں سی دل رہا ہی عبث بیمار دل نکلیگا
نکالا کسی سی شمع اوسکی لب کی نکلیگا
جو ہوگا تو تیرا دل بس کہ دشمن ہم نکلیگا
فنا الذل سی کالی رات اوس دم بلا نکلیگا

ہیکل گر خالش دل پر ہی عالم مثال نکلیگا
نو شیر مسلمان ہی جیسی گلستان مین بیکس نکلیگا
وہ ادب بیجا جو نکلیگا الہوس کی سی ہی نکلیگا
ستارہ خاطر ہی بادیہ سبزہ سی اوٹہ مین نکلیگا

ولہ

ای مظفر یہ جہان مین کسی دل ان سا نکلیگا
اور اب ہمارا ہی اب ملتا سا نکلیگا

تتمہ

[illegible]

جب کریگا آہ ای ظالم ترا یہ تفتہ جان
اوسکی شعلہ جگر سی آسمان تک جائیگا

جا کی کعبہ کیا کریگا تیرا عاشق ای صنم
وہ اگر جائیگا تیری آستان تک جائیگا

جان بحق جائیگی بیمار محبت کی ترے
ای مسیحا دم جو تو اوس نیم جان تک جائیگا

روبرو تیرے کوئی حیرت زدہ آئینہ وار
کہہ تو کیا سکتا ہی یہ صورت کو ہان تک جائیگا

جانی دو جاتا ہی گر عمر روان کا کاروان
شہر جائیگا کہین آخر کہان تک جائیگا

دام سی صیاد مرغ ناتوان چھوٹا تو کیا
یہ نہین امید اوڑکر آشیان تک جائیگا

تو سوا دل کی نہ پائیگا اوسی عاشق کہین
ڈھونڈتا گر اس جہان سے اوس جہان تک جائیگا

کون ہی قاصد ظفر ایسا بجز اشک روان
لیکی جو پیغام دل اوس آستان تک جائیگا

انداز سی جدہر وہ قدم بانکا پڑ گیا
کوسون اودہر دلون مین کا ستہراو پڑ گیا

زہر آب دی نہ تیغ نگہ کو عتاب سے
ایسا نہ ہوگا دل پہ اگر گہاو پڑ گیا

جس سی کہ اعتبار نہین میرا آپ کو
کیا شک تمہاری دل مین تو فرق آو پڑ گیا

لگتا ہی ایک بوسہ پہ خوبان کی ہاتھ دل
اس جنس کا ہی اب تو یہی بہاو پڑ گیا

سلجھے گا کیونکہ دیکھیے دل زلف یار سی
اسطرح اسمین اوسمین ہی اولجھاو پڑ گیا

جو کعبے مین ہے شیخ وہی بتکدے مین ہے
ناحق کا تیری دل مین ہے بہکاو پڑ گیا

بازی لگا دی عشق کی جو سر مین شوق ہے
یو بارہ مین ظفر جو کوئی داو پڑ گیا

ولہ

[illegible]

ردیف الف ۱۱

شعلہ آہ مرا تیر کا پیکان بنا
خانہ چشم مین کسطرح مری آئی خواب
کہ خیال رخ دلدار ہی دربان بنا
تنگ تھی جان برادر تو لی نہ جا ہرگز
ہای تو اتنا مری حال سی انجان بنا
کیونکہ حسرت سی نہین ہونٹہ چباون ظالم
ہاتہ سی اپنی جو دو غیر کو تو پان بنا
گر نہ شکوہ کہ مجھی نہ دیا وہ نہ دیا
شکر کر تو کہ دیا ہی تجھی انسان بنا

[illegible]

ولہ

ردیف الف ۱۲

ہوشمندونکو ڈبوتی ہی ہوائی دنیا — کشتی ہوش کی حق مین یہ طوفان ہے ہوا

ای جنون توڑ کی زنجیر در زندان کو — جی مین ہم کہائی اب چلکی بیابانکی ہوا

آتش دل کو مری اور بہی بہڑکاتی ہی — ای ستمگار تری دامن مژگان کی ہوا

رونا آتا ہی تو بجبر دمبدم آہین ٹہنڈی — سرد ہوتی ہی دلا آمد باران کی ہوا

نہین دنیا مین خواہ کسیکا کوئی — کچہ نصیبون سے ہی بندہ جاتی ہے انسان کے ہوا

دم ہوا ہوتا ہی مرغان قفس کا صیاد — جب قفس مین کبہی آتی ہی گلستان کے ہوا

دل رنجور کو بہتر ہی ہوای رخ یار
ای مظفر دیتی ہین بیمار کو قران کی ہوا

ہائے ملتا ہون کہون کیا یار جانی کیا ہوا — ہائے ہی وہ قول کا پہلا نشانی کیا ہوا

گو ہمی ننانان بلبلین کی نکلتی ہی صدا — تہا جو وہ قبضی مین تیرے ملک فانی کیا ہوا

تہنے دل عاشق کا پائی سی کہو یا کہان — وہ جو تہا تمو نیز ہم پاسبانی کیا ہوا

دیکہکر تصویر کو اوس عالم تصویر کے — چین جو پائی تو تیلا تجکو پانی کیا ہوا

پوچہی ہی اہل ہمکو بیت سے فلک بعد از فنا — تہا تمہارا وہ جو دور حکم رانی کیا ہوا

خط تو اوسنی پڑہ لیا پر نامہ بر یہ تو بتا — حال دل میرا بیان تجہسی زبانی کیا ہوا

نعش کو کشتی کی اپنی کر رہا ہی تیشہ کیون — جرم قاتل اس سی وقت جان فشانی کیا ہوا

ای جوان کیا اس جوانی کا بہروسا تو سمجھ — تہا جو آپس پہلی عہد نوجوانی کیا ہوا

دیکہا آئینہ شیشی مین تو کہا اوسنی مظفر — ہو گیا یہ شستگ جیتہمہ سو کلپانی کیا ہوا

ولہ

دل خراش اتنا چمن مین شور بلبل کیون ہوا
عاشق ای دل وسیتہ تو یون بی تامل کیون ہوا

دسترس ہیہات اوسکی ہاتہ تک اپنا نہین
کاٹتی ہین ہونٹہ اس حسرت سی ہم بادہ نوش

گر نہین ہو بیخیال طالم خبشش ابر و ہری
گر نہین آشفتہ میری طرح یہ اوس زلف کے

حرص دنیا پر کمر تو کسلئی باندہی ہی حیست
باندہنا مشکل نہین گر تیرا مضمون دہان

کیا سنی فریاد سے سبرہی وہ گل نازک دماغ
شمع جلتی ہی تو جلتی جلتی کچہ بہ جاہی ہی

بحر ہستی سی اگر گذری نہین عمر رواں
ہو گیا غفلت ہی غفلت مین جو کام اپنا تمام

گر ہوا خواہی من اوسکی دم ہوا تیرا ہوا
کہائی ہی اس اشک رستی تار رگ جان پیچ و تاب

کیون ہوا چاک ای محبت سینۂ گل کیون ہوا
اور ہوا تو آتنا ہی صبر و تحمل کیون ہوا

دست گل خوردہ ہمارا دستۂ گل کیون ہوا
لب بلب محفل مین تجہسی ساغر مل کیون ہوا

سر زمین ملک دل مین پہر تزلزل کیون ہوا
باغ مین اتنا پریشان حال سنبل کیون ہوا

سست اے غافل کمر بند توکل کیون ہوا
قافیہ غنچی کا تنگ ای غیرت گل کیون ہوا

باغ مین غنچہ اگر چٹکی کہی غل کیون ہوا
عشق مین پروانہ جلکر خاک بالکل کیون ہوا

قد دوتا پیری مین تیرا صورت پل کیون ہوا
اس قدر غافل ترا شیوہ تغافل کیون ہوا

عقل کا تیری چراغ ای ہمنشین گل کیون ہوا
مین نہ اوسکا قیر کا تار زلف کا کل کیون ہوا

یہان گرد لوا کو کیا جائی پہونچی وان ظفر
آج اوس کوچہ مین شب کو کیا سبب غل کیون ہوا

یک قلم حال ہمارا جو قلم بند ہوا
نامہ بر جانی سی وان ہای ستم بند ہوا

ای ظفر صورت بناسب کا بہی ہوا ...

ولہ

ردیف الف

ہم رنگ سبہو رنگی گل شاداب کا بہانا
کیا چاہی کافی ہی ای ناب کا بہانا
کام اپنا نہ کر دل صد چاک کتان کی
یک مرہم کافوری مہتاب کا بہانا
اپنی خط عارض سی جہڑ ازبر کی
چپکا نہ مری زخم پہ تیزاب کا بہانا
منت کش مرہم ہون نہ ...
دیکہا نہین زخم گل سیراب کا بہانا
گلی سی مری خون جراحت کی عجب کیا
... کا بہانا

[illegible]

پہوڑا سا نہ دل پہوٹ بہی کیون ظفر اوسبر
ہی مرہم غمخوار سے احباب کا پہایا

تو نی جو گل کی طرف عبرت گلشن دیکھا
سہ جبین ہمنے تجھے کیا ہیں جلبین دیکھا

تو ہوا جبسی کہ ای جوش جنون ہمت دانداز
جتنا تو ہمبسی کھنچا اوتنا ہی کھینچ کر آیا

گردش چشم تری وہ ہی کہ جسنی اشہب رخ
کیا ہی باندہی ہی باتر چشم نی اشکون کے چہرے

دیدۂ آہوئی صحرا کی سوا ہمنی چراغ
خانۂ دل مین جو ہی آہ و فغان کا عالم

کبھی آئینہ مین اپنا نہین جوبن دیکھا
تار اپار ہش مین چہپا اک مہر وشن دیکھا

ہمنی ثابت نہ کبھی جیب دامن دیکھا
گلشن دل کا اثر ای بت پرفن دیکھا

سنگ سرمہ کو کیا سنگ فلاخن دیکھا
کبھی ایسا نہ برستی ہوی ساون دیکھا

ای صبا تربت مجنون پہ نہ روشن دیکھا
تعزیہ خانہ مین بہی الیسا نہ شیون دیکھا

راز دل جس سی کہا دوست سمجہ کر اپنا
ای ظفر ہمنے اوسی جان کا دشمن دیکھا

تہا کیا ای دل غمناک تو نی باغ مین دیکھا
اثر نالہ نی تیری جب دکہایا اپنا ای بلبل

نظر تیری پڑی ہی شیشے خیمہ ہوای زاہد بدبین
ہوا کیا کیا جگر خون رشک سے غنچی کا جب ہنس کر

تری جو آنکہ سہی نیند اوڑ گئی اسطرح ہی نرگس

جو اوس گل کو نہ دیکھا خاک تو نی باغ مین دیکھا
تو پہر ہر گل کا سینہ چاک تو نی باغ مین دیکھا

لگا کر تاک سوی تاک تو نی باغ مین دیکھا
ذرا ای قاتل سفاک تو نی باغ مین دیکھا

کوئی کیا خواب وحشتناک تو نی باغ مین دیکھا

[illegible]

کبھی دیکھی محل ہاں ان ورد کبھی زمین آباد
چراغ و شمع مین کیا برق مین کیا اوس تیز رنگ کا
کبھی دیکھی خرابا اور اک ویرانہ سا دیکھا
جہاں دیکھا وہاں اک جلوہ بیرنگ نور کا دیکھا

کیا کیا گذرتا عالم ظفر آنکھون کی آگی ہی
کہین کیا ہمنی جویان مثل چشم نقش پا دیکھا

دل اوسکی موئی کمر کی جو دہیان مین اولجھا
کہون جو دل کو شکل زلف یار سی پہلی
عدو اولجھتا کہین اور تو سمجھ سے لیتے
ہوا سی یون ترے ابرو پر آ کر گیسو
بچا نہین کوئی دام فریب دنیا سے
بنا کی تار محبت مین دلربا پہندا

تو لا کہ طرح کی وہم و گمان مین اولجھا
ترا تو پاؤن ہی اس سلسلہ مین اولجھا
وہ ہمسی آکی تمہاری مکان اسیر الجھا
کہ جسطرح سی ہو جا بہ گمان مین اولجھا
کہ جسکو دیکھو وہ ہی اس جہان مین الجھا
ہزار دل ہون تو لیکن اک ان مین الجھا

ظفر نی قصۂ زلف دراز جانان کو
کیا بیان تو کیا بیان مین اولجھا

کچھ جواب اوسنی دیا خط کا جو اولٹا سیدھا
خلق سمجھی کہ شب تار مین ہی کاہکشان
ہمسے ہر بات یہ وہ کا ہیکو ٹیڑھی ہو ئی
خوش نویسون نی کہا دیکھ کی بینی اوسکی
ہی یہی طالع واژون اگر اپنی اے دل

نامہ بر نی مری رستہ لیا گھر کا سیدھا
مانگ کا خط تری بالون مین جو دیکھا سیدھا
ہمنشین ہی یہ نصیبا اگر اپنا سیدھا
لکھا ہی کاتب قدرت نی الف کیا سیدھا
نہ ہوا ہی نہ کبھی ہمسی وہ ہو گا سیدھا

ردیف الف
۱۵

ہر مکان سا یہان بیا دیکھا
ہم نی راہ وفا مین غیر از عشق
کوئی اپنا نہ رہنما دیکھا
عاشقی اوس نگاہ کی دل کو
ہدف ناوک قضا دیکھا
خاک دنیا کی سیر کی ہم نی
یہ تو اک یون ہی خواب سا دیکھا
کھول کر آنکھ

اشک خون یون بہی بہے جبتک کہ تو نی سیر کی
دم یک بوسہ خال اتنی ہوئی تم برہم
ہوگیا زندہ تری آنی سی ای عیسی دم
یہ تو کہہ تو نی مرا حال زباں سے قاصد
مر گیا عاشق بیمار ترا خوب ہوا

شوخ ہاتہون مین ترے رنگ حنا کچہ بہی نہ تہا
ہنسی مانگی نکتہ یہ برا کچہ بہی نہ تہا
ورنہ دم مجہ مین تو باقی ہی رہا کچہ بہی نہ تہا
اوس سی حجاب کی کہا اوسنی سنا کچہ بہی نہ تہا
کہ غم ہجر سی جینی کا مزا کچہ بہی نہ تہا

رو برو اوسکی رخ صاف کی آئینہ ظفر
نہیں انصاف سی کہدو کہ صفا کچہ بہی نہ تہا

مرا دل تو نی کیون چہوڑا اگر تہا تو اچہا تہا
کیا قتل اور کو کیوں ترے ہوتی تیغ قاتل نے
وفا کی راہ تہی مشکل اوسی بہی طی کیا ہم نے
اوٹہایا ای فلک کیون تو نی ہمکو ہم جہان سے
گئی دنیا سے جب شاہ و گدا دونون ہوئے یکسان
کیا کیون چاک سینی کو جگہ تہی دل کی پہلو مین
لگی جس دم نکلنی چشم تر سی اشک کی بوندین
ہمین جنت مین بہی میخانہ یاد آئیگا ای ساقی

مکان پردے کا ای پردہ نشین گر تہا تو اچہا تہا
دکہانا اوسکو منظور اپنا جوہر تہا تو اچہا تہا
کہ منزل مین محبت کی اگر ڈر تہا تو اچہا تہا
ہمارا سب خاک بسترون کا جو بستر تہا تو اچہا تہا
اگر کوئی صاحب زر کوئی بی زر تہا تو اچہا تہا
لگانا خنجر ای قاتل جو خنجر تہا تو اچہا تہا
کہلا ہم پر کہ پنہان گنج گوہر تہا تو اچہا تہا
کہ یہی جو عیش وہ ہمکو میسر تہا تو اچہا تہا

ظفر آرام سی بیٹہی گا جا کر اوسکی کوچی مین
نہین ہوئی گا وہان مضطر کہ مضطر تہا تو اچہا تہا

مگر کبھی نہ کہا تو نی مرحبا نہ کبھی
جفا مین ہمی سہین اسقدر کرم مری
مری نگہ نی مرا راز کر دیا اوس سے
بلا سی گر نہ کہا تہی بدعا نہ کبھی
وہ حال دل جو سنی گوش دل سے تو نے کبھی
وگر نہ کبہی سی کیا فائدہ کہا نہ کہا
ہم اوسکی بات کی قائل ہین ای ظفر جسنے
بہلا کہا جسی منہہ سی اوسی برا نہ کہا

ولہ

اوسکا عاشق یہ عجب اور نہ تہا بہی تہا

۱۶

ردیف الف

[illegible]

[illegible]

قسمت میں تھا جو خار بیابان اوسکی اسیرانہ
جیسے بسا تو دامن میں ہوتی ہی صحبت کچہ آبادی کی
دیتا تہا وہ موج لب تہ شد آرا یا تقیت کیا گیا انکھون
جا بجا ہی تہا ایک وک فگن بید کا ناتیر نگاہ
او جیسی کیا مجھ سبھی غمزہ جمال ہم تم نہاد
بلبلی بی انہ وہ محبت اُفت سی گرمی وہ داغ فراق
کوئی ملا ر اشک سی قطرہ عشق میں سیر کا تہا

محبت سے تہا ل ہو گیا مضمون لیسنا گیا دیوانہ تہا
رہتا تہا کون سے اسمین تو اکثر بیرانہ تہا
لیتا تجہ خنجر مژگان سے جو مین آ کہ نشانہ تہا
پہوڑا کیون اسکو تو نی یہ عشوہ شیانہ تہا
مین تہا اور غم جانتہا غم اور غم جانانہ تہا
دل تہا کیا یہ لو مین ہماری گویا آتشخانہ تہا
جانا اپنی قسمت مین ان کی آئی ویرانہ تہا

حسن و جمال یار مظہر حب ذات کو بزم افروز ہوا
شمع رخ پر نور پر اوسکی ماہ بہی اک پروانہ تہا

حیت عالم تری ہنسی کا عقدہ نہیں کہلتا
جبتک ہو دم سر رخ زردہ غماز
اوس پہ ستمگار کی ادا ہی تمکین ہی
کہلتا نہیں جو ال پریشانی دل کا
بند انکہین ہوئی جاتی ہین مشتاق کی سرگرم
ہوا وسکی پریانی ہین جتبک کہ نہ آئین
کس کام کی پہر ناخن تدبیر ہمارے
کیا منہ سی کہو خنجر قاتل کی شکایت

کیا جانئی کہ ہی دل مین تیر کیا نہیں کہلتا
ہر ایک پہ راز دل شیدا نہیں کہلتا
وہ عالم ہستی مین بہی اصلا نہیں کہلتا
جبتک کہ ستمگر ترا جوڑا نہیں کہلتا
کیون بند نقاب رخ زیبا نہیں کہلتا
خط سامنی اوس شوخ کی ہیر ایک نہیں کہلتا
جب تا محبت ہی کا بہید انہیں کہلتا
ہان منہ سہی مری تشنہ لبی کا نہیں کہلتا

[illegible]

پوچھتا ہی مجھسی کیا حال تپ غم ای طبیب
سیکڑوں عاشق تھی پر پروانہ ساں تجھبیر نثار
قیس بیتہا اور میں ہے عشق میں وحشت زدہ
جانتا تھا میں ہی ہو واقف مری دل کا راز
ہجر کی رنج و الم یاد آ گئی جو روز وصل

تجھپہ ظاہر مرض کی شدت میں جو تھا سو ہوا
شمع رو حاضر تری خدمت جو تھا سو ہوا
دونوں میں باقی سوا وحشت میں جو تھا سو ہوا
لیکن آفت گریہ کی شدت میں جو تھا سو ہوا
حال میرا جو شب فرقت میں جو تھا سو ہوا

کب ہوا تدبیر سی حاصل ظفر مقصود دل
ای نکو نیت تری نیت میں جو تھا سو ہوا

پاس عارض کی تری کان کا گوہر جھمکا
خون مرا اوس رخ گلگوں کا ہوا گلگونہ
رو برو اوس رخ پر نور کی ماہ تابان
تازیانہ جو کیا طرۂ مشکین نی مری
چرخ پر ٹھہری تری عقد ثریا کی چمک
کلبۂ تار میں میرے نہیں درکار چراغ
آئینہ خاک سی پاتا ہی جلا کیا ہی عجب
ہو گیا زردی رخسار سی عاشق کو فروغ

دن کو یہ پہلوئی خورشید میں اختر جھمکا
قتل ہونی سی مری شوخ ستمگر جھمکا
رات کو کرمک شبتاب سی کمتر جھمکا +
توسن ناز تیر اور بہی کافر جھمکا
جبکہ ہاتھی پہ ترے رات کو جھومر جھمکا
آتش عشق سی داغ دل مضطر جھمکا
خاکساری سی اگر صاحب جوہر جھمکا
سچ ہی انسان کے جہاں ہاتہ لگا زر جھمکا

شعلہ آہ مرا جا کی فلک تک ہر روز
ای ظفر مہر درخشاں کی برابر جھمکا

نہ تعجب کیا اگر سی اضطراب دل کی چشم تر
ٹھہرتی ہی نہیں اک بحر پر سوز محبت کی
ظفر ہر روز ہم ہیں اور یہ تالاب یاری کا

ولہ

ولہ

ردیف الف

۱۸

تمت

تتمہ

جاے اب کوئی کدھر دیر و حرم کا رستہ
رہزنی سے تری غمزے کی صنم بند ہوا

رات بھر مجھکو اٹھا بر اشام ہی سے
گھر کا دروازہ تری ہا ے ستم بند ہوا

بند دنیا میں وہ باندھی کہ ہوئی دریا بند
اہل ہمت کا نہ بر دست کرم بند ہوا

ہوگئی غیر کی بندی تری گرانی سے
شکر صد شکر کہ یہ سیر قدم بند ہوا

دل سے بہتر نہیں غم کی لئے کو سے زندان
اے ظفر خوب ہوا دل میں جو غم بند ہوا

جگر کا عشق میں سوزان جو داغ ہو تو اچھا
اندھیری گور میں سے یہ چراغ ہو تو اچھا

ہوا سے اچھے گلشن میں گل بھی ہیں
جو سا تہ یار کوئی خوش دماغ ہو تو اچھا

جو اشک خون سے ہو گلزار تختۂ دامن
تو اپنے سیر کو اک یہ بھی باغ ہو تو اچھا

اوٹھا دے غیر کو پہلو سے مرے رشک چمن
کہ عندلیب کی کیا پاس زاغ ہو تو اچھا

نہ اشک خون سے ہو اچھے سوا گلگون
نہ چشم تر سے زیادہ ایاغ ہو تو اچھا

ہمارا راہ نما جب تلک نہ ہو عنقا
کمر کا اوسکی نہ ہمسے سراغ ہو تو اچھا

سوائے کنج قناعت ظفر نہ کی سلئے
کہیں جہان میں نہ ہرگز فراغ ہو تو اچھا

دل سے اک نالہ موزون کو جہان کھینچ لیا
نقشہ قد کا تری اے سرو روان کھینچ لیا

جان جائے گی نکل میرے اگر تیر اوسکا
تمنے دل سے مرے اے چارہ گران کھینچ لیا

بال جو شانے نے اوس لٹ سے کا کھینچا
اس سیہ بخت کا تار رگ جان کھینچ لیا

ولہ

ردیف الف

۱۹

جس دم گیا میں اوس بت کافر کی سامنے
یہ ہو گیا یقین کہ نہیں اب ایمان و دین گیا
آنکھیں سی کھل گئیں مہ و انجم کی دیکھ کر
کوٹھی پہ اپنی جو شب ہی وہ حسین گیا
کیا جانے کس کو ذبح کریگا ہی آن وہ
خنجر بکف چڑھا کی وہی آستین گیا
شور فغان ... چرخ برین گیا
رو رو کی ہم نی چشم سی دریا بہا دیا

ردیف الف

بوالہوس آتا تہا میری ساتہ راہ عشق میں
ای ظفر دیکہی جو اوسنی سخت منزل پہر گیا

ٹہہرا ہوا جو پاؤں مکانی سی اوٹہ گیا
تورہی مریض غم تری اس طرح سی جان
وہ تہا جو مہر و مہ کی لئی اعتبار نور
تہا کس کا تجکو پاس کہ تو میری پاس سی
وہ جانتا تہا مجہسا نہیں ہی کوئی حسین
ہم صورت اپنی اوسکو جو آئی کئی نظر

دل سی قسم ہی ایک زمانی سی اوٹہ گیا
گہبرا کی تنگ سار مہرہانی سی اوٹہ گیا
شب تیری ایک جلوہ نہانی اوٹہ گیا
محفل میں تہی جتنی بہانی سی اوٹہ گیا
میری سوا حسن جہانی سی اوٹہ گیا
حیران ہو کی آئینہ خانی سی اوٹہ گیا

تہا میری اور اوسکی جو پردہ سا اک ظفر
یکبارگی دوئی کی اوٹہانی سی اوٹہ گیا

لکہا جو خط میں کیوں نامہ بر نی کہول دیا
برا ہو تیرا محبت کہ یار پر تو نی
ہم اپنا آج گلا کاٹ ڈالتی لیکن
ہم اک نگاہ پہ دل بیچتی ہیں لی اگر وہ
نہ کہولتی کبہی دروازہ ہم عدو کی لئی
دل و جگر کی ہی روزن میں سامنا کا
ہماری شوق نظارہ میں کچہ تو ہی کر

کہ اوسنی جا کی وہاں ہر بشر سی کہول دیا
جو دل کا راز تہا سب نظر سی کہول دیا
یہ خنجر آپ نی اپنی کمر سی کہول دیا
کہ ہمنی ہول یہ اوس عشوہ گر سی کہول دیا
اگر خفا نہ ہو تو تیری در سی کہول دیا
ادہر سی بند کیا تو ادہر سی کہول دیا
جو کہونگٹ آپ نی رخسار پر سی کہول دیا

تتمہ

[illegible]

ردیف الف ۲۱

نالہ پر درد دل سوداے خط زلف سے
میری خاطر دستہ ریحان و سنبل ہو گیا

کسکے چشم مست نے اولٹا ہی سا میکدہ
جون حباب وندہا جو ہر یک پیانہ گل ہو گیا

لکہ کی خط وصلی یہ کیا نو خط جتا تا ہی ہمین
سن جکی ہم غیر سی تجکو توسل ہو گیا

تہی اجل کو سو تامل لیکن اوسکی چشم نے
کام اپنا اک نظر مین بی تامل ہو گیا

فاتحہ مین تو نہ آیا حشر تک واحسرتا
اور اس حسرت مین عاشق کا تری قلقل ہو گیا

ساتہ اس شامت کی ماری آگئے اپنا تو نہ مار
اے مظفر دل تو اسیر زلف و کاکل ہو گیا

سینے مین ک دہوان کے بار اوٹہ کے رہ گیا
نکلا نہ میرے دل کا بخار اوٹہ کی رہ گیا

پہلو مین میرے شک سے کیا اوٹہانا درد
پہلو سی غیر کے جو وہ یار اوٹہ کی رہ گیا

محر اس نے انتظار فلک کہا کی تیرا تیر
اوٹہا جو کوئی تیر انتظار اوٹہ کی رہ گیا

آیا نہ میرے دیدہ گریان کی سامنے
سو بار دیکہا ابر بہار اوٹہ کی رہ گیا

دیتا جلا فلک کو مگر خیر ہو گئے
ساتہ آہ کی جو دل سی شرار اوٹہ کے رہ گیا

تیری گلی سی جا نہ سکا اوٹہ کی نحیف
تہا ایک ناتوان سا غبار اوٹہ کی رہ گیا

لگی ہی جو خار دشت جنون ہمارے پاون
اپنا قدم مظفر سر خار اوٹہ کے رہ گیا

غلط ہی مین جو کہون اوس نے خط پڑہا نہ گیا
پڑہا گیا اگر اچہی نمط پڑہا نہ گیا

تمہارے منظور رخسار پر خط گلزار
ہجوم خال سی تہی جو نقطہ پڑہا گیا

[illegible]

گل دی رین بہت گلشن آفاق مین لیکن
تجھسا کوئی ای شوخ گل اندام نہ پایا

آغاز محبت کو تو ہان سمجھی ہم اب
اچھا پر اس آغاز کا انجام نہ پایا

لنکی عجب انداز سے ہی بات ...
ایسا خط تعلیق مین بھی لام نہ پایا

جینی کا مزا عاشق ناکام نی ...
... تلخی مرگ ای بت خود کام نہ پایا

دولت ہی اس نبی لب جا ہو مین کی ہمنی
کچھ بزم جہان مین ظفر آرام نہ پایا

ردیف الف ۲۲

وہ رنج عشق اس ناتوان نی کہایا
کہ جسکی داغ یہ گل اک جہان نی کہایا

کہان گیا مرا قاصد خبر نہیں اوسکی
زمین نی کہایا کہ ہی آسمان نی کہایا

کلام تلخ کبھی سنی کیا گلی مین ترے
کہ زہر مجھپہ ہر ایک پاسبان نی کہایا

نکل کی چشم سی لی سینہ چاک جیب کی راہ
نہ پہیر آنسوونکی کاروان نی کہایا

تمہاری نیمچہ نیم ناز کا ہر زخم
عجب مزے سی ہی اس نیم جان نی کہایا

کہون سنانے جو کہانی کہی وہ جھنجلا کر
کہ مغز کیون مرا اس قصہ خوان نی کہایا

حذر ہی مجھسی بیان تک کہ ہاتہ سی میری
کبھی نہ پان ہی اوس بدگمان نی کہایا

نگاہ نگاہ سے ہوئی جو بیار کا اظہار
تو رشک چشم یہ کیا کیا زبان نی کہایا

ہمیشہ کرتا ہون داغون سے دل کی آرائش
مرا تو پیسا ظفر اس مکان نی کہایا

بگڑی لگتی ناصحا تیرا تو ہی جا ایک گیا
اور سنتی سنتی اب میرا کلیجا پک گیا

اگرچہ مال دنیا ہاتھ بھی آیا حریصوں کے
نہ کر ظالم دل آزاری جو دل منظور ہے لینا
اگرچہ خاکساری کیمیا کا سہل نسخہ ہے
ہوئی ہرگز نہ تیری چشم کی بیمار کو صحت
کوئی یہ وحشی رم دیدہ ہے پھر ہاتھ آیا تھا

تو دیکھا ہم نے کس کس کو ذلت ہی ہاتھ آیا
کسی کا دل جو ہاتھ آیا تو دلداری ہی ہاتھ آیا
ولیکن ہاتھ آیا جسکے دشواری ہی ہاتھ آیا
نہ جب تک ہر تری خط زنگاری ہی ہاتھ آیا
ارے صیاد وحشی دل کی گرفتاری ہی ہاتھ آیا

ظفر جو دو جہان میں گوہر مقصود تھا اپنا
جناب فخر دیں کی وہ [illegible] ہی ہاتھ آیا

گرچہ وہ خنجر بکف اگر مکان پر پھر گیا
تپ چڑھے گی اور گرمی سے ہوا خورشید کو
بوالہوس نے بھی کیا تھا اوس سے قرار وفا
جب بلیں قربان تمہاری ایک خنجر سان کو
آنچ سینکا سوز جگر میرا نہ جوش گریہ سے
اب تو ہم دل کو بچا لائے نہیں لائینگے پھر

موت کا پر ذائقہ پہرے زبان پر پھر گیا
نالۂ سوزان مرا گر آسمان پر پھر گیا
لیکن اپنا قرار سے وہ پیمان سے پھر گیا
بہان کلموئی عاشق ازرہ جان پہ پھر گیا
گرچہ اس طوفان سے پانی اک جہان پر پھر گیا
گریہ ہو کر شیفتہ اوس ستان پر پھر گیا

دیر کیا اور کعبہ کیا تو نہ سے دل پھر ظفر
بد نصیبی ہے اوس صنم کی آستان پر پھر گیا

نفس کے ساتھ جو دو جگر لیتا ہوا آیا
وہ آئی یا نہ آئی پھر کہا اپنی جوانی کو

کباب سوختہ کا سا مری سینہ میں بو آیا
تو اس قرار سے دل کو قرار اپنی ذرا آیا

مزا جب ہے کہ ہم وہ ہوں لپٹ کر رات کو سوسو
نہ بدلی جائے کروٹ تا سحر دونوں کی جانب

اودھر تھا تا کیوں ہے رخسار و نسیم زلفوں کو
حفاظت کی لئے اے سیم بر دو کو دو جانب

میرا دل اور جگر ہو گر رہی نہ سینہ تیغ دو ابرو
وہ پھینکے ہو بہان گر کاٹ کر دونوں کی دو جانب

نہ مرتا کوہ میں فرہاد اور نے دشت میں مجنوں
نہ لیجاتی اجل دونوں کو گر دونوں کی دو جانب

وہ دیکھے آئینہ اور ہم اوسے یہ کیا تماشا ہے
کہ ہے اک جلوہ منظور نظر دونوں کی دو جانب

نہ جاتی بتکدے کو برہمن نے شیخ کعبے کو
محبت گر نہ ہووے راہبر دونوں کی دو جانب

ہوئے وہ حسن میں مشہور اور ہم عشق میں سو آ
رہی شہرت جہاں میں اے ظفر دونوں کی دو جانب

کرتی ہے ہر لحظہ مجھکو میری جانکاہی خراب
کاہش جان سے ہوں میں عشق میں کیا ہی خراب

ماہ سرگرداں ہے اور رہا ہے تہ بار گراں
خوب دیکھا تو یہاں ہے مہ سے تا ماہی خراب

دیکھ میرا حال کیا سوز گداز عشق ہے
بزم عالم میں ہے جوں شمع سحر گاہی خراب

دانہ ہو غنچہ تو پھر کیوں ہو پریشاں اسقدر
کرتی ہے اسکو صبا تیری ہوا خواہی خراب

خضر راہ منزل مقصود کر تو عشق کو
ورنہ اے رہرو کرے گی تجھکو گمراہی خراب

طفل کو راحت زیادہ ہے جوان و پیر سے
چین نادانی میں ہے کرتے ہے آگاہی خراب

اے ظفر جاہی خرابی تیری جو خانہ خراب
کردی اوسکو ترا اقبال شہنشاہی خراب

واہ وا اے طالع ناکام معکوس حباب
ٹھہری دریا میں خالی جام معکوس حباب

کیونکہ سیدھا ہو ظفر انجام معکوس حباب
راستی پر آ گر نہو جسکی خلقت واژگون
[illegible]

لی لکھی خط جو کیا نامہ و پیغام طلب
کا ہی لکھنی کی تھی آپ میں آرام طلب
زلف و رخ کی تری یا د میں کئے ہی تجھکو
نگاہ رہتی ہی سدا صبح سی تا شام طلب
چھیڑ کر کرتے ہیں ہم اسلئی دشنام طلب
یہ اشارہ ہے کہ آنکھوں میں [illegible]
عین شفقت سے کئی [illegible]

۲۸
ردیف بای موحدہ

[illegible]

ہو جاؤں کیونکہ محو تماشا نہ یک بیک	دیکھوں تماشے جا کے جو میں وان عجب عجب
غمزہ عجب نگاہ عجب اور ادا عجب ہے	کچھ دلربائیوں کی ہیں ساماں عجب عجب

وہ لوگ اس زمانے میں ہیں اے ظفر کہاں
دیکھے ہوئے ہیں اب بنی انسان عجب عجب

یوں تو سیکھے ہیں بہت آپنے عالم سے فریب	سیکھو عالم سے نرالا کوئی تم ہمسے فریب
ایکدن وہ تھا کہ تم پوچھتے تھے ہمسے فریب	اب لگے آپ بھی دینے ہمیں سو دم سے فریب
جام مے دیکے ہمیں کہتے ہو تو ساغر چشم	باری اب دینے لگے آپ بھی جام جم سے فریب
جان کر مار سیہ بوسہ نہ لینے پائے	کھاگئے شب کو ہم اوس طرۂ پرخم سے فریب
نہ کیا دیگا فریب آسکے لاحول ولا	بھاگے ہے صورت شیطان سن آدم سے فریب
پوچھا محرم میں ہے کیا کہتے ہو کچھ بھی نہیں کیا	وا اچھڑے آپ بھی کرنے لگے محرم سے فریب

کوئی کیسا ہی فریبندۂ عالم ہو ظفر
اوسکا چلتا نہیں کچھ بھی کسی عالم سے فریب

ہو جسے ایسوں سے کیوں کر کی ملاقات خراب	جسکے عادات خراب اور ہوا اوقات خراب
ہم تصور میں رخ و زلف کی شب ہی ظالم	کس خرابے میں پڑے ہیں کہ ہیں دن رات خراب
چشم پر آب سے عاشق کی جو کی ہمچشمی	تو ہوئی ابکی برس خوب ہی برسات خراب
ایک میں ہی نہیں آیا دکھ جسے لا کیوں	پھرتے ہیں تہ ہی سے عشق کی ہیہات خراب
صوفی و رند ہیں دونوں سے غم سے خراب	خانقہ گرچہ ہے ویران تو خرابات خراب

رہی ہی خانۂ دل کی یہ تا بدان میں
خیال زلف ظفر جائے کس طرح دل سے

تمت

ہوگا ظاہر یہ مرا درد جگر ایسی آپ
نجکو ہو جاینگی بیدرد خبر ایسے آپ

ہو رہیگا کشش دل کا اثر ایسے آپ
کھینچ کی آجا ینگی اکدن وہ ادہر ایسی آپ

وہ کہین مجکو نہین بہیتا ہے میرے انکہو سی
ڈہونڈہ لیتی ہی اوسے میری نظر ایسی آپ

نہین کہلتا ہمین کس غنچہ دہن کا ہی خیال
تو بجو ہم رہتی ہین جب دو دو پہر ایسی آپ

دل یہ کچہ صدمہ غم عشق سے نہو نجا یا ہے
جیسنم رہتی ہین اشکون سی یہ تر ایسی آپ

ایسی غفلت کدہ مین آئے کہ ہم بہول گئے
تہی کہان اور چلی آئے کدہر ایسی آپ

بخت برگشتہ جو کچہ خانہ خرابی نہ کرین
تو چلی آئین وہ سید ہے میری گہر ایسی آپ

لب شمشیر سے کیا قہر ہے سنا ہی قاتل
ہنس رہا ہی جو مرا زخم جگر ایسی آپ

دیکہ جنبش جو وہ مژگان کو ہو جانیگی
تیری مجنون کی صفین زیر و زبر ایسی آپ

شوق پابوس تہا قاتل کا یہ مجکو دم قتل
جا پڑا پاؤن پر اوڑ کر مرا سر ایسی آپ

کام ہی وقت پہ موقوف جب آ جائی ہے
تو وہ ہو جاتی ہی اوس وقت ظفر ایسی آپ

غیر سی چہوٹ کر لیا ساتہ اک لگاوٹ کی بلا
او رہمیں سی کرگئی ہو نہم دگی ہوحہکی بلا

چاک دل پر غنچی کی کیونکر صبا سی ہو رفو
گلشن عالم مین ہی دشوار دل پہٹی کی بلا

رونہ کر بہر ی رہی منہ دیر تک بستر پہ وہ
ہوگیا بار ی ادہر لیتی ہی کروٹ کی بلا

ملتی گر شام و سحر دیکہی نہین تو دیکہ لی
گہتی ہین عارض سے بال اور زلف کی لٹکی بلا

غیر انکہون مین کہٹکتی ہی رہے مانند خار
ہٹسی اوس گل سی ہو ہرگز نہ کہٹکی بلا

۲۶

گذری ہی اسطرح سے غفلت میں جوانی اپنی | جیسے مستی میں گذر جاتی ہی مےخوار کی رات

روشنی ماہ کی ہی گرد اوسکے لیے
ای ظفر تاب ذرا اپنی وہ رخسار کی رات

اللہ ری زلف پر بل و پیچ کی گرہ | دیوانہ دل ہی دیکھ کی زنجیر کی گرہ

کیا جانی اک گھڑی میں ہو کیا اسکا غلو | کرتی ہوا اپنی خشت میں تعمیر کی گرہ

ابرو تری نہ دیوی نمونہ اگر دکھا | شمشیر سی ہو وی شمشیر کی گرہ

ای عشق تو برائی ہی لوہی سی موم کو | ہوتی ہی شمع کی لئی گلگیر کی گرہ

ہر قطرہ ہی تیرا بلا کا بنا ہوا | جوب خدنگ سی نہیں اس تیر کی گرہ

ہم جانتی ہین لائی ہو تم دل سی گھڑ کی بات | چھپتی نہیں ہے آپ کی تقریر کی گرہ

کیا خوب بت ہوا اپنی پرستش کو ای ظفر
گر اوسکی سنگ دل میں ہو تصویر کی گرہ

سن لی اوکا فریب کشش ذرا دھیان سی بات | جھوٹ کہتی نہیں ہم کہتی ہین ایمان سی بات

ہی وہ کیا بات کہ تو بولے ہے عدو کی دل و جان | ہمنے پائی نہ تری ایک دل و جان سی بات

بول سکتی نہیں محفل میں تری ہم ہنس کے | کوئی کہتا ہی تو سن لیتی ہین ہاں کان سی بات

قطع کرتا ہی جو گلگیر زبان کو اوسکے | ایسی سرزد ہوئی کیا شمع شبستان سی بات

یہی قسمت کا لکھا ہے جیسے منہ دو خط | اپنی مطلب کی کہوں گر کسی عنوان سی بات

بولتی طوطی تصویر کو دیکھا کسنے | کیونکہ نکلی دہن عاشق حیران سی بات

ای ظفر بیٹھ نہ بیکار کہی باتیں لیکن | اوسکی بی فضل بن آتی نہیں انسان سی بات

ولہ

۲۷

تیرگی زلف کی گھر کیا ہوئی مہمان تھی رات
تیرہ بختی سے تری دست و گریبان تھی رات

کہکشان سینۂ گردون سے نمایان ہی تری
کس کے ماتم میں کہ یہ چاک گریبان تھی رات

جوش گریہ سے تری ہجر میں ابر شک جہین
چشم بد دور یہ آنکھ ابر بہاران تھی رات

سوزش دل کا مری مجھسے تو پوچھو احوال
کہ مری سینے میں اک آتش سوزان تھی رات

شمع کیطرح جو سولی پہ کٹی رات مجھی
یاد قامت تری ای سرو خرامان تھی رات

بل بے تاثیر تری عشق کہ دیکھا سے
شمع خاکستر پروانہ پہ گریان تھی رات

حلقۂ زلف میں دیکھا رخ روشن اوسکا
لئی آغوش میں خورشید درخشان تھی رات

چشم پر آب کی چھینٹیں نے بجھایا ورنہ
لائی جسطرح حرارت تب ہجران تھی رات

زخم پر تیغ جدائی کی جھکائی دستے
ای ظفر چرخ پر انجم سے نمکدان تھی رات

ہو مجھکو میری ناصح بیدرد کیا شناخت
رکھتا ہی درد مند کی درد آشنا شناخت

ہی ان بتون میں جلوہ نما قدرت خدا
دی ای خدا شناس تجھی یہ خدا شناخت

بوٹی کا کیمیا کا شناسا ہون کیون عبث
خوبان سبزہ رنگ کی ہی کیمیا شناخت

ہمتو وفا میں جان تک اپنی فدا کرین
پر تجکو بھی وفا کی ہوا ہی ہو وفا شناخت

تیغ نگہ کی تیری ہمسر میں دیکھ ہم
اسکی نہین کسیکو ہماری سوا شناخت

پہچان لینگے اور جواہر تو جوہری
پر جوہر شمشیر کے ہی مشکل ذرا شناخت

پوچھیو ن ظفر طبیب سے اپنی دوا ہی درد
پر اوسکو اس مرض کی ہو کچھ تو ذرا شناخت

ردیف تاء فوقانی

۲۸

[illegible] عاشق [illegible] میں صورت
[illegible] عشق کی میدان میں رت [illegible]
[illegible] کی اختر میں [illegible]
[illegible] کی گریبان میں صورت
یوسف ہی ہوا [illegible] تو نمائش
[illegible] کنعان میں صورت
دیوانہ ترا [illegible] خاک اوڑاوں
مجنون کی [illegible] بیابان میں صورت
[illegible] شکل کہ پہچانی تھا میں دوست
مشکل سی [illegible] خزان میں صورت
[illegible] کس حال پریشان میں صورت
[illegible] پریشان [illegible]
[illegible] عالم امکان میں صورت
[illegible] میں صورت
[illegible] الگن میں صورت
[illegible] میں صورت

[illegible] ظفر [illegible] دل [illegible] میں صورت

[illegible]

ہوا ہی ابر ہی اور سیر سبزہ زار بسنت
شگفتہ کیون نہ ہو دل دیکھکر بہار بسنت

ہماری زردی رخسار ہی بہار بسنت
ہماری رنگ سی ہی رنگ اعتبار بسنت

کہان ہی ساغر یاقوت زرد مین می سرخ
بہار گل ہی ہم آغوش وہم کنار بسنت

وہ قد جو دیکہ کی گڑوا سا جیسی گذرین ہم
تو ہو مزار پر اپنی نہ کیون گذار بسنت

خبر بسنت کی ہی کچہ تجہے ہی ای ساقی
پیالہ ابر کہ ہی ابر آمد بہار بسنت

گیا بسنت کی ملنی کا وعدہ جو اوسنی
تمام سال رہا ہمکو انتظار بسنت

ہوا جو وہ گل رنگین ادا بسنتی پوش
تو اور باغ جہان مین ہوا وقار بسنت

جو دیکہی تیری عرق جبین زعفران کو
عرق عرق ہی رہی روی شرمسار بسنت

سمجہ نہ صحن جبین مین اسے گل نرگس
جہکی ہوئی ہی ظفر چشم پر خمار بسنت

ولہ

۲۹

ہی خوب اگرچہ مہ کنعان کی صورت
لیکن ہے کہان تیری سی اس شان کی صورت

ہی شاخ گل اوس تن مجہی کیا تیری مانند
آتا ہی نظر غنچہ بہی پیکان کے صورت

صورت کو تری صورت تصویر کے تکنا
ہی اب یہ تری عاشق حیران کی صورت

سودائی تری رہتی ہین باحال پریشان
ای یار تری زلف پریشان کی صورت

یاد آتی ہی ہر سورہ قرآن کو سنکر
وہ روی کتابی تجہی قرآن کی صورت

کہتا ہون جو صورت مجہے ای جان دکہا دے
کہتا ہی کہ دیکہیگا تو جان کے صورت

انسان ہے وہ ہی جس مین ہو انسان کے سب
ہین یون تو ہزارون ظفر انسان کے صورت

ولہ

تتمہ

[illegible]

نہین امید کہ تو خاک پہ بہی آئے سکہے | کیون کوئی تیری لئی خاک مین ملجائے عبث
کیا نہ تہا پنجۂ مژگان مرا سلجہانیکو | ہوئی زلف آپ نے شانے سے جو سلجہائے عبث
دل سے کہدو وہی ہوئیگا جو ہونا ہوگا | ہوگا گہبرائے سے کیا اتنا نہ گہبرائے عبث
دل نے چہیڑا تو اوسے شوق سے یان رہنے دے | زلف کافر تری پر پیچ نہ بل کہائے عبث
اے کماندار ذرا ٹہر کی ندیکہا تو نے | دیر تک صید محبت تری چلائے عبث
جانتے ہو کہ وہ مجہسے ہے کشیدہ خاطر | ہمنشینو اوسے تم کہینچ کی یہان لائے عبث
غیر کا سر تری زانو پہ رہیگا یون ہین | سر کوئی سنگ سے ٹکرائے تو ٹکرائے عبث

نہ کیا کام کچہ ایسا جو وہان کام آتا
کہوئی یہان عمر ظفر ہمنے یونہین ہائے عبث

ہین یہان رنج کی آثار خوشی کی باعث | اشک آنکہون سے ٹپکتے ہین ہنسنے کی باعث
عجب آیا نظر عالم ہمین اللہ اللہ | دیکہین اون دانتون مین نجین جو ہنسنے کی باعث
حول دل سمجہو مجہے خواہ بتاؤ خفقان | ہے یہ جو کچہ سو تمہاری خفگی کی باعث
سیری زخمون سے نہ کہ آب دم تیغ دریغ | خشک لب جاتے ہین تشنہ لبی کی باعث
تم جو غصہ ہو تو غصہ مرے سر آنکہون پر | پر بشر ٹہیکہ نہ ہو اور کسیکی باعث

سطر ابرو نہین اوسکی کتابی پہ ظفر
ترک کاتب نے لکہی ہے غلطی کی باعث

غم فرقت سے سر جسکا رسے ہے ہذ مزاج | سو مفرح سے بہی اوسکا نہو خورسند مزاج

[illegible]
اوسکا نہ بہی نہو سو دو شکر و قند مزاج
تیری آنکہی سے ہوئی خوش نہ طبیعت ناصح
بلکہ رنجیدہ ہوا سنکی تری پند مزاج
اے ظفر جسنے کیا قطع تعلق سب سے
چاہتا اوسکا کسی سے نہین پیوند مزاج

ولہ

مین کیا کہون ادب [illegible] کی جدائی کا غم و رنج
ہے کہ میرے لئے ساری خدائی کا غم و رنج
[illegible] طاقت پرواز

۳۴

[illegible]

۱۳۱

کیا تماشا ہی ترے زلف کا عکس آئینہ مین
سانپ کیطرح سی لہراتی ہی تالاب مین موج

آب گریہ کی مری موج ہی موج طوفان
بحر مواج نی دیکھی نہین یہ خواب مین موج

آتش افروز ہو ساغر مین جو وہ روی ساقی
جلوہ گر ہو روش برق می ناب مین موج

ہمسی وہ اور ہم اوس سی ہین ظفر یون باہم
موج مین آب ہی جس طرح سی اور آب مین موج

پیچ سی زلف کی چلتا نہین تدبیر کا پیچ
کہ یہی آئی دل شامت زدہ تقدیر کا پیچ

گریا عشاق سی ہی ہجیش گرداب فنا
ای ستمگار تری جوہر شمشیر کا پیچ

حرف پیچیدہ سی مضمون لکھا پیچیدہ
پیچ و پیچ ہی نوخط تری تحریر کا پیچ

نہ بچا پیچ سی کوئی کبھی پل گردون
گو یہ ہی پیر مگر ہی غضب اس پیر کا پیچ

پاؤن پر سر کی جو رکھتی ہی مجھی زندان مین
ای جنون کیا ہی خدا جانی یہ زنجیر کا پیچ

لیگئی کھینچ کی کس پیچ سی میری دلکو
نہ کھلا مجھپہ کچھ اوس زلف گرہ گیر کا پیچ

سیکڑون پیچ وہ ہر بات مین کرتا ہی ظفر
ایک ہو تو کہون اوس شوخ کی تقریر کا پیچ

چل گیا دلپہ جو اوس زلف گرہ گیر کا پیچ
تھا یہ ای بخت سیہ اپنی ہی تقدیر کا پیچ

بوسہ دینی مین ہو تم پیچ کی باتین کرتی
ہم نکالین گی کوئی اور ہی تدبیر کا پیچ

حلقہ زلف کو رکھکر سر ابرو دیکھو
تمنی دیکھا نہو گر جوہر شمشیر کا پیچ

تیرا دیوانہ جو زندان سی نہ نکلا اتبک
پڑ گیا پاؤن مین کچھ ایسا ہی زنجیر کا پیچ

یہ کیا ستم کہ میری جانب سے گو ہی رکو ہی شعلہ
بہاؤں خسار زرد پر میں جو عشق میں اشک گلگون

اگر کہی جہوٹ موٹ بہی کچہ تو جانتا ہوں وہ یا سیج
دکہاؤں انکہو ںسی کہ جہاں کو خزاں میں جوش بہار سیج

بجائی اللہ اس طرح سی وہ زلف کافر بڑی بلا ہے
کہ ڈس لیا دل **ظفر** ہزاروں کا اسنی مانند مار پیچ

جان گیا میں تیری طرف سی میں کچہ لی اور طرح
لکہا اوسنی اور طرح ہم قاصد پرچہ کاغذ کا
دست پا گر باندہ لئی مہندی نی تمہاری خوب ہوا
ظاہر و باطن یک طرح ہم تجکو نہ دیکہا آئینہ رو
ایک طرح ہر بات ہو تو کچہ بات کا اونکی بہروسا ہو
غنچہ نہیں ہے باد صبا یہ جسکی گرہ تو کہو لےگی
لا کہ دوائی ہر لیں طبیب تیرے مریض ہجراں کی
بام پہ چڑہ کر کس مہوش نی جلوہ اپنا دکہایا ہے

تیوری اوسنی دیکہ کی مجکو آج چڑہائی اور طرح
تونی تیرے پر جانکو ہی بات بنائی اور طرح
ہم نہیں ہیں وے کہ ہمیں ہونے کو تہا پاسئے اور طرح
دل میں صفائی اور طرح ہے منہ پہ صفائی اور طرح
کہتی ہیں منہ سی آؤ طرح ہی جبیں ہلاتی اور طرح
میری گرفتہ دل کی ہو گے عقدہ کشائی اور طرح
ہونہ سوا وصل علاج درد جدائی اور طرح
دیتا ہی ہمکو آج فلک چاند دکہائی اور طرح

اوڑتی ہیں اوسان کہ دیکہیں سر کتنوں کے اوڑاتی ہیں
سان پہ اوسنی آج **ظفر** تلوار لگائی اور طرح

حال دل کیونکر کریں اپنا بیاں اچہی طرح
کی جلی صحرا کو گر وحشت ہمیں اچہا ہوا
بہول جانا راہ کعبی کی مگر دیکہا نہیں

رہبر وہ اونکی نہیں چلتی زباں اچہی طرح
رو تو لینگے کہول کر دل ہم یہاں اچہی طرح
تو نے زاہد جلوۂ حسن بتاں اچہی طرح

جان تا بہی میں نہیں جسکا مکان اچہی طرح
اتنی غم اوستم کہ جسدم آ گیا انکہوں میں دم
میں نی دیکہا بہی نہ تجکو میری جان اچہی طرح
اتنی بہی فرصت نہ دی ہمکو فلک نی ای ظفر
کرتی اوس کوچی میں ہم آہ و فغاں اچہی طرح
کوئی لائق عشق و حسن ہوا نہ تمہاری طرح
ہوئی ایسی کسے سی وفا و جفا نہ ہماری طرح نہ تمہاری طرح
مری زخموں پہ چہڑکی نمک وہ اگر کہیں زخموں سی دل رہے
لیا تیغ جفا کا کسی مزا نہ ہماری طرح نہ تمہاری طرح

جان اُداروی وصال نہ ہو جب تلک نصیب	جانبر مریض درد جدائی ہو کس طرح
آنکھیں لڑائیں غیر سی وہ میرے سامنے	میری نہ اونسی روز لڑائی ہو کس طرح
قاتل بغیر ناخن شمشیر کے ترے	اس سخت جان کے عقدہ کشائی ہو کس طرح

جسکو بھلا خدا نی بنایا ہے اے ظفر
پھر کبھی اُون بھلو بسنی برائے ہو کس طرح

سوز غم سے پڑا دل سے کے ہماری بیطرح	لائیگی گرمی محبت کی حراری بیطرح
چل نہ جائی بزم مین تلوار دیکہ ای جنگ جو	کرتا ہی ابرو سی تو اپنی اشاری بیطرح
جنبش گیسو سی کہدی دل ہے بیتاب تو اون	کوڑھی اس شامت کی مارکو نہ ماری بیطرح
جی ڈری کیونکر نہ میرا ای شب تار فراق	آنکھین کھلانی لگی مجکو ستاری بیطرح
پارہ پارہ کر کی چھوڑینگی کتان کے طرحسی	دل کے دربی ہین مری یہ ماہ پاری بیطرح
خانہ دل کو لگی کیا آگ سوز عشق سے	ہر بن موسی نکلتی ہین شراری بیطرح
دیکہنا سودا زدونکا اور بگڑیگا مزاج	تمنی ہین بال آج زلفونسی سنواری بیطرح
دل کو لیکر تم ہفر ہو گی خواہان جان کی	مجکو آتی ہین نظر تیور تمہاری بیطرح

ای ظفر کس طور سی کس طرح سی کیجی نباہ
ان طرحدار ونکی ہین اطوار ساری بیطرح

اگر نظارہ گل کی پہر ہو س ہین روح	پھڑک پھڑک کے نہ نکلی مری قفس ہین روح
پہرے ہی ناقہ لیلا کی ساتہ مجنون کی	ہمیشہ پیتی ہوئی نالہ جرس ہین روح

۳۳

تتمہ

دوست جب دشمن ہو گئے اور آشنا نا آشنا

ہوگیا ہو جو جہان کا ہمی جانا ہان سفید
اک غضب بجلی سی چمکی شب تری رخسار پر
دیکھتی ہی ہوگیا روئی مہ تابان سفید
چاہئی دل سی نفقری اپنی کیا سو وقت پر
ای ظفر رنگین ہوا ہو جامہ انسان سفید

ولہ

اپنی دانتون کو مسی مین دیکھ ای سرو سفید
خوشنما ہین داغ دل مین جیسی گل سنبو سفید
گرچہ ہاوی زہر او کافر تری چشم سیاہ

تری وہ چشم کی گردش ہی جسمین ہے السیاف	مثال جام ہی ہر ہر دہر جوانکو چرخ
جو گشت وخون پہ ہماری نہین کمر باندہی	تو باندہی سر تاہی کیون تیغ کہکشانکو چرخ
بچی تو چرخ کی گردش سی کیا بچی انسان	یہ چرخ وہ ہی کہ دی ہی فرشتہ جانکو چرخ
نہین ستاری یہ پہر لایا ہی چشم مین اشک	شب فراق مین سنکر مری فغان کو چرخ

جو خاک بہی ہون تو ہون فخر دین در کی
ظفر چہوڑائی نہ مجہ سی سر ستانکو چرخ

تری تمرہ کی دل گرم اضطراب مین سیخ	ہی اسطرح کہ ہو جسطرح سی کباب مین سیخ
خمیدہ ہوگیا جون حلقہ ضعف پیری سے	قد اپنا تہا جو کبہی طاقت شباب مین سیخ
تنور چرخ سی لیتی گرسنہ کبکی او تار	در اہی لگنی اگر قرص آفتاب مین سیخ
کباب کا جو مزا ہی زبان میکش پر	لگی ہی شیخ کہ نشۂ شراب مین سیخ
بلا وہ بنگ ہمین ساقیا کہ سینک تو کیا	گہری ہو جائی اوس جام سبزہ آب مین سیخ
لگو نہ شیخ کی منہ دیکہو آج اے رندو	کہ اوسکی ریش کا ہر بال ہی عتاب مین سیخ
مزا شراب کا ساقی نہین بغیر کباب	لگا کی لا کوئی اس سیر ماہتاب مین سیخ
شتاب کر تو مہیا یہ اس سلیقے سے	کہ نی کباب جلی اور نی شتاب مین سیخ

وہ سیخ آہ ظفر سے جگر کبابون کے
نہ دیکہی ہوگی کبابی نی اپنی خواب مین سیخ

کیا دہن مین ہین ترے ای لعل لب دندان سفید	در حکایا قوت مین ہو ہین سلیمان سفید

[illegible]

تضمین

ولہ

ہو گیا دم میں مکدر دیکھ وہ آئینہ رو
حضرت دل تھا تمہیں جس کی صفائی کا گھمنڈ

دختر رز کو ذرا محفل میں تم آنی تو دو
دیکھ لین گی آج سب کے پارسائی کا گھمنڈ

زلف جانان سے اکھو کرتے ہی کیون آشتی
شانہ دیگا سب نکال اِن کج ادائی کا گھمنڈ

برہمن کو بتکدے پہ شیخ کو کعبے پہ ناز
ہمکو ہے اوس آستان کی جبہہ سائی کا گھمنڈ

اے حنا شاباش آئے تو نی اوسکے دست و پا
تھا بہت شوخی سے جسکو نا رسائی کا گھمنڈ

آشنا بالکل نہیں ہرگز ہے وہ ناآشنا
اے ظفر کرتے ہو جسکی آشنائی کا گھمنڈ

۳۵

چھپا یا تو تی ہے کسکا گو اڑ مین کاغذ
دھرا ہوا ہے جو در کی دراڑ مین کاغذ

لکھی جو محضر خونی کو کوہکن سے کے عشق
تو برگ لالہ ہو مہری پہاڑ مین کاغذ

کسکو لکھتی تھی خط وہ پلنگ پر بیٹھے
مجھے جو دیکھا چھپا یا نواڑ مین کاغذ

جلی ہے جو مرا مضمون سوز دل پڑھ کر
کہی ہے ہینکو پڑی ایسا بہاڑ مین کاغذ

یہ کسکی خانہ خرابی کی تم ہوے درپے
دبا یا لکہ کی جو تعویذ او جاڑ مین کاغذ

کھلا نہ بھید کہ یہ کیا وہ زیب مسند ناز
چھپا کی دیکھی ہے تکیہ کی آڑ مین کاغذ

اگر ہو قیس کو منظور اشتہار جنون
تو لکہ کی باندہ دے ہر ایک جھاڑ مین کاغذ

تمام حرف ہی کاغذ پہ ہین بگڑ جاتے
کسکو لکھتی ہین گر وہ بگاڑ مین کاغذ

لگی مین اوسکے قاصد ہجوم غیر و نکا
سنبھالی رکھیو ذرا بھیڑ بھاڑ مین کاغذ

الہی خیر ہو کیا گیا ہے وہان قاصد
قبول دے نہ کہین مار دہاڑ مین کاغذ

رکھی قدم ہر عشق مین اپنا
اشک بین مژگان پہ یون بخت جگر سے بیٹھے
جیسے لکتی ہین شجر مین گل تر سی بیٹھے
جان لب پر آ گئی آہ جگر بھی بیٹھے
راہ رو منزل پہ پہنچا رہبر سی بیٹھے
کیا دکھاتی ہو ہمین تم اپنا آب تیغ
ہاتھ دھو بیٹھے ہین ہم دل اور جگر سی بیٹھے

ولہ

[illegible]

ضعف سی اوس در پہ اب ہم نقش دیوار ہین
عرصۂ ہستی ہی تنگ تنا کہ جب ہو گرم رو
ماراسر کیون کو نکہن نی تیہرون سی عشق میں
نور تہا خیر البشر کا گو نہ تہا ظاہر بشر
جائی ہی ہر بس نگاہ یار سے ہنکو نثار
دیدۂ مشتاق کا شوق نظارہ دیکہنا

سر بہت ٹکراچکی دیوار و در سی بیشتر
اک نفس مین ہم گذر جائین شرر سی بیشتر
تیشہ اوسکو مارنا تہا اپنی سر سی بیشتر
حق اگر یہ بشر ہی تہا بشر سی بیشتر
بیشتر دل سی جگر اور دل جگر سی بیشتر
چاہتا ہی ہین نکل جاوُن نظر سی بیشتر

پیش آیا آہ جو جو کچہ کہ راہ عشق مین
کہہ دیا تہا ہمدمون ہمنی ظفر سی بیشتر

گذرا یہ خاطر مین خطرہ اس خبر سی بیشتر
دخل کیا وہ شکوہ آئین دو پہر سی بیشتر
روتی روتی اب تو باقی نام کو بہی نم نہین
دل کا سودا ہم کبہی کرتی نہ زلف یار سی
کہو بیٹہا دونون جہان سی کر کی تو آنکہین دو چار
ہی سفر در پیش اس بستان سی مرا غنچہ وار
ہوتی بال و پر اگر میری تو بام یار تک
جانتا ہی اب نہین کوئی کہ مجنون سی کہان
لالہ و گل ہین کہ نکلی ہین دبی وہ خاک سی

کون لیکر خط گیا آیا نامہ بر سی بیشتر
صبح یہ جلدی کہ اوٹہ جائین گجر سی بیشتر
ہو چکی تر جیب و دامن چشم تر سی بیشتر
بربہ شامت تہی نہ تہی واقف ضرر سی بیشتر
باگئی تہی ہم تو تیری اس نظر سی بیشتر
باندہ تو رخت سفر غافل سفر سی بیشتر
مین پہنچتا اوڑ کی مرغ نامہ بر سی بیشتر
شور تہا اوسکا تری شوریدہ سر سی بیشتر
تہی جو تیر آہ سی انگاری بر سی بیشتر

تاب رخسار سی دالان ہی سارا روشن
ہیت وہ بیٹہی ہوی چلمن کی مقرر اندر
دیکہا اس جام جہان بین مین تماشای جہان
[illegible]
تیری شمشیر کو عاشق جو لگاتا ہی گلی
نہین معلوم کہ کیا اوسکی ہی جوہر اندر
لب پی ضبط نفس گرم کر اک شعلہ سا
[illegible] کی رہ جاتا ہی سینی ہی کی اندر اندر
شمع کو پردہ فانوس سی کچہ کام نہین

ردیف رای مہملہ

[illegible]
مخمس [illegible] مین [illegible] شیشہ و ساغر اندر
جنتی بنجانا ای گل [illegible] سبز
دل کہان عشق کہان [illegible]
ترکیا بحث [illegible] زخ نہاری [illegible]
ای ظفر [illegible] سفر

[illegible]

جہان سی کتنی ہی ناکام گر گئی آخر | تمہاری آرزوی بوسہ دہن مین گر

ہوا نصیب مہ و مہر کو نہ خیمۂ نو
کیا ہمیشہ مظفر خیمۂ کہن مین سفر

کیونکر نہ خاکسار رہین اہل کین سی دور | دیکھو زمین فلک سی فلک ہی زمین سی دور
پروانہ وصل شمع پہ دیتا ہی اپنی جان | کیونکر رہی دل اوسکی رخ آتشین سی دور
مضمون وصل و ہجر جو نامہ مین ہی رقم | ہین حرف بہی کہین سی ملی اور کہین سے دور
گو تیر بی کمان ہی مری آہ پر ابہی | جاتی نکل کی سینۂ چرخ برین سی دور
وہ کون ہی کہ جاتی نہین آپ جسکی پاس | لیکن ہمیشہ بہاگتی ہو تم ہمین سی دور
حیران ہون کہ اوسکے مقابل ہو آئینہ | جو بیر غرور کہنچتا ہو ماہ جبین سی دور
یہانتک عدو کا پاس ہے اونکو کہ بزم مین | وہ بیٹہتی بہی ہین تو مری ہمنشین سے دور
منظور ہو جو دید تجہی دل کی آنکہ سے | پہونچی تری نگہ نظر دوربین سے دور

دنیای دون کی دی نہ محبت خدا مظفر
انسان کو پہینک دی ہی یہ ایمان و دین سی دور

جنون مین سر سے جو پہوڑون پہاڑ کی پتہر | ملاؤن خاک مین سب نور تار کی پتہر
نکلتی جان ہے یون تیر سخت جانون کے | کہ جیسی کوئی نکالی او کہار سے پتہر
وہ سنگ سر ہے تیغ نظر کو تیز کرین | اگر ہی واسطے منظور یار کے پتہر
اوٹہاتی ہاتہ جو مجنون سی شہر کی لڑکے | تو کون آکی اوٹہاتا او جاڑ سے پتہر

۳۷

ردیف [illegible]

شب فراق مین اہون کی بار بار کی تیر
کری ہی یا فلک کی تو دی کا یہ مشق تیر وہ کیو
تمہاری کشتۂ مژگان کی خاک سی پیدا
ہمیشہ خار ہون یا ہو وین بر خار کی تیر
مظفر مری اونے جسکی وہ ہی جانی ہی
ولہ

[illegible]

اوکھاڑ نخل طمع کو کہ باغ عالم مین
وہ فتنہ زا ہی نگہ دل ہی یہ فساد انگیز
نکھی فلک سے جو اصلاح کی کوئی امید
نہ ہی شمر بر کوئی اور نہ کوئی ہے مفسد

لگی ہی یہ شجر بے ثمر فساد کے جڑ
دو ہر ہی فتنہ کی جڑ اور ادہر فساد کی جڑ
تو سہ یہ وہول دے یہ فتنہ فساد کی جڑ
ترا ہی نفس ہی بنیاد شر فساد کی جڑ

ظفر جہان مین نہ ہو کوئی مفسدہ پرداز
نہ ہو زمین و زن و زر اگر فساد کے جڑ

آتش عشق سے ہی کیا دل ناشاد گداز
سخت جانی کا ہو دعوی جسے اوسکی دل کو
نہ اثر ہو دل شیرین مین اگر کوہ کو ہے
نالۂ مرغ گرفتار مین تاثیر کہان
ہو گیا حسن کے گرمی سے تری شمع صفت
شبنم نم دیدہ نہین ہے ستم سے تری

یہ وہ ہی آگ کہ ہو اس سے نو فولاد گداز
کرے اک دم مین تری گرمی بیداد گداز
موم کیطرح سے کردے غم فرہاد گداز
ورنہ ہو ایک نفس مین دل صیاد گداز
شب کل دل بزم مین اے شوخ پریزاد گداز
ہی طبیعت ہی مری اے ستم ایجاد گداز

اے ظفر موم نہ دل ہو بت سنگین دل کا
گرچہ پتھر بھی ہو سنکر مری فریاد گداز

بشر کو کیون نہ ہو درپیش ملک نشیب و فراز
فلک عروج و تنزل سے اک زمانے کو
لگی جاتی ہی راہ فنا کو سب لے ہردم

کہ دم کی ساتھ ہی ہر دم یہان نشیب و فراز
دکھاتی ہی روش نردبان نشیب و فراز
سمجھتی کچھ نہیں عمر روان نشیب و فراز

برنگ گرد رہ کاروان نشیب و فراز
ہمیشہ راہ محبت مین [illegible]
زمین کو دیکھی ہی ہو کر عصا بکف نرگس
رکھی ہی عرصۂ باغ جہان نشیب و فراز
اوچہل سکے اتنا نہ چل دیکھ یہان [illegible]
اگر مری سایہ [illegible] فوارہ نشان نشیب و فراز
[illegible] ہی راہ ز خود رفتگی عجب ہموار
کہین بھی جسکی نہین درمیان نشیب و فراز

[illegible]

ولہ

ایا نہ زد کہائی اگر عشق جان گداز

ردیف الزای المعجمہ ۳۸

[illegible]

گیا اعتبار یہاں کی خزان و بہار کا
اوسکی ذقن پہ سبزۂ خط کی نہین نمود
برسا ہزار بار یہان ابر نوبہار
انسان کی زیب یہ ہے کہ یکرنگ دل سی ہو
قائل تو نحکمی مین بھی آیا نہین ہے
کردی شراب سرخ کو مینا کی طرح سی

ہی رنگ اس چمن کا کبھی زرد گاہ سبز
کاہی سی ہو گیا ہی سراسر یہ چاہ سبز
نخل مراد بر نہوا اپنا آہ سبز
لی ہر مین خواہ سرخ ہو پوشاک خواہ سبز
یہان ہو رہا ہی پہلی ہی رنگ گواہ سبز
چشم سیاہ مست کا زہرہ نگاہ سبز

سبز فلک کو روز محرم ہی ای ظفر
رہتی ہی اسکی سر پہ ہمیشہ کلاہ سبز

نشا ہی آنکھو مین اور منہ پہ ہی نقاب ہنوز
بہایا چشم نی رو رو کی بہنی اک دریا
مری مزار پہ رودیدہ کیون نہ ہو سنبل
آلہی دیکھا ہی کس مہروش کو ہر کی نظر
دیا جواب مری عمر نی مجھے قاصد
رہیگا زلزلہ میری زمین مدفن پر

وہ بی حجاب نہین ہی او سی حجاب ہنوز
فرو ہوئی نہ تری آتش عتاب ہنوز
کہ تیری زلف سی ہی دلکو پیچ تاب ہنوز
رہی ہی دیدۂ آئینہ جو پر آب ہنوز
وہان سے خط کا نہ آیا مری جواب ہنوز
گیا نہین ہی مری دل کا اضطراب ہنوز

جو کہا دیا تھا ظفر ہم نے داغ دل اک دن
فلک پہ خوف سی کانپی ہی آفتاب ہنوز

رہ گئی یہان کی یہین تھی جو یہان نام گیر
وہان کی جب کام نہ آئی تو ہی کس کام کی خیر

۳۹ ردیف الرای المہملہ

شوق دیدار کسی ماہ دل افروز کا [illegible]
اشک طوفان جو اوٹھا ہی کہون کیا کہ [illegible]
یہ تو اک کھیل ہی اس طفل نو آموز کا [illegible]
نکل گئی ہوش و خرد اج گیا صبر و قرار
مال لٹتا ہی مری جان غم اندوز کا [illegible]
جلوہ افروز اگر ہووہ تو رشک [illegible]
شب یلدا سی نہ ہو کم [illegible]
عشق مین تیر گئی ہی [illegible]

[illegible]

پی جاتا اشک خون کا ہمارا ہی کام سہے
کون ایسی پی سکی ہی مئی لالہ فام سہے

گرمی ہی کیون سوا تری چہرہ کی زیر زلف
ہوتا ہی آفتاب کہان وقت شام تیز

کرتا ہی عاشقون سے کہ تو درج خندہ خو
رہتی چہری تری ہی انہین پر مدام تیز

الگہ قافیہ بدل کی غزل اور ای ظفر
لیکن ہون اوس غزل کی مضامین تمام تیز

ایسی غضب کی ہی نگہ شوخ و شنگ تیز
جیسی کڑی کمان سی نکلی خدنگ تیز

نیچہ بن نشی مین سوجہی ہی یون ہمکو موج بحر
پانی پہ جیسی آتا ہو کوئی نہنگ تیز

سرخی ہی جسقدر لب پان خوردہ مین ترے
ہی اسقدر شفق کا کہان سرخ رنگ تیز

بوسی کی جو اشارے پہ دیتی ہین گالیان
ہی اندنون مزاج کا کچہ اونکی ڈہنگ تیز

دیتا ہی تیرا سبزہ خط مین ہوش اڑا
ای سبز رنگ رکہتی نشا ہی یہ بنگ تیز

تیغ نگاہ یار کو کرتا ہے اور سہے
سنگ فشان کب ایسی سرمہ کا سنگ تیز

مژگان پہ قطرے اشک کی دوڑے نہین ہین تیز
جہاڑے ہی کی ملک کو گئی فوج فرنگ تیز

آئینہ مین بنائی جو ابرو وہ جنگ جو
کیونکر حلب مین ہوئی یہ شمشیر جنگ تیز

پیری ہی سی گو ہی گند طبیعت مری ظفر
لیکن شباب کی سی ہی جی مین امنگ تیز

رکہی ناقص عقل کو جون مرد فرزانہ لباس
ہیرہ یہ عورت کو بنادی مرد مردانہ لباس

چاک کو کوچی کی تیری اپنی تن پر ای پری
جانتا ہی فاخرہ یہ تیرا دیوانہ لباس

بادہ کش راضی ہین اس پر گرچہ ہیں مفرد وش
چہین لی سارا وہ دیگر ہم پیمانہ لباس

تتمہ

قابل صحبت نہیں ادنی کو [illegible]
زال دنیا گر ہمین بیحی عروسانہ لباس
ہی اگر شمعی ہمین وہ زلف نام زر [illegible]
کیون نہ سمجھا کیا ہی اوسکی ای ہشیار [illegible]
قمل ہی ہی تر اشمیر ازای رنگ بہار
جامہ بیرقن [illegible] کرتا ہی شمشیر [illegible]
یہن وہ سی [illegible] رنگ مین [illegible]
بدلی گر سو رنگ سی رنگین وہ جانانہ لباس
جو کہ ہین باتین فقیرونکی ظفر وہ چاہیین
اس سی کیا حاصل اگر پہنا فقیرانہ لباس

ولہ

مرغ اسیر چھوٹ گئی گر قفس کی دس
صیاد تیری دام مین ورانی پہنسکی [illegible]
رکھا نہ ساتہ اونکی فلک تونی ایک [illegible]
جنکو کہتی رفیق ہمان کی نفس کی
ای ساربان ناقہ برابر ہون [illegible] سکین

ردیف شین معجمہ

[illegible]

مثمن

[illegible]

تیری قسمت سے گرفتاری مین ڈالا ہی مجھے
کر لیا لطف اسیری نے تو جسکی دل کو مید
سامنے اوسکے اُڑی عاشق کی یون ہو جواہر
ای گرفتاری تری دولت سے تا قید حیات
کنج غم کی اپنی جو صورت ہی دکھلا مین ہم

تھی تصور دام ہی بلبل نہ تصویر قفس
کھما ہی چوب قفس کو وہ یہ ہی تیر قفس
جسطرح جہوٹین تصدق مین عصافیر قفس
جا نکی اپنی تصرف سے نہ جاگیر قفس
کہینچکر جبتک کہ دکھلائین نہ تصویر قفس

جانتے ہین جو کہ رتبے کو اسیری کی ظفر
اون گرفتارون سے پوچھے کوئی توقیر قفس

جو اوسکی ناخن ابرو سے ہی جگر مین خراش
ہماری سینے مین جو دل خراش ہین نالے
لگی ہین کیا کہین وحشت کی تیر سے ہر ناخن
فقط وہ شمع خراشی ہی اوس سے کیا حاصل
برنگ ریزہ مینا سدا نزاکت سے
مری سے درد محبت کی ہو وہ کیا واقف

ہلال عید ہی وہ تو مری نظر مین خراش
عجب نہین وہ کرین گر دل جگر مین خراش
کہ تازہ ہو گئی سینے کی لحظہ بھر مین خراش
نہ ہو سخن سے تری گر دل بشر مین خراش
کری ہی نشترہ پائی سیمبر مین خراش
خروش جسکی نہ ہو دل مین اور جگر مین خراش

نہین کسی کو ہے یہ تاب زخم خنجر سے
اگرچہ ہی تو کوئی سینۂ ظفر مین خراش

ہوئی جو سوفت تب غم سے جگر مین سوزش
جسطرح شمع کی گذرتا ہے ترا سوختہ جان
دل مین گرمی ہوئی اور دیدۂ تر مین سوزش
خود بخود ہوتی ہے اوس راہ گذر مین سوزش

[illegible]

ولہ

[illegible]

جو میرا دشمن جان ہی وہ اوسکا دوست | اگر ہی کب وہ مری دوستدار سی اخلاص
ملا نا خاک مین ہی اور یہی سوا منظور | بڑہایا تمنی تو اس خاکسار سے اخلاص
نہ بول مجھسی تو ناصح کہ مین ہون دیوانہ | تو ہوشیار ہی کر ہوشیار سی اخلاص
ہر ایک شخص سی اخلاص پیار ہی تیرا | مگر نہین اسی تقصیر وار سے اخلاص
بغیر رنج و مصیبت سوای حسرت و یاس | رکہی ہی کون دل بیقرار سی اخلاص
غرور تہا ہمین کیا اسنے پارسائی کا | نہ تہا ہمارا جب اوس بادہ خوار سی اخلاص

جہان مین جتنی کہ ہین بد نصیب بد قسمت
ظفر وہ رکہتی ہین اوس ستمشعار سے اخلاص

لبون سی منفعل اوسکی شراب ہو خالص | خجل پسینی سی رخ کی گلاب ہو خالص
فلک خلوص سی بیزار ہی عجب سمجھو | جو سیم ماہ و زر آفتاب ہو خالص
بلا سی کر نہین ساغر مین بادہ ناب | جگر کا خون ہی چشم پر آب سے خالص
نہ لکہو غیر کا مطلب ہماری مطلب پر | کہ مخلصون کی تو خط کا جواب ہو خالص
نچوڑی زلف نہا کر جو وہ تو قطرۂ آب | دہان مار سیہ کا لعاب ہو خالص
زمانہ چاہی جو آمیزش و کدورت کو | تو آئینہ مین بہی ہرگز نہ آب ہو خالص

ظفر دکہاؤن اوسی اشک سرخ وہ آب سے
کہ اوسنی دیکہا نہ ایسا شہاب ہو خالص

کون کہتا ہی کسیکو گہر مین آوی غرض | کچہ لگاؤ ہی نہین ہی بی لگاؤ سب بی غرض

کیا غرض ہمکو [illegible] اور دل اوسکی [illegible] نہین
ناصحو یک سلک کی تم نصیحت [illegible] سہو غرض
جو کہ ہین اپنی غرض کی یار زدہ عیار ہین
اونکو بہانو یار جنکو یار باؤلی غرض
اپنی مشتاقون سی پہان گر دکہاؤ [illegible]
کیا غرض تمکو جو تم صورت دکہاؤ بی غرض
شمع کو بہی ہین جلاتی یکہ غرض کی واسطی
یہ غضب کیا کہ تم ہمکو جلاؤ بی غرض
ای ظفر صاحب غرض سی بہاگتی ہین گر دور [illegible]

ولہ

منظور [illegible] کی باعث
[illegible] زلف [illegible] کی باعث
اپنی [illegible] دل [illegible] کی باعث
[illegible] کی باعث

بوسہ کب دیتی ہین مجکو وہ دل و جان کے عوض
بلکہ ہر بات پہ کرتی ہین نہین ہان کے عوض

زلف تیری نہ پریشان ہو بلا سے کافر
دل پریشان ہو سر زلف پریشان کی عوض

خلد زاہد کو مبارک ہو مجھی تو ملجائے
گوشۂ کوچہ ترا روضۂ رضوان کے عوض

ایسی بخت اپنی کہان ہین کہ لگی سینہ سی تیری
دل حیرت زدہ آئینہ حیران سے کے عوض

دیکھتی سینہ پہ داغون کو ہین ہم اپنی
تجھ پری رشک چمن گلستان کی عوض

پاؤن مین تیری ہی زنجیر مری سوچ سر تک
گھر ہی میرا ہی مجھی خانۂ زندان کی عوض

میری سینی سی نکالی نہ وہ پیکان اپنا
دل کو لیجائی مری شوق سے پیکان کے عوض

خندۂ لب ہو مرا برق جہان کی بدلے
گریۂ چشم اگر ہو مری باران کے عوض

ای ظفر خاک مین عاشق کی ملانیکی لئے
گردش اوس چشم کی ہی گردش دوران کے عوض

ناصح نی کہا مجھسی کہ کر آہ و فغان ضبط
نادان یہ نہ سمجھا کہ محبت مین کہان ضبط

آتی ہی ہنسی اوسکو مری رونی پہ کیا کیا
کرتا ہی مگر شرم سی وہ غنچہ دہن ضبط

آتش سی نکلتی مرے ہر بن مو سے
کرتا ہون جو اک دم نفس شعلہ فشان ضبط

یہ اوس سر خوبی کا عجب ضابطہ دیکھا
کرتا ہی وہ بی جرم و خطا دل کا مکان ضبط

گو شمع سراپا ہی زبان پہ کبھی یک حرف
کہتی نہین پر لب ترا ای سوختہ جان ضبط

لیکا مجھی بوسی کا او نہین عادت دشنام
کیا سخت ہی مشکل کہ نہ یہان ضبط نہ وان ضبط

رو رو کی نہ کہ حال کہ رکھتا ہی وہ دل مین
گر گریہ تو ہی ظفر وقت بیان ضبط

قولہ

۴۳

ردیف الطا

[illegible]

جل جاتی لکھتی لکھتی مرا سوز غم سی خط
ازاد ہین نہ بھیجی ہمین شرط ہی یہ
لکھوا لی گر ہین آپ غلامی کا ہم سی خط
یاران رفتگان کا لکھی حال کس طرح
بھیجا نہین کسی نی یہی ملک عدم سی خط
بہتر ہی باغ سی ترا گل گلزار خلد سی
خوشتر ہی تیرا سبزہ باغ ارام سی خط
دشمن ہزار وار کری گر نہو قضا
تن پر پڑی نہ ایک بھی تیغ دو دم سی خط
[illegible]
بھیجا کسی نی بار دوبارہ خط

تتمہ

دشمن بھی تھی رسوائی جو وائے
آہ وہی مرا بار اربین خط
اور شمار اوس رشک چمن کا
خط دوستی تھی نقطہ بار بین تھا
ہم دوستی تو بار اسی نوازی اب
ہری تن ہیر یہ الکی سودا بین تھا
بیوپھا و لمعدا دوست ہم دو نشین لکر
سرایا روزن دیوار بین خط
مرا تعویذ دردِ سر بھی ہے
کبھو سر بر زادستار بین خط
لطف کار از سر لیسہ کہا گا
نہ بیرہ تو بیٹہ کر دو چار بین خط

دل سے کے مضمون بیقراری سی
کیا تعویذ ہول دل ہمنے
تجھکو لکہنی قلم سی نرگس کے
مانگ سے یا اندھیری رات مین یہ
لکھا تقدیر کا کہ غیب کے ہاتھ
لکبا نعامہ دیکہکر اوسنی

اڑ گیا البا سب جیسے پارا خط
لب کے اسے دلربا تمہارا خط
تیرا حسرت کش نظارا خط
کہکشان کا سہے آشکارا خط
بہیجی ہیہات تو نگارا خط
دلیا قاصد کی منہ پہ مارا خط

شوق اظہار راز دل سی ظفر
کھل گیا خود بخود ہمارا خط

ولہ

بہیجی ہی مجنون او چار بین سی خط
تو کوہ کن بھی ہی لکہتا ہمار بین سی خط
کوار کھول نہین سکتا گر وہ پردہ نشین

[illegible]

دیا ہی لکھکی ابھی مینی نامہ بر کو خط
لکھا جو مینی تمہین خط کہو خط کیا کی
جواب لکھکی مری خط کا نامہ بر ہی کہا
وسی خبر بہی نہین یہ کہ خط مین کیا لکھا
لگا ہا نہ سوز جگر خط مین اسلئی مینی
ابہی خط ہی کوئی دیکہ لی نہ ای قاصد

خبر نہین کہ وہ لیکر گیا کدہر کو خط
جہان مین لکھتا ہی اکثر بشر بشر کو خط
خطر کی جا ہی چلو ہا نسی لکی سر کو خط
کہو لکھی کوئی کیا ایسی بی خبر کو خط
لگا دی جلانہ کبوتر کی بال و پر کو خط
چہپا کی دیکھیو اوس شوخ عشوہ گر کو خط

لکہو خدا کی لئی وجہ اس تغافل کے
لکھا جو تمنی نہین اب تلک ظفر کو خط

ہو بہو بجا اب یاد دست یار بین خط ہے
کھلا وہ محفل اغیار بین خط

[illegible]

باغ کی رونق یہی ہی ہان کہ ہو سرسبز باغ	ربط دی کسو جو ... تا بہ رخسارون کو خط
جو یہان ہین مفسد و جاسوس غماز و رقیب	وہ جلا ہنکو مری لکھتی ہین دن چارون خط
دل کا پرچہ قاصد اشک روان لیجائیگا	کیا غرض مجکو کہ بھیجون دیکی ہرکارونکو خط

خط نہ لکھی گا اگر شکوہ کرون ہین ای ظفر
کہتی ہین وہ کیون لکھین ہم سے اوارونکو خط

لکھکے بھیجین اونکو کیا ہم خاک خط	ہن یہ ہمکر ڈالتی ہین چاک خط
دور گھر ہی یار کا جاسے نہ جاے	لیکے کوئی قاصد چالاک خط
مانگ اوسکے یاد آئے دیکہکر	کہکشان کا شب مرا افلاک خط
نہر نہ کر اشکون سے کاغذ سربسر	لکھنی دی اسے دیدہ نمناک خط
تیغ بران سے ترے ٹکڑا نہین	ہی قضا ای قاتل سفاک خط
تونی کیا لکھا تہا جو وسنے انگا	پڑھ سکے تیرا عاشق غمناک خط

حاسدون سے ناک مین دم ہی ظفر
دی دو جا تو سی سے پکڑ کر ناک خط

ہمدمون عشق سے کے نہ پوچہو شرط	جان دیجے تو کچہ ادا ہو شرط
خون ہماری نہ جاے سے گے بدلے	ہمین جو چاہو ہم سے بدلو شرط
ہمکو منظور ہار ہے اسنے	ورنہ ہم اور سب ہمسے جیتو شرط
دل بیمار کے علاج مین سے ہے	وصل دلدار اے طبیبو شرط

مخمس

دل ہمارا زلف میں ... ہین الجھا [illegible]
ایک تا جو تینجی ہین ... ہر نہ ... نہ ہو سکا
...ون سکو ہی ... کرون زنہار ... ہو وہ دل
دیدہ ہی جا ہی جا ... اسکا ... الفت ... کا
ایس کا ... ... کی ای ظفر مضبوط
وہ جان ... ... دل مضبوط
... ... مکان ... مضبوط
[illegible] مضبوط

زخم پر زخم لگا تیغ ستم کی قاتل
... نہین کرنیکا ہی دل کا یہ ستم مضبوط
ای ظفر کیونکہ عقیدی مین ہو اپنی مضبوط
جبکہ کر دی ... مرشد کامل عقیدہ مضبوط

ولہ

مضمون ہین سیکڑون تری تحریر مین غلط
باتین ہزارون ہین تری تقریر مین غلط
پیش آئیگا وہ جو ہی لکھا دخل کیا کہ ...
یکحرف بھی ہوا نہ نوشتۂ تقدیر مین غلط
تشبیہ زلف یار کو زنجیر سے ...
... ... غلط
کہ ایسی پیچ و تاب ہین زنجیر مین
کیا دل ... ... مین غلط
کی راہ کوئی زلف گرہگیر مین غلط
... ... یوسف ... ...
سب ... خط و خال ... ... تصویر مین غلط
کیا ... ... دل کی ... ...
... ... غلط

ابرو پر اوسکی چین کا عالم ظفر ہی اور
جوہر کمان ہین یہ کسی شمشیر مین غلط

کرتی ہی فتنہ تری چشم فتنہ زا کا لحاظ
نہ کی شکایت ظلم و ستم کبھی مین نے
فلک یہ کیون رہی ہر ماہ سر فرو ہر نو
دل اوسکی جنبش مژگان سی کیون حذر کرتی
اوٹھا کی آنکھ نہ دیکھا چمن مین نرگس نے
ملون تری کف پا سی مین اپنی دیدۂ تر
رکھین ہم اوس سی دلا چشم آشنائی کیا
نہ توڑ و دلکو مری ای بتان سنگین دل

یہ وہ بلا ہی کہ کو ہی اسس بلا کا لحاظ
رہا سدا مجھی اوس شوخ پر جفا کا لحاظ
جو ہو نہ اوسکو تری نعل نقش پا کا لحاظ
کہ اس مریض کو ہان چاہئی ہوا کا لحاظ
رہا جو اوسکو تری چشم پر حیا کا لحاظ
اگر ہی مجکو ذرا سرخی حنا کا لحاظ
نہ پاس یار کا جسکو نہ آشنا کا لحاظ
ڈرو خدا سی کرو خانۂ خدا کا لحاظ

ظفر پلادی اوسی بھر کی ساغر می ناب
اگر اوٹھانا ہی منظور دلربا کا لحاظ

رخ سی مہتاب ہوا اوسکی تری کیا جان شمع
خوب شبخون کا پروانہ کی سامان ہے شمع
اشک تو اتنا بہاتی ہی ولیکن تیرا
سر کے بل جائی تو جا منزل مقصود کو تو
ساق سیمین کو تری دیکہ کی ای سیم بدن

روشنی تیری فقط رات کی مہمان ہی شمع
قد ترا تیر ہی شعلہ ترا پیکان ہے شمع
سوز دل کم نہین ہوتا کسی عنوان ہے شمع
گر پا طی راہ محبت نہین آسان ہے شمع
ہو کی خاموش کھڑی بزم مین حیران ہے شمع

سرکھچا کر دل پروانہ پشیمان ہی شمع
پہنچی بزم مین کیا عاشق رنجور کی شمع
آہ سوزان ہو جب اوسکی دل محرور کی شمع
واہ کیا جلوہ نما قد ہی ترا سیم بدن
دہلی سانچی مین ہی قدرت کی عجب نور کی شمع
روشنی سوز محبت سی رہیگی تا حشر
ہمکو پروا نہین گل ہووا اگر گور کی شمع
آتش فرقت جانان سی دل سرد مرا
اسطرح جلتا ہی جیسی کوئی کافور کی شمع

مثمن
[illegible]
ای ظفر اشک ندامت مین نہ دو [illegible]
[illegible]

۲۶

[illegible]

جوش گریہ مجھی دیتا ہی نہ اتنی فرصت
کہ مری چشم مین آنسو کبھی دو چار ہون جمع

ناز و انداز و ادا اسی تری کیا جان بچی
ایک کی قتل کو جب تیغ ستمگار ہون جمع

شہرتا ہی یار جو ہو تیری مسیحائی کی
تیری کوچی مین نہ کیونکر تری بیمار ہون جمع

ای ظفر کیونکہ ہو جمعیت خاطر اپنی
جب تلک اوس زلف پریشان کی نہ سب تار ہون جمع

ہی داغ دل جو عاشق رنجور کا چراغ
ہووےگا بعد مرگ بہی گور کا چراغ

محفل مین نور بادہ سی ساقی مثال ماہ
روشن کری ہی ساغر بلور کا چراغ

ہی اوس کی جلوہ سی مری گہر کی روشنی
مین کیا کرونگا تاب رخ حور کا چراغ

ای شمع رو ترے رخ روشن کی روبرو
بی نور ہو گیا مہ پر نور کا چراغ

گشتہ ہون چشم مست کا میری مزار پر
لازم ہی جام بادہ انگور کا چراغ

ساہی مین اوسکی طرہ مشکین سے کیا بنا
رخسار آتشین شب دیجور کا چراغ

روشن دو نوں کی قدر سے نہین اگہ چاند تیا
آتا نہین ہے کام ظفر دور کا چراغ

ہی یا ہلال ہی یا وہ رخ پر نور سی چراغ
ای ماہ نو دکھانہ ہمین دور سی چراغ

روشن یہ چشم مست کی گشتہ کی گور پر
روغن کی جا ہی بادہ انگور سی چراغ

شعلہ کو میری شورش دل سے پتنگ ہے
جلتا ہی بزم مین مری مذکور سی چراغ

رونق ہی تفتہ جانونکو تجہ سیاہ سے
پاتا فروغ ہی شب دیجور سی چراغ

۴۷

کیا پیون اس دروغ کو ہی یہی مقدور دروغ
سچا ہی اس زمانی مین وہ ہی کہ جسکی ہو دروغ
کچہ راستی سخن مین سوا اور کہ دروغ
حق ہی دروغ گو نہین حافظ ظفر
بجا ہی ہول کری جو وعدہ تسلیم دروغ
ہماری قتل کو تولی نہ بردو لی تیغ
ترا ہی ابروی پرخم خود اصفہانی تیغ
جہان کو کشتہ کیا ای کشیدہ عالم

تتمه

[illegible]

کیا تھا اوسنی ظفر امتحان محبت کا
وگرنہ تھی اوسی کیا مجھپہ آزمانی تیغ

گر ہی دل دنیا خطا کرتا ہی یہ ہی معاف
پھر نہیں ہونگی ہوا ب تو یہ تقصیر معاف

تو اگر قتل سی خوش تو خوشی سی اسکی
خون کر اپنا تجھی عاشق دلگیر معاف

دل سودا زدہ کو مار ہی ہی گوری وہ زلف
ورنہ دیوانی کو تو ہوتی ہی تعزیر معاف

دم بسمل نہ ہٹی منہ سی تری بسم اللہ
تیغ کرنی میں ہی شاید مری تکبیر معاف

گر حساب ستم و جور یہ ہوں حاصل زانج
کیا عجب ہوئی محاسب کو ہی تحریر معاف

دل دیوانہ تری زلف کو چھوڑی کیونکر
ہی صدا اسی اوسی یہ خانہ زنجیر معاف

ای ظفر حشر کو ہو جائینگی سب تیری گناہ
سبب دوستی حیدر و شبیر معاف

[illegible]

وله

ردیف فا

[illegible]

جو دیکھوں بزم میں اوس شوخ جنگجو کی طرف
پھری کو دیکھکی دیکھی مری گلو کی طرف

تجھی کو دیکھتی ہیں اپنی دلکی آنکھوں سی
تری سوا نہیں ہم دیکھتی کسو کی طرف

جو پائی بزم میں ساقی تری جگہ خالی
پھر آیا دیکھکی دل ساغر و سبو کی طرف

تصور اوس قد دلجو کا چشم تر میں ہی
چمن میں دیکھی کیا سرو آبجو کی طرف

تلاش مشک میں جاتا ہی چین کو سوداگر
چلا دل اپنا نہیں زلف مشک بو کی طرف

نہ اوسکی بزم میں آنسو بہائیو ای چشم
نگاہ رکھیو ذرا میری آبرو کی طرف

ظفر میں اوسکی کروں بات کیونکہ محفل میں
لگاتی کان ہیں سب میری گفتگو کی طرف

[illegible]

وله

شعر

مثل ہے یک جانی ہین ہم وہ اوس بلا دین جو فا [illegible]

[illegible]

دیکھکر اوس قاتل سفاک کو خنجر بکف
عاشق سرباز بھرتی ہین ہمیشہ سر بکف

می کشی کو کون آیا باغ مین ای عندلیب
جو صراحی در بغل غنچی مین گل ساغر بکف

ہم بدولت آنسوونکی دیکھتی ہین عشقمین
چشم سی اپنی صدف کیطرح سی گوہر بکف

خون کئی تو نی ہزارون بھرتی ہین سب داد خواہ
ہی تری دست ستم سی اک جہان محشر بکف

ہن کی دریا مین تری دلسوز کا گر اشک گرم
ہون حبابون کی جگہ گرداب کی اخگر بکف

آنکہ اوٹھا کی بھی نہین وہ دیکھتی ہین بی دماغ
جو کہ نرگس کیطرح رکھتی ہین سیم و زر بکف

دیکھی قسمت کا لکھا ہو گا اوسدن کیا ظفر
ہووی گا اعمال بد کا اپنی جب دفتر بکف

ہر رقم مین اوسکا انداز رقم ہی مختلف
جو قلم سی اوسکی نکلا کقلم ہی مختلف

وہ جو پاس اونکی نہین تہا جنکی باعث اختلاف
کچہ مزاج اونکا بہت آگی سی کم ہی مختلف

روبرو عارض کی تیری روشنی خورشید کی
صاف مثل نور شمع صبح دم ہی مختلف

بات کا تیری بھروسا کیا ہمنی لاکہ بار
قول کو پایا تری بعد از رقم ہی مختلف

گاہ گریہ گاہ نالہ گہ قلق گہ اضطراب +
میری دل کی حالت رنج و الم ہی مختلف

اک طرح پر ہو اگر ظلم و جفا کوئی سہے
ای ستمگر تیری ہر طرز ستم ہی مختلف

باغ عالم مین مناسب ہی بشر کو احتیاط
ای ظفر چلتی ہوا یہان دمبدم ہی مختلف

زلف کافر کا ہی ڈر دین کو ایمان کو خوف
چشم سفاک کا ہی دل کو خطر جان کو خوف

ولہ

۴۹

ردیف [illegible]

دل ایک سی تکلیف جگر ایک سی تکلیف
جیسے کہ شب و روز ہی دل سی مجھی ایذا
ایسی تو نہین اوٹہہ ایک سی تکلیف
مہوش تو بہت سی ہین مگر دل کو نہین [illegible]
یہان تیری سوا رشک قمر ایک سی تکلیف
رکھتی مجھی بی چین ہین دو نو رنج و [illegible]
شام ایک سی ہی رنج سحر ایک سی تکلیف
عاشق تری ہو جاتی ہین دنیا مین نزار [illegible]
وہ سہتی نہین عشق کی ہر ایک سی تکلیف

[illegible]

تتمہ

نی ہی تفاوت اونچ نیچ بزرگ و ... مین [illegible]

[illegible]

ولہ

اگر کیا دہیان سے بت اوس کی مری دہیان مین فرق
بت پرستی سی کر آگیا ایمان مین فرق
دون ترا ابرو پر خم سی اوسی کیا تشبیہ
کہ ہی ان تیغ مین اور تیغ صفاہان مین فرق
جبسے دیکہا ہی تراجلوہ حیرت افزا
نہین آئینی مین اور دیدہ حیران مین فرق
جب کہ برسون سے ہون الکدل ہم اونہین بحر
ڈالی ہی تفرقہ سازی ستم ان مین فرق

فراق مجکو ستاتا ہی ہان فراق کو مین
یو نہین ستاؤن اگر میری ہاتہ آئی فراق
وصال بہی جو میسر ہوا تو خوش نہ ہوا
غم فراق کی ڈر سی یہ ہی مبتلای فراق
کیا خدای جہان آفرین نی یہ پیدا
فراق میری لئی اور مجہی برای فراق
ڈرانہ روز قیامت سی تو مجہی واعظ
کہ مینی دیکہی ہین کتنی ہی روزہای فراق
مزی سی کیا کوئی آگاہ ہو محبت سے کے
کہ جب تلک کہ ہو دل لذت آشنای فراق

فراق و فرق مین ایک حرف کا ہی فرق ظفر
جہان ہی فرق دلون مین وہین ہے جای فراق

ہو گا نہ خاک بہی ساتہ جو دلکا قلق
جاکی ہلاوین گی ہم ساتون زمین کے طبق
لعل مسی زیب پر اوسکی جو ہین رنگ پان
ہوتی ہین کیا کیا خجل دیکہکی شام و شفق
حال شب غم مرا سب نہین جاتا لکہا
گرچہ سیہ ہوتی ہین روز ہزارون ورق
دل کی ہین ٹکڑون مین یون ہو رہی مشغول‌ا
جیسے گلستان کا لین طفل دبستان سبق
گو نہ زبان سی کہا راز محبت تو کیا
خشک ہی لب چشم تر زرد ہی منہ رنگ فق

لالہ و گل پر ظفر اوس سی پڑجاتے ہیگی
دیکہ کے رخسار پر اوسکی بہار عرق

جنکی زبان مین فرق ہی اونکی زبان فرق
مطلب مین اونکی فرق ہی اونکے بیان مین فرق
مین خاکسار اور فلک پر تراد ماغ +
ہی مجہمین تجہمین جیسی زمین آسمان مین فرق
پہلو سی ہو کا نکی گریزان نہ کیونکہ تیر
ہوتا ہی ہان طبیعت پیر و جوان مین فرق

ردیف قاف ۵۰ ق

ابھی بیمار محبت کے عبادت کے لئے ... پریشان مین فرق
[illegible] مین فرق
ای ظفر ... گریبان مین فرق
[illegible] انسان مین فرق
[illegible]

ولہ

[illegible]

اسد ابی نشیقه کو سنگسار کرکے

بجنگ او نیہ بوسا پیچ دیکہ سر ہینک

وہ سبز کالا اوس کو کاری کی ہی زبان ہینک

ہی ہی کہ ہی جو او سکو کی اوس تیر نینک

ہی کل اسکی سی کی ترجمہ و بد تن نی

را پی انیو لطف و رہمان او بہانکی

والہ

کال ابنا کی ہی کی انکا ابا و بہاران کا

او جن بیک ہی او ہجر بن ہا دوران کا

جو نصیبو نہین لکہا تہا وہی لکہا تو نے

گچہ تری خط مین نہین اور خط تقدیر مین فرق

ہم ہون پو ہو نہ مجہسبی درد فراق

آگیا نالہ و لکی مری تاثیر مین فرق

دیکہ کہنچوا کی اگر غور سی دونون کی شبیہ

میری اور رقیب کے کچہ ہی نہو تصویر مین فرق

ای لطف عشق کی دولت سی ہی دل جنکا غنی

وہ سمجہتی نہین کچہ خاک اور اکسیر مین فرق

ہی عاشق دلسوز سراپا شجر عشق

بہل جاتا بہیہو ہونسی ہی اسکا ثمر عشق

ہوتی نہ اگر قاصد اشک اپنی روانہ

یارونکو بہو نختی نہ ہماری خبر عشق

نکلی ہی جو یون داغ دل خاک سی لالہ

ہی زیر زمین کیا کوئی تفتہ جگر عشق

ٹہرانی لگی آتش دوزخ تو عجب کیا

دکہلا ہی شرارت اگر اسنے شرر عشق

کیا فائدہ اشکونکو اگر چشم مین روکا

ہی زردی رخسار سی ظاہر اثر عشق

بجلی گری ای چرخ اگر اوسپہ بلا سے

لیکن نہ پڑی دلپہ کسو کے نظر عشق

ہو گرچہ دماغ اوسکا فلک پر تو بجا ہی

جو آپکو سمجہی ہے لطف خاک در عشق

دئی جو پر مری صیاد نی او کہاڑ کی پہنیک

صیاد تو نی دی سب چمن سے جہاڑ کی پہنیک

کس اشتیاق سی لکہا تہا مین نے خط قاصد

دیا بغیر پڑہی اوسنی جیر پہاڑ کی پہنیک

جہان مین ہیچ ہن وہ دیوانہ جسنے لڑکون سے

تمام تہیر او ٹہا کر دئی پہاڑ کی پہنیک

یہ سر پہ باندہی ہی دستار کیا سنوار کی تو

کہ رند دینگی اسی زاہدا بگاڑ کی پہنیک

وہ نینی جی کہ ہی ابی کی اسکی اوس

بیت ہی ہمیشہ کی بہ نہ ابی تی کی یا شان کا

ابی تی بہوہ کون بیا کہ ابا ہی بہایا خاک

او تیر اپنی نی بکی سہ نہ پہلو کو

ہی دل کی کیا ہی کی بہت یہ ہی کی

۱۰۵

ای گریہ کبہی تجہسی بجہی کی نہ یہ آتش

کر دیگا جلا مجہکو مرا سوز نہان خاک

کب رہتی ہمیشہ ہی بہار گل و گلشن

دو دن مین اوڑادی ہی لطف باد خزان خاک

ولہ

یارون نی ہماری پاسداری کی ترک

ہمنی یارونکی اپنی یاری کی ترک

دنیا مین رہی ہم اہل دنیا سی الگ

دنیا داری کی بات ساری کی ترک

ہم شیوہ وفا کا ترک کرسکتی نہیں

تونی نہ کبھی رسم ستمگاری کی ترک

کی تونی یہ قدر جان نثاری کی ترک

ہم نہین کی تہ ابی جان نثاری کا ہم سے

تم ہی ہو غمگسار ہم افسوس

اوروں کی تو تم ہی غمگساری کی ترک

مضمون لطف کو باندہتی ہین تم

ہم کیونکر ترک سخن کی باری کی ترک

جو کچھ تھا وہ ہمنی دل سی سب ترک کیا
لیکن نہ محبت اک تمہاری کی ترک

مین سوزش دل بجھاؤن کیونکر اسپنے
چشمون نی بہی اپنو اشکباری کی ترک

جسدن سی دیا ظفر دل اوسکو اپنا
اوسدن سی نہ ہمنی آہ و زاری کی ترک

واللہ تبون نی ہمسی یاری کی ترک
پر ہمنی نہ اونکی پاسداری سے کی ترک

ہم خاک مین ملگئی بلا سے لیکن
اوس در کی نہ ہمنی خاکساری کی ترک

دیتا نہین تو جام تو ساقی سے ہمنی
لی آج ہی سی شراب خواری کی ترک

سو بار خفا ہوئی نہ چھوڑا ملنا ++
کیون آمد و رفت انکی یاری کی ترک

مین غم ہی کو جانتا ہون اپنا غمخوار
یارون نی تو میری غمگساری کی ترک

سو بار برس کی تھم گیا مینہ لیکن
آنکھون نی مری نہ اشکباری کی ترک

دشمن کیا اپنا اک جہان کو ہمنی
لیکن نہ تمہاری دوستداری کی ترک

جسدن سی کہ دم تری محبت کا بھرا
یکدم نہ ظفر نی آہ و زاری کی ترک

تھا تھا ہی دل ہی میرا ہمدم نالی کی جھوک
گرچہ رستم ہو نہ سنبھلے اوس سے اس بھالی کی جھوک

زلف کافر کہا ہے جھوکی ہوا کی دیکھنا ++
کیا بلا ہی عالم مستی مین اس کالی کی جھوک

بارش گریہ نی ہی لا کر دیا پانی سے جھوک
ورنہ تھی اتنی کہان مژگان کے نرالی کی جھوک

ڈر ہی صرصر سی ہی مجکو کہین ایسا نہو ++
آشیان میرا گرا دی باغ مین ڈالی کی جھوک

تتمہ

[illegible]

ولہ

حسن کیا ہی پر تیرہ ہی انگور کا ہنبک
ہی لبریز غرور اوس بت مغرور کا ہنبک
داغ دل سوختگان کو نہو بہبود نصیب
ایک نسخہ ہی مرہم کافور کا ہنبک
دل پر آبلہ کو میری وہ جب مست ناز
کہتا ہی تاک کی یہ خوشہ ہی انگور کا ہنبک
حق شناس ایسا نہ تھا کوئی جو حق کہتا
ہون ناحق نہ کرو قول ہی منصور کا ہنبک
ہار ہون کا جو باندھی دل نالان میرا
ہووی مطرب سی کبہی تار نہ طنبور کا ہنبک

ردیف کاف تازی

۵۲

کیون اوسکا جام [illegible]
اس مین [illegible]
سیاہ آنکھون [illegible]
خانہ [illegible]
عکس [illegible]
واہ کیا [illegible]
[illegible]

[illegible]

اگی زلف کی حلقی سی دل ای لگہ حسن | اس ستناور کو ہی اس حلقہ گرداب سی لاگ

دل لگی اور حسین سی نہ مرا تیر سے سوا | نئی خبر شمع نہ پروانہ کی مہتاب سی لاگ

جام کوثر کو بہی وہ منہ نہ لگا دی ساقی | جسکے ہو لب کو لگی جام می ناب سی لاگ

انکہ اوس رخسی لگی یون تمکہ جیسی لگجای | گل خورشید کی خورشید جہانتاب سی لاگ

کی جس روز سی اعدانی انگاوٹ وس سی
ای ظفر باندہی ہی اوس شوخ ذ احباب سی لاگ

وہ کہا زلف بت بے پیر کی حلقی ہین گول | دیکہکر جنکو نبی زنجیر کی حلقی ہین گول

اسمان پر یہ نہین ہالی مہ و خورشید کی | دو نون اس سقف کہن تعمیر کی حلقی ہین گول

واسطی عاشق کی گرداب دریای فنا | وہ جو اوسکی جوہر شمشیر کی حلقی ہین گول

کہنی ہین چشم و دہن جنکو وہ تصویر دہیان مین | دام حسن عالم تصویر کی حلقی ہین گول

ہم ہجوم زخم ہی کو تن پہ سمجہین ہین نہین | گول یہ روزن نہین ہین تیر کی حلقی ہین گول

ہین شفقت سی بنای شہسوار انکو رکاب | یہ جو دو نون دیدہ نخچیر کی حلقی ہین گول

گرد رو ہی خوبرویان دیکہنا ہنگام خط | کیا بنی پرکار سی تقدیر کی حلقی ہین گول

گل جو کہائی تیری جہلون کی تو کیا ہو خوشنما | ہاتہ پر اس عاشق دلگیر کی حلقی ہین گول

دلکو لون کالون کی بالون کی کیا حلقہ بگوش
ای ظفر کیجیہ عجب تاثیر کی حلقی ہین گول

جو ہوئی ہین یہ جہان خراب مین داخل | تو ہوئی کاہیکو یہ رنج و عذاب مین داخل

کہا مجنون نی تیری ہین ... لاحاصل
کہ اس گہنی کی لگی اور سب کہنا ہی لاحاصل
جو ہوا حاصل ہوا مطلب کا نہین ...
[illegible]

جب گزر ہی نہ ہلی ماہ جبین کیا حاصل
سامنہ شکوون کی جیان و چنین کیا حاصل

گرچہ ہمسر ہے ہر اک آہ عصا سے لیکن
دل کو منظور سہارا ہی نہین کیا حاصل

ای کمان دار نہ سینی سی مری تیر نکال
جائیگی سانہ نکل جان حزین کیا حاصل

زلف مشکین سے تری اپنا معطر ہی مشام
کیون پہرین ڈھونڈتی ہم نافہ چین کیا حاصل

اور عاشق پہ نہ لاغر کو اسپے ہمراہ
ہو جو پابچین کوئی زیر زمین کیا حاصل

نظر آئی نہ تری شکل اگرچہ ہمنے
روکا آنکھونمین دم بازپسین کیا حاصل

کیون ملاتا ہی ہمین خاک مین ظالم بازآ
اس سی ہوگا تجھی ای چرخ برین کیا حاصل

دل وجان دیتی ہین انکار کسی ہی لیکن
جب محبت کا نہین تمکو یقین کیا حاصل

ای ظفر دل سی ہے جو دور وہ میری نزدیک
گرچہ ظاہر مین نہایت ہی قرین کیا حاصل

وہ باف اوسکی جعد شکن در شکن مین لال
گویا زبان ہی بارسیہ کی دہن مین لال

فرقت مین تیری پلکی جو آنکھو سی اشک خون
وہ ہی سی جابجا ہین مری پیرہن مین لال

کشتی کو تیری دست حنائی کی بعد غسل
دیکہا تو خون سی تہا وہ سراپا کفن مین لال

جوش جنون عشق سی ہی یہ فساد خون
چہینٹی سی پڑگئی ہین سراسر بدن مین لال

حاضر ہین میری لخت دل و پارہ جگر
منظور ہون نگینی اگر نور تن مین لال

پہونچی فلک پہ تیری شہیدونکی اوسکی خاک
پیدا شفق نہ کیونکہ ہو چرخ کہن مین لال

رنگ عقیق لب سی تری کیا عجب اگر
بکجائی رنگ سرخ کی قیمت ہمین مین لال

ولہ

جب قدرون ہو وی نا کری نشان مین ہلال
منہ دکہائی کیون نہ اپنی گریبان مین ہلال
ہنسی تری جو باغ مین یا عید ہوسی [illegible]
شاخ نمیدہ ہی جو گلستان مین ہلال
کس مہ جبین کی عشق مین جوگی بنا ہی یہ
سندر افلاک کے ڈالی ہی جو کان مین ہلال
منہ کیا دکھا سامنی تری ابرو کی آسکی
شمشیر اپنی کھینچکی میدان مین ہلال
پہونچا نہ زیر پا تری جون نعل نقش پا
ای مہ جبین رہا ہی ارمان مین ہلال
چڑھ جائی میری اشک کا دریا تو کیا عجب
ڈوبی جو چرخ پہ طوفان مین ہلال

[illegible]

ردیف میم

ای ظفر [illegible]

ولہ

[illegible]

تیرا ایوان ہی کیا روضۂ رضوان کی نقل — بلکہ ہی روضۂ رضوان ترے ایوان کی نقل
ماہ نو جسکو تہاتی ہین وہ ہی جلوہ نما — اُسی مہ زہرہ جبین تیری گریبان کی نقل
ہی دوات و قلم اوس روی یکتائی کا خیال — کرتا ہی کیا دل سیپارہ مین قرآن کی نقل
زلف کیا کیا تری ہوتی ہے پریشان سنگ — دل سودا زدہ کی حال پریشان کی نقل
لی ہی عکس خط رخسار سی آئینۂ دل — اہی غنچہ حسن ترے حسن کے فرمان کی نقل
کرتی ہی کعبہ سمجہ کر جسی اک خلق طواف — ہی وہ در اصل دل حضرت انسان کی نقل

ہی تری فیض سخن سی وہ سخنور کامل
جسنے یکتا ہی ظفر تری دیوان کی نقل

لیلو اک بوسی یہ دل عاشق بدحال کا مول — کچہ سوا کہتا نہین مانگتا ہی مال کا مول
ہای کیا مشک ترے زلف و خط و خال کا مول — چین و تاتار نہ جب دونون ہوں اک بال کا مول
کیا عجب شوق اسکے مین جو مرغان اسیر — بیچ کر آپ کو صیاد کی دین جال کا مول
دل کو بکوا ہی دیا چشم نی اوس یار کی ہا — پہر سکا پہر نہ چکایا ہوا دلال کا مول
قدر یون لعنت و برشیہ کی دی اوسنی کہا — جی سی ہو جاتی ہی کم جنبش ہنسال کا مول
لایا دامن مین گہر بہر کی نگردی نسکا — ابر نیسان دم گریہ مری دمال کا مول
ہوئی دنیا سی سبکدوش نہ منعم نہ فقیر — کہین کمل سے ہے گران اور کہین شال کا مول
دل بلاؤن مین بہنسا زلف کا ہو کر جو ان — لیتا سودا کو ئی ایسا ہی جنجال کا مول
ماہ نی جمع کیا سیم ظفر مہر سنی زر — پہر جو دیکہا تو نہین یار کی اک گال کا مول

تتمہ

[illegible]

ہم جہان ہوویں تری گلی ہی ایتی ہی آرزو
جو روش خوبان ہین ہی [illegible] جنت کی ہم
بی مزا ہوتی نہین تیری کلام تلخ سی
سنکی ہیجانی ہین ظالم گہونت سی شربت کی ہم
چاک کیون جیب جگر اپنا کرین مثل انار
گر نہ ہون دیوانہ عشق او مہ طلعت کی ہم
ان بتونکی صورتون مین وہ کیا کیا ای ظفر
ہین تماشی دیکہتی اللہ کی قدرت کی ہم

شمع نہ حرمی ہوائی کیا السنا نکہ خراب	گئے ہی سہارے سی خرابی اہنین نہیو نکی کام
دولت عشق سی ہی سینہ جو اہر خانہ	دلکی تکرے ہی مرتی کرتی ہین نگینون کی کام
کرتا ہی جسنکی پیدا اثر اب تو جو ستم	کیا ہی ہوتی ہین ای شوخ حسینونکی کام
روشن نقش قدم خاک مین ملتی ہین سدا	تیری کوچی مین ہین یہ خاک نشینونکی کام

ای ظفر ایک کام اوسکا قرینہ سی نہو
لی قرینہ کری گرلاکہ قرینون کی کام

قطعہ

یہ جو تم کہاتے ہو خدا کی قسم	ہی دروغ اسے ہنو خدا کی قسم
بہرتی ہین مہر و مہ جو سرگردان	ہی تری جستجو خدا کی قسم
کہول دیتی ہین میرے نالہ و آہ	راز پوشیدہ کو خدا کی قسم
پہونچی منزل پہ ہم سفر اور ہم	ہی غلفت مین سو خدا کی قسم
جاؤ غماز سے نہ باتون پر	سب ہے وہ بیہودہ گو خدا کی قسم
یہ جو تم دیکہتی ہو غفلت مین	خواب سب ناقل خدا کی قسم
مہر کیا ذرہ کیا کہ سب مین	جلوہ یار تو خدا کی قسم
شمع مین سب وہ ہے تجلی نور	گل بہر ہے دو سو خدا کی قسم

ظفر اوس سے مگر زیادہ کلام
کہ وہ ہے تند خو خدا کی قسم

ہین نشی مین مست جو تیری الفت کی ہم	عمر کرتی ہین بسر کیا ساتہ کیفیت کی ہم

ولہ

ردیف نون

٥٦

زلف تیری کا طلب [illegible] کرلی ہین ہم
[illegible] کرلی ہین ہم
[illegible] کرلی ہین ہم
[illegible]
[illegible]

یہ جو دم کی آمد و شد ہی اسی مین ای ظفر
دمبدم اک سیر ہستی و عدم کرتی ہین ہم

کرتا ہین ترک غم یار کی تدبیر تو ہون
کیونکہ تارک ہون مدد گار ہو تقدیر تو ہون

رتبہ اوس بت کی پرستش مین یہ پایا مینی
بت پرستون مین مرا صاحب توقیر تو ہون

مین تری زلف کی سودی مین گرفتار بلا
اور کیا ہون گا سوا پای بزنجیر تو ہون

کیونکہ بیکلک تصور نہ غنیمت ہو مجہے
کہینچ لیتا کبہی اس سی تری تصویر تو ہون

چہوری بسمل مجہی یا ذبح کری تو لیکن
مین کس طرح بلا سی ترا نخچیر تو ہون

اثر گریہ سی تو ہانہ ہی ہم دہو بیٹہے
تو کرای نالہ دل رکہتا ہی تاثیر تو ہون

جو نصیبون مین لکہا ہی وہی ہوگا لیکہ
کرتا مین حال دل اپنا وہی تحریر تو ہون

مین وہ پیاسا ہون نہون آب بقا سی سیراب
ہو میسر ترا آب دم شمشیر تو ہون +

دی ندی جرم محبت پہ وہ تعزیر مجہے
پر حقیقت مین ظفر لائق تعزیر تو ہون

جنکو ایمان ہم اپنا بخدا سمجہے ہین
بیوجہ وہ گبر کہ مومن ہمین کیا کہتی ہین

تری فرقت مین بُری بستر غم پر ہر شب
تا رہی ہم صبح تک آہ رسا کہتی ہین

توجہ ہر قبلہ جان اپنا تصور ہی اودہر
اس تصور ہی کو ہم قبلہ نما کہتی ہین

ہم بُرا کہتی نہین انکو خدا ہی جانے
وہ بُرا کہتی ہین ہمکو کہ بہلا کہتی ہین

درد و غم یاس و الم رنج و تعب آہ و فغان
ہم تو ساتہ اپنی انہین کو رفقا کہتی ہین

ردیف نون ٥٧

فلک نی رعد کی طبلے پہ دی ای ساقی
چہڑ بادی رگ ابر بہار کی نسین +

ابہی جو ہاتہ لگا تا ہی ایک وہ قاتل
تو پہر لگی نہین ہاتہی ہزار کی نسین

رہی نصیب جو کام آئی ان حسینو کی
بوقت فصد مری جسم زار کی نسین

فقیر جانی کہ سبز باندہتی ہین سدا
کمر مین ہمت پر استوار کی نسین

ستم سی تا نہ وہ کہینچی ظفر یہ کیا امکان
کہینچ جب تلک اس بیقرار کی نسین

ولہ

[illegible]

تتمہ

ہم نے کی ہی سوز عشق [illegible] اون [illegible]
دل جل گیا ہی آتش [illegible] وجود مین
شکوہ ہماری کام نہین طالع [illegible]
یہی بہت ہی تم بہ ہمیشہ [illegible] وجود مین
خالی نہین ہی اوس سے کوئی [illegible]
ہر چیز وہ نہین ہے ہماری [illegible] وجود مین
[illegible] ہون سو کسی کا تماشا مین [illegible]
نہین [illegible] اب بھی یون [illegible]
وہ کھیل کھیل جسمین [illegible] کا کھیل
کیا تماشہ وہ ہمانی [illegible] کھیل گود مین

کیا تماشا ہوا گر چہوڑ دین ڈھیلی آنکھین	ڈورا کاجل کا جو ہی وہ رسن گردن دل
سروسہ کی ہی سر گنبد نیلے آنکھین	پھل گئین جلوہ رخسار ترا دیکھتی ہین
تجھسے رکھتے ہین تری برنجیلی آنکھین	نہین ان کافرون سی نیم نگہ کی بہی امید

دل کی لیتی ہی کی ہوتے ہین اونہین یا ظفر
اوس ستمگر کی قیامت ہین دہیلے آنکھین

تمکو کیا تنہائی مین ہم چاہتی ہین سو کرتی ہین	آہ و فغان نالی ہیم چاہتی ہین سو کرتی ہین
ظلم و ستم عشاق پہ ہر دم چاہتی ہین سو کرتی ہین	وہ بی پروا اونکی بلا سی کوئی جیبی یا کوئی مرے
اپنا جنون سی ہی یہ عالم چاہتی ہین سو کرتی ہین	چاک گریبان کرتی ہان ہال پریشان خاک بسر
مشورہ دونو نکی باہم چاہتی ہین سو کرتی ہین	مجھسے خفا کیون ہے کیا خطا کیا ہی تو تصور دل
اشک سرای دیدہ پر نم چاہتی ہین سو کرتی ہین	کرتی ہین بحر کو غرق خجالت کرتی ہین برکو شرمندے
گھر سی جو تم بن خانہ ماتم چاہتی ہین سو کرتی ہین	کرتی کبھی ہین جیسے ہم کرتی کبھی ہین تیغ جگر

ہمسی کسیکو کام ظفر کیا کرتی شق ہم اپنا جگر
بھرتی نمک ہین یا ہم مرہم چاہتی ہین سو کرتی ہین

دیکھا خدا کی نور کو جسکے وجود مین	دل کیون نہ روشن اوسکی ہو ورد درود مین
اتنی ہوا نہ باند تو آکر نمود مین	مثل حباب دیکھ محیط وجود مین
کیون آگ مین جلی جو نہ خوشبو ہو عود مین	سوزش اونہین کی واسطی ہی جو ہین اہل درد
کیا کیا ضرر اوٹھائی تمنای سود مین	سودائی عشق مین کبھی پائی نہ منفعت

وله

چہوٹی لب ساگرون تم خواب ایسی مزے مین
پی لیتی نہ کبھو ہمنی شراب ایسی مزے مین
اوس دی کتابی کا ہی آنکھون نے تصور
ہم دیکھتی ہین دیکھو کتاب ایسی مزے مین
جو ہمنی مزہ عشق کا دیکھا ہین اوٹھایا
گذرا نہین اور دونکا شباب ایسی مزے مین

ردیف النون ۵۸

ساقی مری [illegible] کی [illegible] نہین پاون
برسی ہی [illegible] سحاب ایسی مزے مین
[illegible] نہین اب [illegible]
[illegible] ایسی مزے مین
[illegible] کہان [illegible] ایسی مزے مین
صبا کر دل [illegible] ایسی مزے مین

[illegible]

وله

[illegible]

[illegible]

ہر قدم پر تیری انداز خرام ناز سے
آشنای کا تمہاری ہو بسر و سا کیا مجہے
اس چمن مین میری برق نالہ سے ہوتے ہین
محفل عشرت مین بہی وسفاک قاتل کے

دل گئی پامال ای سرو روان کتنونکی ہین
ہو چکی آپ آشنای مہربان بہتون کے ہین
جل گئی ای ہمصفیر و آشیان بہتونکی ہین
کٹ گئی ہر ہستی ہستی شمع سان بہتونکی ہین

عشق مین اوس ماہ کی مین ہی نہین آپ دلفگار
چاک سینی ای ظفر مثل کتان بہتون کی ہین

رہی ہی غیر ہمسی ہم پیالہ آپ کی گہر مین
لب شیرین پر اوسکی یون ہی خال عنبرین جیسے
جو رنگ شیشہ ساعت کو دیکہو تم یقین جانو
جگر کی آبلہ جی مین ہجوم داغ دل لشکر
عرق کی بوند اوسکی زیر ابرو دیکہکر ہمنے
دیکہائی اپنی چشم مست کے گردش اگر ساقی
لگی سنبل مین کیونکر مو بنا کی غنچہ حیران ہون
نہین ہوتا ہی وہ آرام جان جسرات ہمبستر

پلاتی شیر بکر کو ہو پانی ایک ساغر مین
مگس رہ جاتی ہی گر کر قوام قند شکر مین
کدورت کی یہی حالت ہی دلہای مکدر مین
یہ سیدا چاک سینہ ہی نشان اس غم کی لشکر مین
یہ جانا ہی کوئی قندیل بیت اللہ کی در مین
تو آئی زاہد گوشہ نشین کی عقل چکر مین
عرق کی دیکہکر قطری سی زلف معنبر مین
تو ہو جاتی ہین میری تار بستر خار بستر مین

بظاہر گو نہ مجہ پر گرم ہو وہ سنگدل لیکن
ظفر یہ جانتا ہون مین نہان ہی آگ پتہر مین

ظفر سی ایمان ملا اس ملک ہستی مین ہمین
حق پرستی ہاتہ آئی بت پرستی مین ہمین

[illegible]

ردیف نون ۵۹

کیا ہوا گر حسن یوسف شہرہ آفاق ہی
تو بہی بر جیسا حسین البیلا تو ہو سکتا نہین
نی عنایت نی نوازش کیونکر اوسکی کافی کہین
دون دل و ایمان و دین لیا تو ہو سکتا نہین
زلف کی حلقی مین ہی جیسا رخ روشن ترا
ماہ بہی ہالہ نشین لیا تو ہو سکتا نہین
جای تو البین سی [illegible]

[illegible]

جائیں گی تو جان کو بھی ساتھ ہی لیجائیں گے
تیری جانب جب چلی ہی ہم سبکدوشون کی قصد
ہونگی سر دفتر کہان میری طرح فرہاد و قیس
اضطراب دل کی ہاتون ہم نحیف و ناتوان
کیون کہ ہون قربان اس پی اپنی قصور [illegible]
دل یہ کہتا ہی ہجوم رنج و غم کو دیکھکر

تیر غم اپنی دل مضطر مین آ پونہچی تو ہین
ہر برنگ بوی گل دم بھر مین آ پونہچی تو ہین
نام اونکی عشق کی دفتر مین آ پونہچی تو ہین
گرتی پڑتی کوچۂ دلبر مین آ پونہچی تو ہین
مین پی سب جا بادہ آئین بر مین آ پونہچی تو ہین
دیکھی کیا ہو ہی اس لشکر مین آ پونہچی تو ہین

شمع پروانہ نہین پروا سلی جلنی کی ہم
ای ظفر بزم پری پیکر مین آ پونہچی تو ہین

رکھتی کیا بانکی نہین شمشیر و خنجر اور ہین
کرتی ہم مضمون سوز دل بیابان [illegible]
جب جہری کرتا ہی وہ بیداد گر [illegible]
لگتی ہین خنجر تری جسوقت پہلو مین [illegible]
دیکھ فریاد ستم سی تیری ہم کرتی ہین کیا
دیکھتا ہی آج وہ ہمکو نگاہ قہر سے
کوہ کو پانی نہ کر ای نالۂ خارا گداز
خم کی خم خالی کئی ساقی سی لیکن اب تلک
پیر و عشق جنون کو کیا غرض ہی خضر سی

لیکن اونکی ابروی پر خم کی جوہر اور ہین
آگ ہوجاتی ابھی اوسکو وہ ساغر اور ہین
لگتین مرہم مری زخم جگر پر اور ہین
طایر جان کی مری لگجاتی شہپر اور ہین
جیب ابھی گنج لحد مین تا بہ محشر اور ہین
یا الٰہی خیر ہو قاتل کی تیور اور ہین
مارنی سر سے ہمین دو چار پتھر اور ہین
ہم کئی جاتی طلب ساغر بہ ساغر اور ہین
راہ اونکی اور ہی اور اونکی رہبر اور ہین

تتمہ

[illegible]

وہ چشم مست ہوئی جو تیری ستانے ظالم | نہیں رہتی ہیں بالکل ہوش میں ہشیار نگہ و ناز
نگاہ و ناز و انداز و ادا سے دل بچا کیونکر | کہ یہ تو آگیا بیچارہ ان جادوؤں کی قابو میں
نہیں ہیں مردم دیدہ وہ اشکوں سے رو رو کر | کہ اب تو آپڑی ہی ہم مردم آزار کی قابو میں

ظفر بچتا ہی رہیو دیکھ اہل صومعہ سے تو
خدا کے واسطے آنا نہ مکاروں کی قابو میں

دوست اپنی کچھ نکلے اگر خبر دیتی تو ہیں | وہ انکی باتوں سے ہمیں آگاہ کر دیتی تو ہیں
کیوں نہیں لیتی لب دنداں کی بوسے کی عوض | اشک و لخت دل کی ہم لعل و گہر دیتی تو ہیں
ہم تو ای کان ملاحت کھول دیتی ہیں گلا | کان جو لگتی ہیں تیری کان بھر دیتی تو ہیں
دیکھیے کیا پیش آتا ہی لکھا تقدیر کا | لکھ کے ہم نامہ تجھے ای نامہ بر دیتی تو ہیں
یاد رکھنا ایک دن بوسہ بھی لی ہی لینگے ہم | آپ ہمکو گالیاں ہر بات پر دیتی تو ہیں
ای خدنگ یار کیوں سینہ سے نکلا جاہی | ہم تری رہنے کو اپنی دل میں گھر دیتی تو ہیں
دیکھیں دیتا ہی ہمیں نخل محبت کیا ثمر | ہم اسے اشکوں سے پانی چشم تر دیتی تو ہیں
تم جو کہتی ہو کہ تم کیا دوگی سر اپنا ہمیں | لیجیے حاضر ہی سر ہم اپنا سر دیتی تو ہیں
ہمکو ڈر ہی لیکن دل وہ جا کا خواہاں ہو | آپ وسے مہر کھولے اے ظفر دیتی تو ہیں

جان عالم ہو کوئی کیونکر جدا رکھی تمہیں | زندگی ہی ای بتو تمسے خدا رکھی تمہیں
خود نما ہو تم کوئی پردے میں کیا رکھی تمہیں | وہ رکھی در پردہ جو دل میں چھپا رکھی تمہیں
حضرت دل کیا کروں میں خوبی اولے آگے | تم اوسی سے بیٹھے رہو خوش جو خفا رکھی تمہیں

ولہ

[illegible]

ولہ

[illegible]

ردیف نون

بھلی ہی ای حسن کا ابھی ہی تجکو اک غرور
آئینہ تونی ابھی ای خود نما دیکھا نہیں
خوف ہی روز قیامت کا تجھی اسواسطے
تونی ای زاہد کبھی دن ہجر کا دیکھا نہیں
وہ تماشا دیکھی گردش کی زلیخا تری شکل
خواب میں بھی اوسنے جو ای مہ لقا دیکھا نہیں
یوں تو ہیں سرو گلی مذام اور بہی پر شمشاد
تجھسا پر رنگین ادا گلگوں قبا دیکھا نہیں
تو جو کرتا ہی ملامت دیکھ کر میرا حال
[illegible]

دو گہڑی ہی کی لی کسو واسطی یہان آن دو دو دن
خالی ابر کسا یہ بہنا ہی سامان دو دو دن
دین تم جا کو کر رہتی ہو جہان دو دو دن
ایک دن بہی جو ذرا اونکو خفا دیکھی ہین
ای ظفر رہتا ہی ہم کو خفقان دو دو دن

ہمتو اک دن کو بہی جانی تو نہ دیتی [illegible] دو دو دن
یہی عارض پر ہین تیرے [illegible]
[illegible]

ولہ

جگر اور دل جو زخمی ہین ہجان دونو کی دونو
خدنگ ناز و غمزہ کی نشان دونو کی دونو
جہان مین تیغ راحت کی [illegible]
وہ دل ہی سمجہا [illegible] جہان دونو کی دونو

ردیف نون ۶۲

جتنی ہم کہائینگی گل روز یہان اوتی ہی	پہول لالی کی نہین بہیجین گی گنکی خط مین
اوس پری کی خبر السان تو نہین لکہ سکتا	حال ہم نی ہو اسکا کسے جنکے خط مین
رقعہ بھی یار تو وہانتک نہین پہونچا سکتے	بہیجون خط اپنا الہی او نہین کنکی خط مین
ہمنی ہر سن مین لکھی خط غلامی لیکن	ہو کی لغزش نہ ہماری کسی سن کے خط مین
رات دن آتی ہین خط وہاں سی مگر وصل کا نہ	نہ کہین رات کی خط مین ہی نہ دن کے خط مین

یہ جو دو چار ظفر اونکی ہین اخبار نویس
تم بہی خط لکہ کے روانہ کرو انکی خط مین

ہم نہین وہ جو کرین دلسی فراموش تمہین	جانتی اپنا ہین ای جان دم و ہوش تمہین
چشم مست اپنی جو دکھلائی وہ بیہوش تمہین	زاہد و ہوش و خرد کا نہ رہی ہوش تمہین
کر چکی آہ و فغان ضبط تم ای حضرت دل	دم بدم گر ہی محبت کا ہی جوش تمہین
شب فرقت مین بہی رہتی ہو بغل [illegible]	دیکہتا ہون نہ تصور سی ہم آغوش تمہین
آنکہین سرمہ سی ہین آلودہ نہ تیر تو چہ او	کسکی ماتم نی کیا ہی یہ سیہ پوش ہمین
واعظو صبح قیامت جو تم لائی ہو ذکر	اوس نی دکہلا یا نہین اپنا بنا گوش تمہین
کون ایسا ہی کہ جو زلف کو دیوے دہوکہ	عجب ساسا ملنی کا نہین کوئی بلا نوش تمہین

شمع سان گو کہ سراپا ہو زبان تم لیکن
دیکھتا ہون ظفر اوس بزم مین خاموش تمہین

تو جو آتا ہی نہین راحت جان دو دو دن	تو ہمین دو برس ہوتے ہین ہان دو دو دن

[illegible]

ولہ

[illegible]

ہمیشہ رنج وغم درد والم پاس اپنی رہتی ہین	ہمین گنج حزن مین آپ کیا تنہا سمجھتی ہین
ہم اپنا خون دل پیتی ہین مثل بادۂ گلگون	اور اپنی چشم و دلکو ساغر و مینا سمجھتی ہین
نہین آتا سمجھ مین لوگ سمجھاتی ہین کیا اونکو	کہ سمجھائی کسیکی کب تری شیدا سمجھتی ہین
ندو خورشید کو نسبت ہماری داغ سوزان سے	کہ اوسکو اسکا ہم اوترا ہوا ہالا سمجھتی ہین
تری باتین ترے گہاتین سمجھ مین کسکی آتی ہین	انہین تو کچھ ہمین اے شوخ بیپروا سمجھتی ہین
دل پر خون ملین سیرانہ کیونکر اپنی تلون سے	کہ خون دلکو میری وہ حنائی پا سمجھتی ہین
الہی حضرت دلکی سمجھ کیون ہوگئی اولٹی	کہ اوس نا آشنا کو آشنا اپنا سمجھتے ہین

کبھی گر دیکھتی ہین آئینہ حیران ہوتے ہین
ظفر وہ حسن مین جو آپکو یکتا سمجھتے ہین

لاغری سی یون ہوئے ہین اندوہ گین کی ہڈیان	ہین عیان جیسی کہ مجنون حزین کی ہڈیان
گر ترا دلسوز سرگرم فغان ہو جل اوٹھین	شمع سان گرمی سی آہ آتشین کے ہڈیان
یہ حلاوت ہی محبت کی کہ سر سی پاؤن تک	ہی فرس مین ہما کہائی کہین کے ہڈیان
خاک کو بھی جسم ہی غافل نہین دریاد کو	یہ زمین کی ہین گئین اور وہ زمین کی ہڈیان
جیسمین ہے میری لکھون قاتل تری انسر ستم	ہون قلم سر بن سی گر شمشیر کین کی ہڈیان
قابل نفرت ہی وہ بیہان تک نہ ہو جسکو یقین	کہا گئی ہی نہین اوسکے یقین کے ہڈیان

آگئی اون آنکھونکی گر شوخی کری تو اے ظفر
توڑ ڈالون مارکر آہوی چین سے کے ہڈیان

ہین روٹھ کیا روکمان کی ابرو کی قربان [illegible]
تری واہ اس قوس ادا کی قربان [illegible]
[illegible] حنائی کی قربان [illegible]
[illegible] نازک کلائی کی قربان [illegible]
[illegible]

ردیف نون ۶۳

ظفر اوسکی تیغ ازمائی کی قربان

ولہ

ہین ہی نادم ہین یون کو گر قدم جن ہین ہون
کیا بتاؤن کس مین ہون ایک ماہون جن مین ہون
ناتوان برسونکا بیمار واہ ری آب و ہوا [illegible]
میکدہ مین کیا ہوا [illegible]
[illegible]

ولہ

اور برائی کیون ہو تم کسی کیون
ہین ابھا کیون ہو تم کسی کیون

[illegible]

جال آرشتہ [illegible] … ہی [illegible] ڈال دون

[illegible] … میں ڈال دون

عقل [illegible] … ڈال دون

ای ظفر مین ایکو دیوانگی مین ڈال دون

وله

کہیں مین ایک بوسہ پر قناعت کیونکر کر جاون
اور [illegible] … کیونکر کر جاون

کہو نا آشنا کہون کسکو
رند بیباک مین کہون تو کسے
شیوۂ راستی کہون کسکا
جبکہ ہو سب مین دیکہی جلوہ نما
وہ تو کہتا ہی باوفا ہون مین
روبرو روی صاف کی او سکے
وہ تو ہردم ہی میری دہر کی ساتھ

آشنائی کہون تو کسکی کہون
پارسائی کہون تو کسکی کہون
کج ادائی کہون تو کسکی کہون
خود نمائی کہون تو کسکی کہون
بیوفائی کہون تو کسکی کہون
میں صفائی کہون تو کسکی کہون
پہر جدائی کہون تو کسکی کہون

ای ظفر بحث پارسا کے سوا
نارسائی کہون تو کسکی کہون

جو رہی ہی وہ بو مرض زلف ادہر ہا کیونکر کہو
میری حالت ہی تاک ہمین محفل مین ہین جتنے لطف
کیا کیا مجہ پر ظلم کئی ہین چرخ نی ہی یہ فکر مجہے
جب تک میرے تن پر ہی سر نہ وہ قاتل خونخوار
مجہسے کہے تو یہ دم کشتن دم توبی بیتاب ہے کیون
مین کہون دل رون [illegible] … لیکن

مال وزر دی لیون تو جہپاکر سکو دکہا کر کیون لیون
ساقی تجہسی ساغر مین انکہ بچا کر کیونکر لون
بدلا اس سے لون جو کبہو مین قابو پا کر کیونکر لون
مہر و وفا کی اپنی نذر لون زخم جو کہا کر کیونکر لون
دم مین زیر تیغ محبت سر کو جہکا کر کیونکر لون
وہ کہی اون مفت اسی مول گہٹا کر کیونکر لون

میرا شوق پابوسی مدت سی ظفر ہی مجنون کو
لیکن ہی یہ شوخ قدم جو اون مین جا کر کیونکر لون

[illegible]

وله

درست کہو کی گرد دل پی کینہ ہنجاؤں
ری مشق خدنگ ناز تو کیا ای کمان ابرو
برابر آشنائی نوکی ہی سمجھی نہ وہ مجکو
ما بہ دار سے منصور سی گر قصد ہو تیرا

صفائی سینہ سی مین نے اک آئینہ ہنجاؤں
تو مین تو وہ مقابل کر کی اپنا سینہ ہنجاؤں
اگر مین عمر کہو کر عاشق دیرینہ ہنجاؤن
تو بام عشق کا تیری لئی مین زینہ ہنجاؤن

نہین جای تعجب ای ظفر گر عشق کی دولت
ہجوم داغ سی مین اپنی اک گنجینہ ہنجاؤن

وہ بہی بہی یو ہین جو اوداس بیجا ہون
وہی کہونگا جو ہوگا بجا سنو نہ سنو
سب اپنی جگہ پر ہین ہمنشین تیرے
امید وصل کے ٹہری ہی نا امیدی سے
بناؤ جو تو بنا ہو نہین تو کیا حاصل
یہ خط مین حرف شکایت کا اونکی ہی عنوان

ہر بجا ہی مری گر جو اس بیجا ہون
نہین وہ مین کہ میری التماس بیجا ہون
جو ایک ہون تو ہمین تیری پاس بیجا ہون
اگرچہ رکہتی یہ ہم دل مین آس بیجا ہون
بنا وہین اگر ای خوش لباس بیجا ہون
کہ ایک ہو ہی بجا تو بجا س بیجا ہون

ظفر تو قدرت حق مین کبہی نہ عقل کو دخل
تمام وہم و گمان و قیاس بیجا ہون

تہا فضای قدس مین تبا ... ہو
زیر گردون سیہ پوش ای دل غمناک ...
دیکہنا معجز نمائی عشق کی میری کہ مین

چہٹ گیا مجہسی وہ عالم اور ہی عالم مین ہون
خوش نہو تو یہ سمجہ مین خانہ ماتم مین ہون
رکہتا اک دریا حباب دیدہ پر نم مین ہون

مجہسی کیون اوجہی ہی تو ناصح کہ میرا دل
لگی ہی اوس کا خیال گیسوی پر خم مین ہون
رہتا ہون مثل گل خندان گریبان چاک مین
یہ نہین معلوم شادی مین ہون یا ماتم مین ہون
پر بیتی ہی جو بیتی دل تنگ ہو بجا ظفر زخم جگر
اور مین اب تک تلاش نسخہ مرہم مین ہون
مین ہون عاصی کہ پر خطا کچہ ہون +
تیرا بندہ ہون ای خدا کچہ ہون +
جز و و کل کو نہین سمجہتا مین +
دل مین تہوڑا سا جانتا کچہ ہون
عشق الفت بنا بنا ہون مین
با وفا ہون کہ بیوفا کچہ ہون
جلا ماناز آشنا ہون مین پر
بت کہین ... آشنا کچہ ہون
لب مری ... اور ... کچہ ہون
... دیکہنا کچہ ہون

۶۶

گرچہ کچھ بھی نہیں ہون مین لیکن
سمجھے وہ اپنا خاکسار مجھے

اسپہ بھی کچھ نپوچھو کیا کچھ ہون
خاک رہ ہون کہ خاکپا کچھ ہون

چشم الطاف فخر دین سی مین
ای ظفر کچھ سی ہو گیا کچھ ہون

تجھی آغوش مین اے سیمبر لون کسطرحسی یون
نہین ہے طاقت جنبش مجھی تو ناتوانی سی
میر انجت سیہ دیتا نہین یہ دسترس مجکو
وہ دل لیکر بدی تو کیا کرون اے ہمنشین بتلا
ترا اپنی ہی جب مجکو نہو رنج و مصیبت سی
طریق وصل مین مین چھوڑ کر خضر تصور کو
وہ دل آفت جان ہے دل اوسکو دون تو کیونکر دون
ہوا مین قتل لیکن تو نہو بدنام ڈرتا ہون

تری مین پیار سی بوسے اگر لون کسطرحسی لون
جو کروٹ بستر اندوہ پر لون کسطرحسی لون
بلائین زلف کی جو سر پر لون کسطرحسی لون
ہمنت لون کہ اوس سے چھین کر لون کسطرحسی لون
دل آفت زدہ کی مین خبر لون کسطرحسی لون
اگر ساتہ اور اپنی راہبر لون کسطرحسی لون
اک آفت مین جو اپنی جان پر لون کسطرحسی لون
ترا جو نام ای بیداد گر لون کسطرحسی لون

سناتا ہی مجھی یہ دل نکل کر سیری قابو سی
اگر مین اس سی بدلہ ای ظفر لون کسطرحسی لون

کان سی سنین ہم بات چیت یون کی وون
یون کھین کہ دون لیکن ایکبات کھتی ہین
ہمنی دل مین جب بنائی بات اونسی یون کھیجے

پر کھین نمنہ سی ہم بات چیت یونکی وون
کھتی ہم نہین ہر دم بات چیت یونکی وون
کی اونہون نی دکر دم بات چیت یونکی وون

همیشہ رہتی ہین اونکی مصاحبت مین وے
ظفر ملاتی ہین جو ہان سی نہین ہانسی نہین

نقاب اوسکی رخ پر عتاب پر رنگین
سرشک خون سی ہی مانند شاخ مرجان دیکہہ
اگر خضاب سی رنگین کیا ہی ریش کو شیخ
اگرچہ کچہ تری نالی مین ہی اثر بلبل
عبث ہی زشتی باطن پہ ظاہر آرائے
لہو سی رہتی ہی ٹپی ہمیشہ ای جراح

شفق کا پردہ سا ہی آفتاب پر رنگین
ہر اک فرہ مری چشم پر آب پر رنگین
تو کچہ مزاج بہی ہو اس خضاب پر رنگین
گلون کی خون سی کر لی شباب پر رنگین
ورق لگاتی ہین بد خط کتاب پر رنگین
جراحت دل پر اضطراب پر رنگین

ظفر جو اوس لب رنگین سی ہون آئی طلب
تو دی جواب وہ کیا کیا جواب پر رنگین

آیا خط مدعی دقت سی میری ہاتہ مین
چاہتا ہون صورت تسکین دل بیتاب کے
دل غنی کیونکر نہو میرا کہ اکسیر آ گئے
سنبہ کوبی سی ہوا کیا جانی کیا سینی کا حال
یاد دلواتا ہی ساقی مجکو چشم مست یار
طوق گردن کی کہی کر ہی گریبان کی طرح
نسخہ بیماری دل ہی یہ نامہ یار کا

آگیا یہ مدعا قسمت سے میرے ہاتہ مین
آتی تصویر اونکی کس صورت سی میرے ہاتہ مین
خاک پای یار کی دولت سی میرے ہاتہ مین
اتبلک اک درد ہی شدت سی میرے ہاتہ مین
دیکی جام بادہ کیفیت سی میری ہاتہ مین
دیکھو تو کیا زور ہی وحشت سی میرے ہاتہ مین
آگیا کیا جانی کس حکمت سی میرے ہاتہ مین

ردیف نون ٦٧

جن حسینون کی دہن ور کمر کچہ بہی نہین
اپنی کنا ہون سر گرم شرارت دیکھو
گرچہ ہستی مری مانند شرر کچہ بہی نہین
جب تلک چشم ہی وا تا نظر ہی سب کچھ
ہو گئی بند جہان آنکہ تو پہر کچہ بہی نہین
رکھی ای خانۂ دل ہفت کشور ایک گوشہ مین
نہ لائی دو جہان مین اوسکی ہم ایک گوشہ مین
کہون کیا جوش گریہ چشم طوفان زا کا مین

دیکھین ہمین کیا ہو [illegible] کل مین آج مین
تنہا کل تو وعدہ آج کا کہتی ہو آج کل
جا بیٹھی تو نہین غم گزر کل مین آج مین
کل اشک گرم چشم مین تہی آج ہین شرر
کیا بتاؤن ہائی سوز جگر کل مین آج مین
تہی کل بتاؤن تو چین نہین جاؤن آج کل
پہر ہو تو کیسی فرق ظفر کل مین آج مین

[illegible]

ظفر میخانہ دنیا کی کیفیت وہ کیا جانی
پڑا زاہد تو ہی مسجد کی اندر ایک گوشہ تہ

یون باہم پیوستہ بدخو یار دور رہتی نہین
اک بیابان ہر جسطرح ہشیار دور رہتی نہین

آنکہ کس کس کے بچاؤن کونسی شب ہے گمان
در پہ دربان چار چوکیدار دور رہتی نہین

اہلئی مجنون کو موت آئی کہ پیدا ہم ہوئے
ملک وحشت مین بہم سردار دور رہتی نہین

دونون وہ آنکھو نمین دیکھو سیر دل نی گہر کیا
ایک گہر مین بنتی نہی بیمار دور رہتی نہین

تیری مجنون کی گریبان مین بجز یکتار اشک
پنجہ وحشت سی تا بہ تار دور رہتی نہین

شبنم مین دو قطرہ آنسو کی نہ ٹہہری ورنہ کیا
ایک دریا مین در شہوار دور رہتی نہین

گنج تنہائی مین کسدم پاس ہی ای ظفر
رنج و غم یہ مونس و غمخوار دور رہتی نہین

جو سر سے تا قدم اوس سیمبر مہ جبین کو تکین
کبھی فلک کو تکین اور کبھی زمین کو تکین

غرور حسن ہے یہان تک وہ نہین کہ کیا امکان
اوٹھا کی آنکہ کبھی وہ مہ مبین کو تکین

تری ہین ناز و ادا بہی عجب طرح کی ذرا
تکین نہ مال نہ دولت دل حزین کو تکین

جو تیری تاکنی والی ہین تجکو تاکتی ہین
نہ وہ پری کو تکین اور نہ حور عین کو تکین

نصیب ہو نہ اون آنکھون کو نور بینائی
تری سوا جو کسی اور مہ جبین کو تکین

تکین نہ راہ اجل کی وہ خون گرفتہ کبھی
جو تیری ناوک بیداد و تیغ کین کو تکین

بہر آفتاب کو دیکھین نہ آفتاب پرست
ظفر جو یار کی رخسار آتشین کو تکین

ردیف نون ٦٨

بعد دو دن کی اوسی دیکھو اگر تیسری دن
جانو مہ ہو کی نہان ابا نظر تیسری دن
بوسہ لب تر لیتی ہی مجھی ہو گی شفا
[illegible] تیسری دن
دو دو وہ نہین ہو جیسا اثر تیسری دن
[illegible] لطف کا ہی یہ دو دو دن
[illegible] تیسری دن
[illegible]

یہ مست مے عشق ہیں واقف نہیں زاہد / سمجھے ہی خبردار کو یہ بیخبرون ہین

طی کرتی ہین سب یار رہ منزل مقصود / بیطاقت اگر ہین تو ہمین ہم سفرو نہین

ہو بخاین جو وہان نالہ جانسوز کو میرے / ہی انفاس و دود کہان نامہ برو نہین

اوس دور مین جو کرتے ہین کچہ حرب زبانی / جلتی ہین ظفر کیکی چراغ اونکی گہرو نہین

جتنی اونکی خدمت مین لوگ آنی جانی والی ہین / ہین بہکانی والی اونہین کسب راہ پر لانی والی ہین

میری دل کی سوزش کو کب اشک بجہانی والی ہین / بلکہ یہ اور زیادہ آگ لگانی والے ہین

مینی ببس دیوار کیا شب نالہ تو اوسنی سنکی کہا / لائی ہین تشریف وہی سو تو نکی جگانی والی ہین

یاد کروگی ہمکو حب اوٹھجائینگی ہم دنیا سی / ملتی کبہی تقدیر سی ایسی ناز اوٹھانی والی ہین

اپنا ہنسا رونا ہی موقوف اونہین کی باتون پر / تو ہی ہنسانی والی ہمکو وہی رولانی والی ہین

کسکا منہ ہی روبرو اوسکی جاکر میرا حال کہی / جانتا ہون مین خوب ہین سب باتین بناوالی ہین

سینہ سپر ہو تیغ نگہ سی کون تیری اے عربدہ جو / آنکہ لڑانی والی تیری جان لڑانی والی ہین

بستر گل پر خاک کروگی شب کو بیمار کرم تغافل / آپ ہمیشہ انگار و نپر ہمکو لٹانی والی ہین

دلکی کشش مین کچہ ہی اثر تو کہینچ بولاؤ اونکو ظفر / ورنہ تمہاری بولائی سی یون کب وہ آنی والی ہین

دشت جنون کو جائینگی ہم کل ہی آج مین / ہین کی ہماری خار قدم کل ہی آج مین

کرتی تہی یون تو ظلم ہمیشہ پر آپ سنے / کچہ کچہ کئی تہی تازہ ستم کل ہی آج مین

ردیف نون

٦٩

ہوتا کچھ اس آہ کی تاثیر سی چارہ نہین / کرتی دل کو نشانہ ناوک مژگان یار

جز رضا کو سے قضا کی تیر سی چارہ نہین / دی مریض عشق کو کوئی دوا کیا او طبیب

ہو نا اس بیمار کا اکسیر سے چارہ نہین

تتمہ

[illegible] لطف سی می جام مین

[illegible] وین [illegible] کی بزم مین

[illegible] کے بالین بتی [illegible]

[illegible] کی بزم مین

[illegible] کی دن سی [illegible]

وارد ہی کیا [illegible] گرفتار کی منہ مین

اظہار کری حال سب [illegible] زبان ہو

[illegible] مری زخم [illegible] دل افگار کی منہ مین

[illegible] اوسکی وہ کہ [illegible]

[illegible] ہی اوس آئینہ رخسار کی منہ مین

محرم کی تیری دی جو گرہ یار بند مین

دون ٹہونک میخین غیر کی مین چار بند مین

ہین باغ دلکشا مین ہی انجمن گرفتہ دل

چون اس طرح کہ جیسی گنہگار بند مین

جکڑی سی [illegible] کفر و دین زلفین [illegible] جب تلک

دو نور ہین گی کافر و دیندار بند مین

بگڑی کو اپنی ہاتہ سی ای ہوشمند باندہ

(ردیف نون)

ستارون مین ہی خط کہکشان یا دیکہ کر مجکو
کرینگا کیا رخ روشن سی اوسکی نور کا دعوی
دل پر داغ کب ہی سینہ پر داغ مین مضطر

لکہی ہی چرخ نی انگشت حیرت اپنی دندان مین
مہ ہالہ نشین تو سنہ تو دال اپنی گریبان مین
کری ہی رقص طاؤس گلستان آ گلستان مین

نہین ہی کوئی شعر اسکا ظفر تشبیہ سی خالی
لکہی ہی یہ غزل تصویر تونی اپنی دیوان مین

مرید قطب دین ہون خاکپائی فخر دین ہون مین
انہین کی فیض سی ہی نام روشن میرا عالم مین
نہ کعبی سی غرض مجکو نہ میخانی سی کچہ مطلب
رہون مین رند میکش پر رہون انکی محبت مین
مجہی تو خانقاہ میکدہ دونو برابر ہین +
یہی عقدہ کشا میری یہی ہین رہنما میری

اگرچہ بادشاہ ہون انکا غلام کمترین ہون مین
وگرنہ یون تو بالکل روسیہ مثل نگین ہون مین
ہمیشہ گستانکی آستانی پر جبین ہون مین
نہین خواہش مجہی یہ صوفی خلوت گزین ہون مین
ولیکن یہ تمنا ہی کہ انکا ہون کہین ہون مین
سمجہنا انکو اپنا حامی دنیا و دین ہون مین

بہادر شاہ میرا نام ہی مشہور عالم مین
ولیکن اے ظفر انکا گدای رہ نشین ہون مین

کیا دانت مصفا ہین مری یار کی منہ مین
جلد آتہین ای رشک مسیحا کہ یہ ہی حال
کیا پانی پیا کسکا ہی خون تیر نی تیرے
طفہ ہی بتا زلف کا ای پنجہ شانہ

و انی سی ہین گویا دُر شہوار کی منہ مین
پانی ہین چوانی تری بیمار کی منہ مین +
سرخی ہی کہ مانند لہو سوفار کی منہ مین
دربچو کہین انگلی نہ سیہ مار کی منہ مین +

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

کیا ہو جسکو کہ بازار عشق مین سودا
اوسی سے پوچھیے سود و زیان کی باتین

کہی ہی ضعف سی کچہ اس طرح نہین آتے
سمجہ مین اپنی تری ناتوان کی باتین +

نہین ہے قتل ہی کرنی یہ امتحان وفا
کہ اور بہی ہین بہت امتحان کی باتین +

وہ گالیان ہی سناتا ہی ای ظفر لیکن
مجہی خوش آتی ہین اوس بدزبان کی باتین

نہ وہ زمین کی نہ ہی آسمان کی پردی مین
اگرچہ جلوہ نما دو جہان کی پردی مین

بدل رہا ہی وہ باغ جہان مین کیا کیا رنگ
ہمیشہ دیکہو بہار و خزان کی پردی مین

چہپی ہی پردی مین کب وہ نگین پردہ نشین
شگاف سیکڑون ہین ہر مکان کی پردی مین

دوئی کا پردہ اوٹہا دل سی اور آنکہ سی دیکہ
خدا کی نور کو حسن بتان کے پردی مین

کسی ہی یاد سوا اوسکی تاک جہانک ایسے
کہ چاک پردہ دل سی وہ جہانکی پردی مین

کری ہی چشم کی منظر مین رنگ رنگینیان وہ
چہپا ہوا مژہ خون چکان کی پردی مین

ظفر رہے اوسی در پردہ دل مین کیا عاشق
چہپائی ماہ کو کیونکر کتان کی پردی مین +

اگر کام تیرا وہم سے بہٹکاؤ پر بہنین
تیری لٹی الگ کسی اٹکاؤ پر بہنین

جہٹکی ہی جب وہ ہاتہ تو کیا کیا ہمارا دل
جہٹکی اوٹہا تا ہاتہ کی جہٹکاؤ پر بہنین

چوری سی دل کی باندہ ہو نہ اولجہاؤ ریت مین
مشکین بلا سی کہنیچ دو لٹکاؤ پر بہنین

دیسی بلائین لون تیری ہاتہو سنی لوٹن لون
کچہ پیارا انگلیون ہی چٹکاؤ پر بہنین

دین کیا ہی بلکہ دیکھی ایمان بھی نہین	زاہد بہ بیت خدا کی قسم ایسی تشخص ہین

آزردہ ہون عدو کی جو کہنی پہ ای ظفر
نی ایسی تشخص وہ ہین نہ ہم ایسی تشخص ہین

ردیف نون

جو تو کہتا ہی پردی مین وہ وہم طناز سنتی ہین	معبسر دیکھنا تیر اکمان آواز سنتی ہین
تری کوچی مین جو ریسی بھی ہین تو انہین آ سکتا	کہ کھٹکا پاؤن کا تیری خلل انداز سنتی ہین
دم آنکھو نہین وہ ہی ای نہ آئی دیکھی کیا ہو	کہ جسکی دم مین ہم آئی اوسی دمساز سنتی ہین
اوسی ہمراز شاید جانکر ہی تو سنادینا	جو تجھسی کہتی ہین وہ غیر سی ہمراز سنتی ہین
دل مردہ ہمارا ہو اگر زندہ عجب کیا ہے	مسیحا کا سا ہم لب مین تیری اعجاز سنتی ہین
یہی انعام شاید ناز برداری کا ہی اپنے	تری جو گالیان ہم ای سراپاناز سنتی ہین
خوشی سی ایک ہوجاتی ہی اونکو عید قربان کی	نوید قتل ہی جب تیری جانباز سنتی ہین
تسلی ہمکو ہوجاتی ہی جب دم غیر کی منہ سی	شکایت ہم تری ای دلبر طناز سنتی ہین

کنارہ بیٹھ کر اونکو سنا تو مدعا اپنا
سر محفل ظفر کہتا ہی کیا غماز سنتی ہین

مری اور غیر کی کیا منہ سی جام لگاتی ہین	وہ آگ کا سہ مین پانی غیر پر کی کو پلاتی ہین
لگائی عشق وہ آگ دل مین بجھ نہین سکتی	وفور اشک سی ہر چند ہم دریا بہاتی ہین
دکھاتی ہین دل پر داغ جب ہم چارہ سازونکو	ہماری داغ دل کیا کیا ہمین آنکھین دکھاتی ہین
نہین معلوم ہوتا کیا صبا نے کان مین گل کے	چمن مین جو غنچی چپکی چپکی مسکراتی ہین

بقیہ

[illegible]

ہماری اونکی محبت کے کچہ پوچھو ڈہنگ
کہ ہم وفا مین ہین سرگرم وہ جفا مین ہین

جنون کے ہاتہ سی دو چار تار ہی باقی
نہ جیب مین ہین نہ دامن قبا مین ہین

مزا ہی آج اگر اونسی ہاتہ پاے ہمو
لگا رہی وہ حنا اپنی دست و پا مین ہین

پڑی ہی کوچہ مین ہون دفن تیری کشتہ ناز
یہ سمجہی جاتی ہی وہ اپنی خون بہا مین ہین

کرینگی پارہ کو کیا کشتہ یہ ہوس خاک
کہ آپ کشتہ تمنای کیمیا مین ہین

جو اپنی دل مین جگہ دیتی ہین بتون کو ظفر
بناتی بتکدہ وہ خانۂ خدا مین ہین

ردیف النون

فدا پروانہ سان جان و سر ہم جا بجا کرتی ہین
اگرچہ پر نہین پر شوق مین پرواز کرتی ہین

ستم پر ہنہین یہ دلبر طناز کرتی ہین
ستم کا ظاہرا پروا ہی لیکن ناز کرتی ہین

تمہاری گہر مین شب کو کسطرح ہم آئین چوری سی
کہ چوکیدار کھٹکا سنتی ہی آواز کرتی ہین

جو کہتا تہا وہی کہتا رہا منصور سولی پر
کہ کہہ کر حرف حق انکار کب سرباز کرتی ہین

ہم اوسمین آپ ہو جاتی ہین گم انداز سی ہم
نظر مین جب کمر کا یار کی انداز کرتی ہین

جو میری درد دل کا چارہ ساز آتا ہی کوئی
تو سازش اوس سی پہلی طالع ناساز کرتی ہین

وہ عالی ظرف ہین جو پیتی ہی صہبای الفت ہین
نہ پردہ فاش کرتی ہین نہ افشا راز کرتی ہین

الہی خیر کیجو آج اوس کان ملاحت سی
پہر آکر دمبدم سرگوشیان غماز کرتی ہین

ظفر کیا کام ہی مستون کو زاہد کی وظیفہ سی
وہ اپنا ورد شعر حافظ شیراز کرتی ہین

[illegible]

کیا کیا سخنوروں کی ہر تنگ قافیون مین
ان عمر یونہین گذری وعدہ خلافیون مین
وعدہ خلاف اتو وعدہ کہین وفا کر
باسینہ چاکیون مین بادل شگافیون مین
فرقان کی ہری صحرائی مین ہم نہ کہ
جو یار ہی ہمارا اگلین وہ غلافیون مین
وہ خوش غلاف نیچی ہی اتنی قہر کا
عالم نہ ہم کی اہی ہمسی ہا خلافیون مین
اپنی پرش دیکہین کسطرح وہ ستم‌گر
تمت

نامین ظفر غزل وہ گر اپنے قافیون مین
دو ہم تجلی بنسی بنسی ہی نت جلسی سی ہین
کچہ جگنون مین نیا عجب چٹکلی سی ہین
کیا گرمی نشاط ہی گلشن مین ای نسیم
سبز قبای گل نظر آتی کہلی سی ہین
مدت تلک کبھی رہے ہر چیز اور سی
ہم دیکھتی ہین کہ وہ اودہر کو دلی سی ہین
ہی موتیون کی ڈہیر سی کیا ہم ہجوم اشک

پھرتی ہین خاک اڑاتی ہوی مانند صبا	عمر ہم خاک بسر خاک بسر کرتی ہین +
کیون نہ قربان ہو کہ انداز تیری تیرون کے	واہ کیا چھتی ہی دل مین مری اگر کرتی ہین
دیکھو ای غنچہ اس باغ مین خندان ہوکر	ہنستی ہی گلشن ہستی سی سفر کرتی ہین
دل پہ جو گذری ہی ہو جای ہی تجکو معلوم	قاصد اشک مری اگی خبر کرتی ہین
دیکہ تو ہجر کی شب کیونکہ تری سوختہ جان	شمع کی طرح سی رو رو کی سحر کرتی ہین

ای ظفر ہمکو اودہر وہی نظر آتا ہی
ہم نظر اوسکی تصور مین جدہر کرتی ہین

پیامون مین کہلی انکار کی تقریرین ہوتی ہین	خطون مین تکلم اقرار کی تحریرین ہوتی ہین
وہی ہوتا ہی جو ہوتا ہی انسان کی مقدر مین	موافق دوستو تقدیر کی تدبیرین ہوتی ہین
تھو حیران اگر عالم مین ہر صورت علیحدہ ہی	مرقع مین ہزارون رنگ کی تصویرین ہوتی ہین
نہ ڈھونڈ ہو پایداری دیکھو دنیا کی عمارت مین	کہ بے بنیاد دنیا کی غافلو تعمیرین ہوتی ہین
ہوا کیا گر ہنسا گل کا جگر فرہاد بلبل سی	کہ عاشق کی تو باتون مین بڑی تاثیرین ہوتی ہین
کہان ہی دل مین گنجایش تری تیغ دو ابرو کی	میان کب ایک میان مین دو شمشیرین ہوتی ہین

خدا جنکو بزرگی ای ظفر دیتا ہی عالم مین
تو اونکو خود بخود تعظیمین اور توقیرین ہوتی ہین

ناصحا فیونسی دل کی بات صاف صافیون مین	چھنتی ہی ہمسی اونسی کیا بر خلافیون مین
حق جہ بین ای شاعکی تو رہنی دی میری دلکو	ای ستانہ مدتونسی ہی یہ معافیون مین

ردیف ن ۷۴

جا بجا ہی جو اسی رنگ کی یہ بیر آنکہ مین
دریا ہی اشک بین ہی اور وسعت اسی بیر آنکہ مین
دقت کہ بین [illegible] آنکہ مین
زندان مین ہو [illegible] سی ہین
باز کہی جنون [illegible] عشق کی
سب ناشنفون کی [illegible]
دل [illegible] گلشن مین
ان مین [illegible]

[illegible]

اگر دیتا ہی اپنی تیغ کو وہان آب وہ قاتل
جو تجھسی آشنا ہین وہ تیری چاہ زنخدان ہین
تمھاری محو صورت صورتِ تصویر حیران ہین

تو جا نثار محبت جان سی یہان ہاتھ دہوتی ہین
نہین دل کو ڈبوتی پر نصیب انکو ڈبوتی ہین
نہ کہتی ہین نہ سنتی ہین نہ ہنستی ہین نہ روتی ہین

وہ اپنی جنبشِ مژگان دکھا کر ای ظفر ہمکو
جگر مین اور دل مین سیکڑون نشتر چبھوتی ہین

رہین گی سب ہی عاشق غم و حسرت مین جتنی ہین
ہوئی گلہای نرگس تجھسی کیو ہمچشم گلشن مین
بریرو دیکھنی والی تری اس روی زیبا کی
بناؤ کون ہی ہشیار میخانہ مین دنیا کی
جفای کون سہی دوستی ای بیوفا تجھکو
دکھاتی ہین مجھی ای ماہ بی مہر سب آنکھین
ہزارون ہین سر عاشق نہوگا پر کوئی اتنا

پھر نہ نکلی دن مصیبت کی یو ہین قسمت مین جتنی ہین
کہ ہین آنکھین جھکائی سب وہ اس خجلت مین جتنی ہین
مثالِ آئینہ ہین عالم حیرت مین جتنی ہین
پڑی بیہوش ہین مست غفلت مین جتنی ہین
مری سب دشمن جان ہین تری صحبت مین جتنی ہین
ستارہ آسمان شب فرقت مین جتنی ہین
ہوئی رسوای عالم ہم سر الفت مین جتنی ہین

ظفر ہین ایک مدت سی پھر شکوی سے گرد لمین
کرون گا مین کبھی اونسی بیان خلوت مین جتنی ہین

جگر پر زخم یون پہلی مین زخم نو کی لگتی ہین
لگی ہی جنکو تو بزم جہان مین شمع و یون کی
لئی دو چار بو سی اوسکی حسب مدعی کہا او

کہ اک کی جای نو اور نو پر اسکی لگتی ہین
تو جلتی مثل پروانہ وہ ساتہ اسکی لگتی ہین
دی جای کہا نتک کوئی تمکو ہو کی لگتی ہین

ردیف نون ۷۵

ای ظفر ...

تنگ ہری ... [illegible]

[illegible]

جبکہ وہ جنبش مژگان مین دکھاتی ہین
خاک اوڑاتی ہوئی پھرتے ہین بگولی کیطرح

ایک پل مین وہ جہان زیروزبر کرتے ہین
عمر کیا خاک بسر خاک بسر کرتے ہین

ای ظفر یہ تیری اشعار ہین یا نالہ زار
کیا بلا ہین کہ جو یون دل مین اثر کرتی ہین

مسی مالیدہ جو دندان پہ نظر کرتی ہین
رو دی کیون تیغ پہ قاتل کی رشک خونریزے
دل مضطر نہین اکیسر گردون سے مرتا
وہ یہ کہتی ہین کہ ہم خلد برین سی گذرے
جوشش گریہ سی ہنہین اشک اوچہل کر گرتی
روز روشن روی مصفا ہی ترا مشن نظر
سوزش دل کو مین کیا خاک بجہاتی میرے
آتش عشق سی اوڑ جائین سمندر کے حواس

ہم آئینہ مین وہ شام و سحر کرتے ہین
موت پہ خندہ مری زخم جگر کرتے ہین
کیا ہوا پارہ کو کشتہ وہ اگر کرتے ہین
حور وش جو تیری کوچہ سی گذر کرتے ہین
یہ گرہ باز کبوتر ہین کمر کرتے ہین
شغل آئینہ یہ ہم آٹہ پہر کرتے ہین
مجکو رسوای جہان دیدۂ تر کرتے ہین
یہ ہمین ہین کہ جو اس آگ مین گہر کرتی ہین

اسقدر ہمسی خفا ہین کہ بجز خط غبار
وہ رقم خط بہی نہین ہمکو ظفر کرتے ہین

تیری کوچہ مین نہین بی لاگ آئی ہمتو ہین
ہوسکی گیسو کہتی ہین وسی کہ تو اب پیچ کہا
وادی مجنون کی دیتی خاک اوڑا پر تا بلک

لاگ پر دشمن کے بہاگا بہاگ آئی ہمتو ہین
تیری چتون نہی کالی ناگ آئی ہمتو ہین
توسن وحشت کی کہینچے باگ آئی ہمتو ہین

قابو مین اپنی ہو کے ... آگئی تو ہین
[illegible]

ردیف نون ۷۶

[illegible]

گیا منزل پہ سارا قافلہ اور راہ غربت میں
ہم آواز جرس کی طرح سے تنہا بھٹکتے ہیں

کرے ہے گرمجوشی غیر سے جس دم وہ آتش خو
تو میرے دل میں کیا کیا شعلۂ حسرت بھڑکتے ہیں

ہمارے دوستونکو دشمن اوسکے در پر ہیں دھمکاتے
ابھی معلوم ہوتی ہے اگر ہم جا دھمکتے ہیں

اگر نہ عشق میں سرسبز ہوئے ہم سوکھ کر کانٹا
نظر میں ناتوان ہمنونکی پر انگل کھٹکتے ہیں

سبب کچھ اس خموشی میں ہی ہے اے ظفر ورنہ
زبان منہ میں ہمارے بھی ہے ہم بھی بول سکتے ہیں

شب کو ہم جاہیں اونکے گشت کی چلی جاتی تو ہیں
اونکی گھر والونکو کچھ کھٹکے چلی جاتی تو ہیں

کوئی ڈنکا یاد کیونکر زلف کی لٹ کو ہمیں +
خود بخود دل سیکڑوں لٹکی چلی جاتی تو ہیں

جاتی گو سرپٹ سمند ناز تیرا شہسوار +
ساتھ اوسکی ہم بھی سر ٹپکی چلی جاتی تو ہیں

کوچہ ہے قاتل کا وہ جسمانو کو جی کھٹیں +
متصل ہم اوسکی چوکھٹ کی چلی جاتی تو ہیں

توان کہتا ہے کہ ہی خوار روئے تو ہمی ہی کے
اور گھر اونکی سہری ٹھٹکی چلی جاتی تو ہیں

مفرت دل زلف کی کوچہ میں دست شانہ سے
کیا ہوا کھاتی ہیں گر جھٹکی چلی جاتی تو ہیں

الگ رہیگا کچھ نکچھ لگا کسدن اے ظفر
ٹھور کچھ اونسے لگاوٹ کی چلی جاتی تو ہیں +

نہ ہم کچھ منسلکی سیکھی ہیں نہ ہم کچھ رو کی سیکھی ہیں
جو کچھ تھوڑا سا سیکھی ہیں کسیکی ہوسکے سیکھی ہیں

کسیکو کیا اگرچہ کھو کی سیکھی ہم فن الفت
نہیں سیکھی کسیکا کھو کی اپنا کھو کی سیکھی ہیں

نہ تھے آگاہ ہم اس کشت کاری سے محبت کے
زمین دل میں بنی تخم الفت بو کی سیکھی ہیں

ہم کسی گل کی عشق مین نالان + صبر ہی اوسنکے سفا سلے باہم	روش عندلیب رہتے ہین کیا کہون کچہ عجیب رہتے ہین

ہون وہ تنہا تو کچہ کہون مین ظفر
ساتہ اوسنکے رقیب رہتی ہین

آنکہ اوسکی روزن در سی لگا بیٹہی تو ہین	وہ نظر آوی نہ آوی جی جلا سب بیٹہی تو ہین
دیکہیی اوٹہتی ہین مرمٹتی ہین کیا کرتی ہین ہم	جنکی اوس کوچہ مین مثل نقش پا بیٹہی تو ہین
دور ہی ہمکو کہڑی ہونی نہ دیتا وہ کبھی	ای تصور تیری دولت پاس جا بیٹہی تو ہین
دیکہیی کیونکر جمال یار کی آتی ہی تاب	ہم دوئی کا بیچ سی پردہ اوٹہا بیٹہی تو ہین
قصہ مضمون کی کیا خواہش کرین اسکے و ورق	ہم تری کوچہ مین گہر اپنا بنا بیٹہی تو ہین
دیکہیی کسدن اوٹہائی وہ ستم سی اپنا ہاتہ	ہم اوٹہائی اسلئی دست دعا بیٹہی تو ہین
ہو تہو تعظیم پر دل اگر ہم مضطرب	بارہا اوٹہی تو ہین اور بارہا بیٹہی تو ہین
دیکہیی صورت صنم کی دیکہنی کب ہو نصیب	ہم صنم خانہ کی در پر ای خدا بیٹہی تو ہین

پوچہتی ہو تم ظفر کو یہان وہ ہی یا نہین
بندہ پرور آپ اونہین کہتی ہین گنہا بیٹہی تو ہین

جو پہلی تہی یار اپنی اب اونکو گمان ڈہونڈہتی ہین	باقی ہی نشان کسکا ہم کسکا نشان ڈہونڈہتی ہین
جب دم کی ٹہہرنی کا دم بہر نہ ٹہکانا ہو	نادان ہین جو رہنی کا یہان اپنا مکان ڈہونڈہتی ہین
سمجہین ہر اگر غافل جو بندہ و بابندہ	ناتہ آئی وہی انکی جس شی کو یہان ڈہونڈہتی ہین

ضمیمہ

جاب جلوہ و ایجاد ان بودی [illegible]
بیتین دہ کوئی حال تو ... [illegible]
ہین بسمل ہیں ... [illegible]
ظفر تشنئی غزل جو ایسی [illegible]
کعوان وہان ... [illegible]
ادہ تینی ہمیں ... [illegible]
ہیں کہ ... [illegible]
دیکہو اوس ... [illegible]

	ہو برا اوسکا کہ جو دالین لڑائی آنکر بی سبب دیتے ہیں اور ظفر کی بیچ میں	

تمہارے ہی کچہ مریض غم نہ کہتی ہیں نہ سنتی ہیں	پڑی بستر پہ ہیں بیدار نہ کہتی ہیں نہ سنتی ہیں
مثال آئینہ کیا جانی کسکی دیکہکر صورت	ہوئی یہ محو حیرت ہم نہ کہتی نہ سنتی ہیں
اوٹھاتی ہیں یہ ہیں طوفان کیا کیا آشنا آکر ہم	پڑی چپ ہیں بچشم نم نہ کہتی ہیں نہ سنتی ہیں
ہم اپنی کہہ نہیں سکتی کسیکی سن نہیں سکتی	ہی اب سکتی کا سا عالم نہ کہتی ہیں نہ سنتی ہیں
وہ جب ملتی تہی مجہسی کچہ مقرر کہتی سنتی تہے	بر اتنو ایسی ہیں بر ہم نہ کہتی ہیں نہ سنتی ہیں
یہاں تو کہتی ہیں لانگی ہم کچہ ویسکو کہ سن کی	وہاں جاکر مری ہمدم نہ کہتی ہیں نہ سنتی ہیں

	ظفر آنکھوں ہی آنکھوں میں باتیں اونکی ہوتی کبھی ظاہر میں کچہ باہم نہ کہتی ہیں نہ سنتی ہیں	

قمار عشق میں دیکھا جو کامل ہیں تو ایسی ہیں	کہ جان پر کہیلتی ای حضرت دل ہیں تو ایسی ہیں
برنگ شمع تم کرتی ہو میری محفل افروزی	تمہیں سے روشنی ہی زیب محفل ہیں تو ایسی ہیں
کسیکی عقل پر کرتی نہیں یہ عشق بازی ہم	جو ناداں ہیں تو ایسی ہیں جو عاقل ہیں تو ایسی ہیں
جہان میں اور رہی ہیں خوبرو سفاک و عاشق کش	مگر میری گشتہ سے قاتل ہیں تو ایسی ہیں
کسیکا دل جو لیتا ہی کوئی ہی دل وہی کرتا	مرا دل لیکی رکہتی مجکو بیدل ہیں تو ایسی ہیں
کری ہیں صید افگن فریب یورا صید کو اپنی	نگاہ اک چہوڑ دیتی نیم بسمل ہیں تو ایسی ہیں
یہ رستہ عشق کا طی حضرت دل کیونکہ ہو تم سے	کہ اس منزل میں سے آ منزل ہیں تو ایسی ہیں

بہوجل لالہ کی ... [illegible]
دیکہا اوس گل عارض ... عشق ... [illegible]
ناک کردی کہیں ای عشق ... [illegible]
دیکہ ... شعلہ ... [illegible]
کرم نظارہ ہیں ہیں اوس ... [illegible]
گردیاں بال و ... [illegible]
آتش ... جان ... [illegible]
عاشق سوختہ جاں ... [illegible]
فرق ... [illegible]

ضمیمہ ۷۹

ہے گھر میں کیا لائی کی چراغ اونکی ظفر [illegible]
پہری دماغ میں کس زلف پرشکن کی بو
کہ خوش نما ہی ہمیں نافہ ختن کی بو
لگا یاسمنی جو اوس نے ... چمن کو رنگ
بدن میں ... نسرین و نسترن کی بو
چمن دو ... [illegible]
کہ بہوجی اور کی ... [illegible]
عرق فشاں ... جبین کی بو
[illegible]

کل کہاون [illegible] رشک [illegible]

[illegible] دل عشاق کو جا [illegible]

[illegible] درکار ہیون بار [illegible]

[illegible] قامت [illegible]

لا [illegible] کو [illegible] رنگکی [illegible]

مین آپ بہیرتا ہون اپنی حلق پر خنجر
جہری اوٹہالو تم اپنی مری گلو سے ہٹو

وہ مثل کوہ گران بار تم ہو حضرت عشق
کہ لی کسو سی ٹلو اور سے لیے کسو سے ہٹو

شہید ناز کی ہر زخم سی ہی خون جاری
تمہارا تر ہو نہ دامن کہین لہو سے ہٹو

مراد عشق مین عاشق کی نامرادی ہی
اوٹہاؤ حضرت دل ہاتہ آرزو سے ہٹو

جو پیش آئی وہ ہستو کرم ہی ساقی کا
نہ پہیر و جام سی منہ اور نہ تم سبو سے ہٹو

ظفر یقین ہی اگرچہ زمین بہی اوٹہ جاوی
کبہی نہ عشق کی میدان مین تم عدو سے ہٹو

چشم مین اوسکا تصور اہی نظر آنی تو دو
دو ہی نظرون مین ہنگا دیہان جم جانی تو دو

پنجۂ مژگان سی اسیر پاس ہین شانی تو دو
پر کبہی تم دونو زلفین اپنی سلجہانی تو دو

قاصدا ان اشک کو روکو نہ ای آنکہون بہی
دیکہین لاتی ہین خبر کیا دل کی یہ لانی تو دو

دیکہنا ہو گی جو برپا قیامت سر بسر
جلوۂ قامت چمن مین اوسکو دکہلانی تو دو

ہمری سمجہانی کو آئی حضرت ناصح ہین آج
دیکہی کیا مجکو سمجہاتی ہین سمجہانی تو دو

ہین بہت وحشت زدی اک مین اور اک قیس
ہو گئی ہین شہرۂ آفاق دیوانی تو دو

ہمدمو ہر شعلہ بازی دیکہنا اس آہ کے
عشق کو دل مین ہماری آگ بہڑکانی تو دو

پوچہتی کیا ہو ابہی دل سی محبت کا مزا
زخم شمشیر ستم اسکو ابہی کہانی تو دو

دیکہو اوس ناقدردان کو دو نہ دل اپنا ظفر
قدر وہ دل کی تمہاری کچہ اگر جانی تو دو

ہین ہمیشہ ترف بادہ جو میخانہ مین مست
زاہد نہین گر بادہ لی دستار مین جن دو

عاشق ہین بہت آپکے لیکن کوئی مجہسا
جب جانون کہ تم ایک ہی دو چار مین دو

کرتا ہی ستارون کو جو شرمندہ وہ افشان
ماتہی پہ ظفر اوسکی شب تار مین جن دو

یار سفر کا کچہ سروسامان تو کر دو
جانان کہان ہی تمکو ذرا دہیان [illegible]

پہر دیکہنا کتنی پریشان ہو [illegible] مین دل [illegible]

ردیف واو

۸۰

[illegible]

اور سودا ہوگا افزون باد آئیگی وہ زلف
میری آنکھون سی تصور تیرا جاتا ہی نہین

ای کمان ابرو نکو تاکیون ہے تو بی نوا سے
کاٹ کر رکھدون سر اپنا آپ مرضی ہی تیری

خاکساری کی بدولت خاک کی جیکی سیم کم
گر اثر دل مین ہو اوسکی تو تیر جاسے ہیے

بات ہی مجکو نہین آئیگی اوسکی سامنے

لاؤ مت آہنگر و زنجیر میرے روبرو
رہتی ہی ہر دم تری تصویر میری روبرو

دلپہ مارا ہی نگہ کا تیر میرے روبرو
تو نی رکھدی لا کی جو شمشیر میرے روبرو

ہی ہوس تو تو یہ وہ اکسیر میرے روبرو
دم نہ مارے آہ بی تاثیر میرے روبرو

ہم نشین کرتا ہے تو تقریر میرے روبرو

ہی مظفر جب سی مجھی اوس رخ نو خط کا خیال
ایک قران ہے مع تفسیر میرے روبرو

کسکی ہی تصویر زلف اوای شامت روبرو
ٹھوکرون سی ہی اڑا دی وہ خرام ناز سے

جو میرا احوال ہی اپنی زبان سی مین کہون
اپنی آنکھون مین جگہ کیونکر تصور کو نہ دون

تس لب شیرین کا ہون یارب شہید تشنہ کام
کرتی ہو غائب مین کیون ہر لکھہ تم غیر سے

تاب نظارہ کہان ہے دیدہ پر آب کو +
جب سی دل اوس آفت جان کو دیا ای ہمنشین

روز ہی روز سیاہ و شام غربت روبرو
اوسکی قامت کی جو آجای قیامت روبرو

کربلا ہیجان مجھے وہ وقت فرصت روبرو
رہتی ہی کسکی بدولت اوسکی صورت روبرو

جو لئی حورین گھرین مین جام شربت روبرو
جو تمہین کرتی ہو کر لیجی شکایت روبرو

ابھی جای گرچہ وہ خورشید طلعت روبرو
موت ہی سر پر کھڑی اور روز آفت روبرو

ولہ

ولہ

جی دہڑکتا ہی نزاکت سی تمہاری دیکہو
اپنی تم گردن نازک مین نہ ہیکل ڈالو

صندلی اوسکا سنگہا دو عرق چین مجکو
نہ دواؤن مین طبیبو مری صندل ڈالو

اپنی تم جنبش ابرو نہ دکہاؤ مجکو
کشور دل مین مری دیکہو نہ ہلچل ڈالو

جسطرح غنچہ کو مل ڈالتی ہو چٹکی مین
مجکو ڈر ہی کہ یون ہی ان نہ کہین مل ڈالو

کشتۂ ناز کرین شور قیامت برپا
سایۂ قامت اگر تم سر مقتل ڈالو

عشق کہتا ہی ہمین کر تو فقیرانہ لباس
تم گلی مین کفنی دوش پہ کمبل ڈالو

گردن دل مین مری طوق گرفتاری تم
نہ بجز حلقۂ گیسوی مسلسل ڈالو

کچہ ہی ہو جائی قدم پہر نہ ہٹی وہانسی ظفر
پاؤن ہر کام مین تم سوچ کی اول ڈالو

سرمی کی اپنی چشم مین تحریر کہینچ لو
ہیری تو قتل کو ہی شمشیر کہینچ لو

گر مرغ دل کو دام مین ہو کہینچنا تمہین
دکہلا کی اپنی زلف گرہ گیر کہینچلو

تم وہ نہین کہ کہینچلو ظلم و ستم سی ہاتہہ
جبتک نہ روح عاشق دلگیر کہینچلو

تم ای مصورو مری صورت کو دیکہکر
مجنون کی کہینچتی ہو جو تصویر کہینچلو

کہنچتے ہی تیر سینہ سی جائیگا دم نکل
ایسا نہو کہ تم کہین یہ تیر کہینچ لو

صفحہ ہی لوح حضرت دل جستک آہ کی
دو چار اور نالۂ شبگیر کہینچ لو

منظور کہینچنا ہی گر اپنی طرف مجہی
کیون کہینچنی مین کرتی ہو تاخیر کہینچ لو

کہنچتی ہین تمہاری طرف جسکو چاہو تم
گردن مین اوسکی ڈال کی زنجیر کہینچ لو

سپاہی تم اگر بالفرض اپنی تل سی ہو ڈالو
بجا ست سی ظفر دنیا کی رہنا پاک بہتر ہی
بلا سی گرچہ دہولی جای یہ کل سی ہو ڈالو

ردیف واو ۸۲۰

نہین ہی اعتبار اونکا وہ ہین کہکر مکر جاتے
نوشتے اونکی باتونکی ظفر تم لکہلے لو

جاؤ اوس بن اگر آرام نہین تم جانو
حضرت دل ہمین کچہ کام نہین تم جانو

چڑہتی نظرون مین ہو لگ جائی کسو کی نہ نظر
بیٹہنا خوب لب بام نہین تم جانو

طلب بوسہ پہ کہتی ہو کہ دینگی گالی
بات تو قابل دشنام نہین تم جانو

قتل کرتا ہی ترا نازسی کہتا ساقی
کوئی پیتی ہو پیو جام نہین تم جانو

دل تو موجود ہی کرنا ہو جو سودا منظور
گرہ زلف مین گر دام نہین تم جانو

ابتدا ہی مین ترے ڈہنگ جتاتی ہین ہمین
عشق کا جانتی انجام نہین تم جانو

میکشو جان جلادی گی کہ ساقی کی بغیر
ہی یہ آتش مئی گلفام نہین تم جانو

قاصدو مین نہ کرون منع نہ تمکو بہیجون
مجہسی ولسی خط و پیغام نہین تم جانو

تم مسلمان ہو ظفر خوب نہین عشق بتان
اور اگر یہ ہی تو اسلام نہین تم جانو

کہتا ہی کون سوال مکان پہ جبین نہ لو
پر جب تلک نہ لو مری گہر کی قرین نہ لو

سودا گلی پڑیگا نہین دل مین سمجہتی
خواہش اگر ہی لو تمہین خواہش نہین نہ لو

ڈر ہی یہی کہ حضرت دل تم ہو مضطرب
کروٹ پڑی پڑی کوئی زیر زمین نہ لو

قابل تمہاری نام کی ہی نگین دل
افسوس ہی مجہی کہ تم ایسا نگین نہ لو

ممکن نہین کہ لو دل و جان سوال ای تو
روکس مین جبتلک کہ تم ایمان و دین نہ لو

ردیف واو ۸۳

گوری گوری ہین وہ اوس شوخ پری کی بانو
چشم پر چہوی تری سرمہ کا دنبالہ نش
اور مژگان دراز اوسکی ہین برچہی کی بانو
سنگ لاخ ایسی ظفر کی ہی زمین پہ ہمتی
جو قدم اسمین رکہی گا وہ تری جہوکی بانو
[illegible]

ایسا ہو جو راکی وہ لیجاتی ای ظفر
بنتی ہو اپنی دل کی نگہبان تو ہو

وہاں کینہ ہو جفا ہو یہ ہو اور نہ ہی ہو اور کچھ نہ ہو — یہاں محبت ہو وفا ہو یہ ہو اور وہ بھی ہو اور کچھ نہ ہو

ہو بہلی قسمت تو نی کچھ فکر و تدبیر جو چاہا سو ہو — اور نصیبہ گر برا ہو تو نہ یہ ہو اور وہ بھی ہو اور کچھ نہ ہو

جو تمہاری نرگس بیمار ہو اوس کے لئی — اور دارو ہو دعا ہو یہ ہو نہ وہ ہو اور کچھ نہ ہو

یہ ستم کیا ہی کہ ای قاتل ہمارے قتل کو خنجر نہ کف — تیر غمزہ ہو ادا ہو یہ نہ ہو اور وہ بھی ہو اور کچھ نہ ہو

ہو کی خاک پا شاد دنیا جیسی خطلی ہو ہوسا — خاک رہ ہو نہ کیا یہ ہو نہ ہو اور وہ ہو اور کچھ نہ ہو

نہ ہی جیسکی ہو وہ قصا دل کہاں تک ہیں — پارسائی بی ریا ہو یہ نہ ہو اور وہ بھی ہو اور کچھ نہ ہو

ای نصیبہ اک ویرانہ ہو بتا ہی کیوں کیا فائدہ — بی عنایت اوسکی کیا ہو یہ نہ ہو اور وہ بھی ہو اور کچھ نہ ہو

بیوں ہوں اور کچھ غم اور اوسمیں بھلا ہیکو ہی تم — ہو ہی آفت اور بلا ہو یہ نہ ہو اور وہ بھی ہو اور کچھ نہ ہو

وصل میں کچھ نہ کچھ دہڑکا کہنکا رہی ہی ای ظفر کچھ ایسا نہ ہو
یار ہو گوشہ جدا ہو یہ بھی ہو اور وہ بھی ہو اور کچھ نہ ہو

ہو رہائی یا نہ ہو زلف دوتا سی کچھ ہی ہو — جا پہنسا دل تو بلا میں اب بلا سی کچھ ہی ہو

ہو گئی جسوقت ای سفاک ہم سینہ سپر — منہ نہ موڑینگی تیری تیغ جفا سی کچھ ہی ہو

وہ ترش ابرو ہو یا ہو تیغ گو سر ہنکو آج — بوسہ اک لینا لب شیرین آدا سی کچھ ہی ہو

ظلم ہو یا ہو جفا اوس بیوفا کی ہاتہ سی — ہاتہ اوٹھانی کی نہیں ہمتو وفا سی کچھ ہی ہو

ناصحا مت بک کی تو کیوں سر پہر آتا ہی عبث — دل نہیں پہرنی کا یہ اوس دلربا سی کچھ ہی ہو

دوستی مجھسی اگر تجکو صنم دل سی ہو
جو ہو قول و قسم اسکی قسم دل سی ہو

کم ہو ظاہر کی ملاقات بلا سی لیکن
جو محبت کہ ہی دل مین وہ نہ کم دل سی ہو

پاس گر ہو نہ وہ آرام دل و جان میرے
دور کسطرح مری رنج و الم دل سی ہو

نہین اک طرز پہ ظلم آپکی ہمتو ہر روز
کرتی پیدا نئی انداز و ستم دل سی ہو

قاصد اشک ادہر ہو نہ روانہ تو نہو
راہ دلکو مگر ای دیدۂ نم دل سی ہو

بندہ الطاف بانی کا نہین ہی قایل
بندہ پرور اگر الطاف و کرم دل سی ہو

دیکھو اس جام جہان بین مین تماشای جہان
پاس تم رکہی ظفر ساغر جم دل سی ہو

اگر عمر اپنے تجہی یاد کم ہو
تو کیا دخل کچہ اوسکی میعاد کم ہو

وہی جانی ہی خوش آخر اس غمکدی سے
جو غمگین زیادہ سے ہے شاد کم ہو

کبھی نور مہ بارہا آسمان پر
پر اوسکا نہ حسن خداداد کم ہو

نہین پایدار اپنی تعمیر ہستے
کہ ٹھہری وہ کیا جسکے بنیاد کم ہو

محبت مین فریاد دل ہی زیادہ
ستم ہی جو تاثیر فریاد کم ہو

نہ کم ہو کبھی جوشش سودا کا میرے
ہزاراب لہو سے افصاد کم ہو

زمانی مین اوس شوخ بیدادگر کی
ظفر کسطرح داد بیداد کم ہو

یہ قصہ وہ نہین تم جسکو قصہ خوان سی سنو
مری فسانۂ غمکو مری زبان سی سنو

ردیف ۸۵

مری جیب او دل جو بہان غارتگر کرتی ہو
کسیکو دل کی پروا نہ کی گردی پڑی مین
نہین یہ بہار چمن کی تم اندر کرتی ہو
پہ گلگیر ان زم سی یہ شمع کبھی
مرا سر کاٹی ہو تم کو دی سر کرتی ہو
مرا زخم جگر تو دم بدم رسنا ہی جراحہ
عبث پہای برابر اسکی مگر کرتی ہو
وہ ہوش کو نہ ہی جسکی زلف ظفر
ظفر کا منہ گل کر چاندنی اکثر کرتی ہو

ردیف واو ۸۶

نالۂ دل کا اثر دل کو ہو تو کیونکر ہو
بیخبر دل کی خبر دل کو ہو تو کیونکر ہو
بیقراری رات بھر دل کو ہو تو کیونکر ہو
زخم کہانی مین محبت کی حلاوت آتی ہی

خاک پہونچی تری کوچی مین سو کی کیا خاک
جب تلک وسکی لگاوٹ نہ صبا سی کچھ ہو

دستگیر اوسکا نہ جبتک ہو ترا دست ستم
ہاتھ کہ تو اون جو شمشیر قضا سی کچھ ہو

تری غمزی نسی یہ پوچھون کہ ہوی ہم سیر آب
یا ابھی اور بھی خون کی مری پیاسی کچھ ہو

کبھی دیتی ہین نگاہین ہی تمہاری پیچھی
کیا ہوا گر نہین تم کہتی حیا سی کچھ ہو

نہین معلوم ظفر اونسی ہوئین کیا باتین
جسکی ملنی ہوی تم آج خفا سی کچھ ہو

نظام خانہ فخر جہان تمہین تو ہو
قیام سلسلہ و خاندان تمہین تو ہو

نہ کیونکہ تمسے ہون ظاہر صفات قطب الدین
خدا رکھی تمہین اونکا نشان تمہین تو ہو

تمہاری در پہ جھکا کر سر ارادت خلق
کہی ہی کعبۂ امن و امان تمہین تو ہو

نثار تمپہ ہین پروانہ سان ہزارون دل
کہ شمع محفل صاحبدلان تمہین تو ہو

تمہاری قوت باطن سی تقویت ہی مجھی
کہ میرا باعث تاب و توان تمہین تو ہو

مجھی ہی تمسی امید اعانت دو جہان
معین میری یہان اور وہان تمہین تو ہو

بغیر آپکی ہو کیونکہ جان و دل کو چین
کہ راحت دل و آرام جان تمہین تو ہو

صفا ہو دل مین تو بہتر ہی وہ کدورت سی
ثنا تمہین کی ہی کرتی بیان تمہین تو ہو

ظفر کی جانسی نصرت تمہین نصیر الدین
کہ اوسکی یار و مددگار ہان تمہین تو ہو

مجھی تم فریب کر کر اپنا جا تو پوچھتی کیون ہو
نہین جچنی کا ہرگز میرا لہو پوچھتی کیون ہو

ردیف واو ۸۷

حضرت دل باندھتی ہو گروہ مضمون کمر
دشت گے کانون سی کہتی ہین مری ابن کے تار
ہی اگر منظور تمکو طائر دل اوڑ نجای
گلشن دنیا نہین جای قیام ای غافلو

چلنی کو سوی عدم اپنی کمر باندھی ہو
سر پہ تو دستار اب تم سر بسر باندھی ہو
اپنی تم تار نظر اپنی پلکی پر باندھی ہو
غنچہ سان تم دوش پہ رخت سفر باندھی ہو

فخر دین و فخر دنیا ہی جو پیش فخر دین
تم ادب سی ہاتھ اپنی ای ظفر باندھی ہو

ہمارا کوچہ جانا نہین جانا ہو تو کیونکر ہو
نہ ہوش اپنا ٹھکانا ہی نہ دل اپنا ٹھکانی ہی
بسر کیا وہان فرشتی کا بھی کیا مقدور ہی مارے
ہنسا دینا نہین مشکل مرا ایسی ولیسی ہو سکتا
اسی رونکو ترے ایام محبت مین بجز آنسو
وہ پہلی ہی تاتی درد سر ہین سامنی اونکی

اگر جانا بھی ہو تو پھر کی آنا ہو تو کیونکر ہو
محبت مین کہین اپنا ٹھکانا ہو تو کیونکر ہو
مرا خط لیکے قاصد گر روانہ ہو تو کیونکر ہو
اگر منظور جب اونکو رولانا ہو تو کیونکر ہو
میسر ای ستمگر آب و دانا ہو تو کیونکر ہو
بیان درد محبت کا فسانا ہو تو کیونکر ہو

ہجوم داغ سینہ مین نہو گر عشق کی دولت
ظفر پھر پاس عاشق کی خزانا ہو تو کیونکر ہو

تم شب وعدہ شام ہی سی مہندی لگانا سیکھی ہو
لاکھون کی دل خون ہوتی ہین روز ہو بسی سی کی
میری دل کو کبھی نشانہ اپنی ناوک مژگان کا

صد داس نگینی کی کیا خوب بہانا سیکھی ہو
پانکا لا کہا تم جو اپنی لب جمانا سیکھی ہو
مین بھی تو ہان دیکھون کیسا تیر لگانا سیکھی ہو

چاک جگر کو میری سیئیگا کون سوا اوس رفو گر کی
واسطی اس بخیی کی سوزن ہو نہو تو یہی ہو

لوگ تو اپنی عقل کو اپنا جانتی ہین یہان رہنما
ہم کہتی ہین اوی نگار رہزن ہو نہو تھی یہ ہی ہو

کیونکہ نہ داغ عشق کو سمجہون اپنا فروغ خانۂ دل
یعنی چراغ اس گہر مین روشن ہو نہ ہوئی تو یہ ہی ہو

یار بنی وہ اوسکی جسکو میرا ہی منظور نگار
ای ظفر اوسی میری ان بن ہو نہ ہوئی تو یہ ہی ہو

بلا سی جاہ و حشم ہو تو ہو نہو تو نہو
نہیں ہی ہمکو بہی غم ہو تو ہو نہو تو نہو

تمہاری کہینچین گے تصویر ہم تصور سے
ہماری پاس قلم ہو تو ہو نہو تو نہو

جو تجکو آنا ہی آ اک دم ای مسیحا دم
تری مریض مین دم ہو تو ہو نہو تو نہو

کیا ہی عہد جو پہلی پہر نہ وہ اوس سے
دوبارہ قول و قسم ہو تو ہو نہو تو نہو

کمی نہ گریہ مین تو کیجیو دیکہہ دیدۂ تر
یہ سوز دل مرا کم ہو تو ہو نہو تو نہو

فقط ہی چشم عنایت پہ زندگی میری
ترے نگاہ کرم ہو تو ہو نہو تو نہو

تمہاری کہوج سی آگاہ ہی دل پامال
زمین پہ نقش قدم ہو تو ہو نہو تو نہو

تری گلی سی کہان جای ناتوان تیرا
روانہ سوی عدم ہو تو ہو نہو تو نہو

ہم اوس صنم کی ہین ای ظفر بلا گردان
نصیب طوف حرم ہو تو ہو نہو تو نہو

کہتا ہی کون تمسی کہ خنجر بکف نہو
پر حق جان نثار محبت تلف نہو

خاطر نشان نہ دل کی ہو ناوک فگن کبہی
جب تک کہ تیری تیر نگہ کا ہدف نہو

[illegible]

اسی سی ہی بار اطرفدار ای ظفر
کوئی اگر نہیں ہی ہماری طرف نہو

اگر ہو دل مین محبت کا داغ اچھا ہو
[illegible] چراغ اچھا ہو

[illegible] نگاہ ای ساقی
کہ جبتک نہ بلب ایاغ اچھا ہو

[illegible] سوز دل کو منظور
کہ ایک سینہ مین پتار باغ اچھا ہو

عدو کو [illegible] ہو کسطرح [illegible]

[illegible]

ردیف الیای تحتی ۸۹

نصیحت کرتی ہو کیون بختہ مغزان جنون کو تم
یہ کیا ای حضرت ناصح خیال خام کرتی ہو

ظفر اوس تند خو سی بوسہ لب مانگتی کیا ہو
مگر اس پردہ مین کوئی طلب دشنام کرتی ہو

جو دل نی میری کہا ہو نہو تو یہ نہین ہو
یقین مجھی بہی ہوا ہو نہو تو یہ نہین ہو

ہوا اوس ابرو پر خم سی ہمکو یہ معلوم
خمیدہ تیغ قضا ہو نہو تو یہ نہین ہو

بہاون کیونکہ نہ انسو کہ وہ مکدر ہی
دل اوسکا مجھسے صفا ہو نہو تو یہ نہین ہو

خیال زلف تیرا جا میری سر کے ساتہ
یہ دفع سر سی بلا ہو نہو تو یہ نہین ہو

فنا سی چاہیی ہو جائین ہم فنا پہلے
نصیب ہمکو بقا ہو نہو تو یہ نہین ہو

عدو جو کہدی مری حق مین گو وہ ہو کہ نہو
کہی وہ ہوش ربا ہو نہو تو یہ نہین ہو

گرہ کو دل کی ہی درکار ناخن ابرو
یہ عقدہ وہ ہی کہ وا ہو نہو تو یہ نہین ہو

مریض عشق ترا کسطرح نہ مانگی موت
کہ جانتا ہی شفا ہو نہو تو یہ نہین ہو

ظفر لگائی سینے سے یار کی تصویر
قرار دل کو ذرا ہو نہو تو یہ نہین ہو

میرا شکوہ جب وہ نہین سُن عدو آیا ہی ہو
چپ رہون کیونکر مجھی بہی گفتگو واجب ہی ہو

جب ہو خلوت کا سکان اور یار ہی مع مہربان
پھر تو کہنی اپنی دل کی آرزو واجب ہی ہو

ای سراپا ناز خاک کشتگان ناز پر
ہون ہمین گل کی طرح مونا ربو واجب ہی ہو

شرط یاری ہی گر ہی حسبجا بسینا یار کا
وہان بہانا اپنا یارو ہمکو لہو واجب ہی ہو

[illegible]

ہو گیا مضمون ترکی مری تاثیر سے
یک قلم کاغذ مری نامہ کا قلم برداشتہ
کس کو برداشت ای کہ عشق مین ہو صلہ
ہو ظفر کی طرح جو رنج و الم برداشتہ
یون ہی کیا جاتی نکالا ہی کہ ہر کاستہ
تیری گلی سی تی سیدہا مری گہر کا رستہ
رکہہ قدم راہ محبت مین سنبہل کر [illegible]

[illegible]

تو غنیمت سمجہ جو کوئے دم کفن اوسکا کبہے نہو میلا دیکہلو آبروے اہل صفا ٹہہرتی اوس رخ مصفا پر اوسکا تیر نگاہ سینے سے	گذری مشل سحر صفائی کی ساتہ جان دے جو لشرع صفائی کی ساتہ ہے مثال گہر صفائی کی ساتہ نہین ہرگز نظر صفائی کی ساتہ جاے ہی کیا گذرہ صفائی کی ساتہ

کیا مقابل ہو خاک آئینہ
اوسکی رخ کی ظفر صفائیکی ساتہ

کیا ملا یا قول پر اوس رونق محفل سی ہاتہ چڑہ بہی جاتی ہین جو ہر سونین کبہی مشکل سی ہاتہ کون کہتاہی نکر تو ذبح پر اسطرح جسے چاہتاہی جیکہ ہو جاے مسیحا وہ پرے غوطی کہای پیچ ہی مین آشنای بحر عشق نہین سکنی کا بیمار محبت کا علاج ہوگا خون مجنون کا دل غیرت سی بند حنا حسرت اوس بسمل پہ دامنگیر ہو جسکی قضا	اوسکی چہوٹہی قول پر دہو بیٹہی آخر دل سی ہاتہ بہاگ جاتی ہین چہوڑ کر اپنا وہ مائل سی ہاتہ ہونٹ آلودہ تری خون ان بسمل سی ہاتہ کوئی آجای عمل ایسا کسی عامل سی ہاتہ مارکر پونچہی نہ اوس ساحل سی ہاتہ ای طبیب اپنا اوٹہا تدبیر لاحاصل سی ہاتہ گر نکالا تونی لیلی پردہ محمل سی ہاتہ اور اوسکا دور ہووے اوس قاتل سی ہاتہ

پونچہی آنسو خاکساروں کی وہ کیا جوے ظفر
دہوی سو سو بار گر بہر جائین عطر گل سی ہاتہ

[illegible]

شمع سی پروانہ ملکر دیکھلو جلجای ہی
جسکا دل آتشکدہ ہو اوسکو آتش کی لئی

سوختہ ہوتا ہی جسکو جای ہوی سوختہ
کیون ہو تحقیق کی تلاش اور جستجوی سوختہ

عاشق دل سوختہ چپ ہی کہی تو خوب ہی
کون سنتا ہی ظفر وہان ہای وہوی سوختہ

خجل ہی دیکھکی ابرو ہلال کیسا کچہ
فلک کی ہمنی ستارے تو کرلیی معلوم

جو دوست تھی وہ ہین دشمن عجب تماشا ہی
مرے زوال سی جانو کمال کو میرے

نہوی کیونکہ گرفتار تار تار مین دل
نہ آئی بہر عیادت جو وہ مسیحا دم

اسیسی جانو کہ ہوگا جمال کیسا کچہ
کہلا نہ یہ کہ ہی اوس رخ کا خال کیسا کچہ

ہوا ہی دیکھو زمانی کا حال کیسا کچہ
زوال ہی تو ہوگا کمال کیسا کچہ

چھپا یا زلف نی ہی اوسکی حال کیسا کچہ
تو ہو مریض کو اوسکی ملال کیسا کچہ

ظفر نکالی فلک نے جو کجروی کی ڈہنگ
تو اک زمانہ ہوا پایمال کیسا کچہ

ہی جہان میں جو اہش نام ونشان بیفائدہ
مسکن اس بحر فنا مین کر نہ مانند حباب

چین ہی کسکو فلک وہ آپ ہی چکر مین ہی
دیکہ غنچی کو ہی آخر مثل گل پژمردگی

مثل مہر و مہ وہ گردش مین ہین جسکو ہی فروغ

سینہ کاوی ہی یکین کیطرح یہان بیفائدہ
ڈال پانی پر نہ بنیاد مکان بیفائدہ

ہی ہوس راحت کی زیر آسمان بیفائدہ
پیر رہتا ہی تو کیا ای جوان بیفائدہ

ہی فلک سی آرزوی عز و شان بیفائدہ

۹۱

بڑی قامت کا اوری نقشہ
ہی قامت سی اوسکی لپٹ
اس حرارت کا اوری نقشہ
جای بستر پہ ہی سم تپہا
ایسا نمت کا اور سے نقشہ
دل تو کیا جان تک ہی بن تجکو
اونکی صحبت کا اور سے نقشہ
ہی طاقت کا اور سے نقشہ
اب نقاہت کا اوری نقشہ
صبح عشرت کا اوری نقشہ
شام غربت کا اوری نقشہ
اوسکی قدرت کا اوری نقشہ
اسکی عادت کا اوری نقشہ

ظفر عجب ہی سیر کردہ گلشن کا ہی نقشہ
عیان ہی خواب مین بہار ہی وقت بیداری
یہ ضعف سی ہی جان حزین کا ہی نقشہ
لیون تلک آئی ہی لیلی دم ہم از جانا
مری خیال مین غیر پرن کا ہی نقشہ
تھی کوہ کی یہی اور جو روش کی جانا
نہ شکل چرخ نہ انجم زمین کا ہی نقشہ
پری مین خاک پرای ہماری غم انکا
اوتار لیا وہ اوس نازنین کا ہی نقشہ
جو ہم اوتر مین مین کہ ہم فراق [illegible]

سیدہی باتون پہ ٹیری ہو جانا	اوسکی خصلت کا اور ہی نقشہ
تیری ان سرو مہرون پر ہے	سوز الفت کا اور ہے نقشہ
جانی کیا بو الہوس حقیقت عشق	اس حقیقت کا اور ہے نقشہ
کیونکہ جان بر ہو درد مند ترا	درد فرقت کا اور ہے نقشہ
تہا جو مجنون کو بہی سودا ئے مین	میری وحشت کا اور ہی نقشہ
نقش جب لکہتی ہین عبث احباب	کہ محبت کا اور ہے نقشہ
جیسی دیکہا ہی تجہکو آئینہ رو	اپنی حیرت کا اور ہے نقشہ
کہینچ صورت نہ اوسکی صورت گر	اوسکی صورت کا اور ہے نقشہ
کری جراح چارہ کس کس کا	ہر جراحت کا اور ہی نقشہ

ای ظفر ہی جہان مین خلق کہان
اب تو خلقت کا اور ہے نقشہ

کہینچا عجب تری روی حسین کا ہی نقشہ	وہ مہر کا ہی یہ ماہ مبین کا ہی نقشہ
بدلتا غم جو اوس اندوہگین کا ہی نقشہ	تو لحظہ لحظہ جبان اور جبین کا ہی نقشہ
ہزار دور ہین وہ ہمسی پر ہین پیش نظر	تصور اپنی مین اک دور بین کا ہی نقشہ
بنی فلک پہ شفق اوڑ کی کس شہید کا خون	کہ اور رنگ یہ چرخ برین کا ہی نقشہ
سنوارتا ہی جو تو زلف اپنی او کافر	بگڑتا خلق کی ایمان و دین کا ہی نقشہ
کوئی حلاوت دنیا مین ہینکی کیا لکہی	کہ یہ تو بس مگس و انگبین کا ہی نقشہ

ولہ

یار و اغیار ہین کیا آج بہم ایک جگہ
دونون ہین میری لیے شادی و غم ایک جگہ
کعبہ و دیر مین کیا مسجد و بتخانہ مین کیا
سب جگہ ہی انہین مراد صنم ایک جگہ
ہمکو پہونچا تا تصور نی ہماری تہا ہانک
ورنہ اتنی تہی رہی ضعف سی ہم ایک جگہ

غزل ۹۲

[illegible]

ولہ

[illegible]

لکھی ہی کون کہ خط اوسکو تو نہ لکہ ای دل
طبیب میری لئی ہی کتاب مین سی تو

پر اپنا حد شی باہر قدم نکال کی لکہ
کوئی تو نسخہ آزار غم نکال کی لکہ

پڑہی وہ دلبر نو خط ظفر خوشی سی خط
کچہ ایسی تو نئی طرز رقم نکال کی لکہ

اوسکی کوچی مین کہان ایسی ٹہکانی کی جگہہ
کہ جہان ہمکو ملی انکہ ملانی کی جگہہ

آئینی کو تم اگر منہ نہ چڑہاوا اپنی
تو نہو اوسکو کہین منہ ہی کہانی کی جگہہ

نقش بر آب ہی ہستی کی نہین کچہ بنیاد
ای حباب آپ کہان گہر کی بنانی کی جگہہ

دل پہ گر زخم نہو کوئی تو کیا ہو مرہم
کہ یہ ہی ناوک جانان کی نشانی کی جگہہ

کیا کرین جائین اگر آپ ہم یار کی گہر
گہر مین جب اپنی نہو اوسکی بلانی کی جگہہ

تجہی ای شمع ہوا سر کی کٹانی مین فروغ
جای شادی ہی نہین اشک بہانی کی جگہہ

قطرۂ خون جگر پر ہی ہی آب و خورش
وہی پانی کی جگہہ ہی جو ہی دانی کی جگہہ

ای کماندار تہا تیر نگہ کو دل مین
کہ نہین اور کوئی اوسکی ٹہکانی کی جگہہ

ہی یہ انبوہ و غم و رنج و ہجوم حسرت
نہین سینی مین ظفر دم کی سمانی کی جگہہ

۹۳

ڈالی نہ محبت کا خدا جان پہ صدمہ
اس سی نہین افزون کوئی انسان پہ صدمہ

کہلجائی اگر زلف تو اللہ ری نزاکت
پہونچی تری رخسار و زنخدان پہ صدمہ

منظور نظر جب سی ہوا آئنہ تیرا
کیا کیا ہی ہماری دل حیران پہ صدمہ

دیکھا کر تو مری تصویر سا تا کیون ہے
تجکو بیزاری اگر ہے مری صورت سے نہ دیکھ

فال کیا دیکھتا ہے تو کہ تری فال نکو
نہین دینے کی زیادہ تجھے قسمت سے نہ دیکھ

زال دنیا تجھے سو جلوے عروسانہ دکھاے
ہے جو انمرد اگر تو اوسے رغبت سے نہ دیکھ

سن ظفر قافیہ مصرع طرحی مین غزل
میری جانب کو ذرا چشم حقارت سے نہ دیکھ

کون کہتا ہے کہ شوخی و شرارت سے نہ دیکھ
دل کو لیکن نظر دزدی غارت سے نہ دیکھ

دیکھ تو ہمت عالی سے بشر کا رتبہ
مرتبہ اسکا بلندی عمارت سے نہ دیکھ

نبض کیا دیکھے ہے بیمار محبت کی طبیب
نہین آگاہ تو اس تپ کی حرارت سے نہ دیکھ

دلکو دیکھ اپنے کہ کعبے کی زیارت ہو نصیب
لی نصیب اسکی اگر تو ہے زیارت سے نہ دیکھ

وہ مہ نو کو نہ پھر آنکھ اوٹھا کر دیکھے
ابروی یار جسے کہدے اشارت سے نہ دیکھ

لیکے قاصد سے نہ نامے کو کیا دیکھتا ہے
تو ہے واقف مرے مضمون عبارت سے نہ دیکھ

قدردانی کی نگاہوں سے جو دیکھے ہے تو دیکھ
جنس دل کو نظر نفع تجارت سے نہ دیکھ

گرچہ ہم ضعف سے ہین مثل ہلال باریک
اب بھی ہین ہم سر افلاک ہمکو حقارت سے نہ دیکھ

دیکھ تو روشنی دیدۂ باطن سے ظفر
چشم ظاہر کی اوسے نور بصارت سے نہ دیکھ

سینے پہ ہر کے دیکھ ذرا ایکبار ہاتھ
یہ حال ہے کہ اوچھلے ہے دل چار چار ہاتھ

ہو جاے دسترس جو تری زلف تک مجھے
مین جانون آگیا مری ملک تتار ہاتھ

ناصحو کہتے غم کی ابھی ہیہات میرا حال [illegible]
... [illegible]

دیکھی تری ہاتھ مین شمشیر آبدار [illegible]
... ترا جان نثار رہا ہے

... خواب مین بھی دیکھے پای اوس ... [illegible]

[illegible]

٩٥

اگر وہ نام ہمارا نہ دمبدم لیتے
تو اونکا کیا یوہیں مطلب سمجھ نہ ہم لیتے

یہ ناتوان ہین کہ جو رہتا ہی اونکا ضعف سے دم
جو سانس بہی ہین تمہاری مریض غم لیتی

کہان تہی شانہ صفت اتنی دسترس ہمکو
کہ ہم بلائین تری زلف خم بخم لیتے

جو روکا انکہو نمین اشک ہمنی اپنی تو کیا
کہ آہ و نالہ تو دل مین نہین ہین دم لیتے

وہ دیکہی ساغر دل لیکی ہمنی کیفیت
نہ دیکہتی جو عوض اسکی جام جم لیتے

نہین ہین اپنی ہین کیا جانی اونکو کیا لکہ دین
اس سی ڈرتی ہین ہم ہاتہ مین قلم لیتے

جو دلکو بیچتی ہین اپنی جا کی اونکی ہاتہ
وہ مول اپنی لیی ہین غم والم لیتے

کسینے کچہ تو لگایا مری طرف سے ظفر
جو بات بات مین ہین مجہسی وہ قسم لیتے

شکر لب اس تری شیرین ادائی مین گرمی
جو ہو تو کیا ہی عجب ہی مٹہائی مین گرمی

خدا ہی جانی کہ عشق بتان ہی کیسی آگ
کہ جسکی پہونچی ہی ساری خدائی مین گرمی

بنا ہی حسن کی گرمی سی وہ سراپا گرم
سوا ہی شمع سی گوری کلائی مین گرمی

یہ سرد مہر وفا مین تو ہین نہایت سرد
الہی کرتی ہین کیون بیوفائی مین گرمی

لگی ہی پنجہ مرجان کو اوسکی رشک سی آگ
بلا ہی شوخ کی دست حنائی مین گرمی

نہین ہی حاجت منقل ہمین زمستان مین
ہی اسقدر تری داغ جدائی مین گرمی

ظفر جلاتی ہین دل اوسکا شوخ آتش خو
یہ جس سی کرتی ہین کچہ آشنائی مین گرمی

ہین وہ [illegible] والی اس بار الم کی ادمی
شوخ چشمی فتنہ نگاہی بیوفائی بدگمانی
دلفریبی دلنوازی دلربائی دلستانی
مست نازی فتنہ سازی تندخوئی [illegible]

دل نے کیا جانے کہ طے کی کس طرح راہ وفا
کسکی نور حسن کی تابش سے پایا فروغ
کھینچی شمشیر اوسنے جبدم ستم کی تحریر سے
تھی ہوس خاکساری سے حق میں کیمیا
تیر اکیا بگڑا دلا تیغ نگاہ یار سے

کیا بنے رستے میں اوسپر کیا سر منزل بنے
شمع جو محفل میں ایسے رونق محفل بنے
مینے جانا چشم جانان پھر مرے قاتل بنے
گر بنے اکسیر تو کیا خاک اے قاتل بنے
جو بنے وہ دم یہ اپنے ہی دم بسمل بنے

بات بن آئی نہ کوئی اے ظفر تدبیر سے
پر بنی وہ ہی کہ جو تقدیر کی شامل بنے

ہے جو مدت میں کبھی وصل کی صورت بنتی
دوست اوس جان جہان کا نہ اگر میں بنتا
ڈھب بنے ملنے کا اوس یار کی تدبیر سے کیا
ہوتا گر معرکۂ عشق میں سینہ کا نہ داغ
دن قیامت کا مرے واسطے بنتا ہر روز
عشق کی زیب ہے بے عزتی و رسوائی
کان لگ کر تری غیروں نے بگاڑا مجکو
گر بنے قصر مرے واسطے جنت میں تو کیا

تو گھڑی بھر مرا اونکی نہیں صحبت بنتی
تو مری دشمن جان کا ہیکو خلقت بنتی
نہیں تدبیر بھی بے یاری قسمت بنتی
دل کی کس طرح سپر بہر حفاظت بنتی
پر نہ اے ماہ جبین یہ شب فرقت بنتی
اسمیں عزت کی نکرنے سے ہی عزت بنتی
اب کوئی بات ہے ایکی کہاں بابت بنتی
جو روش تیری گلی میں مری تربت بنتی

کام دنیا کی ظفر بگڑی ہی رہتی ساری
اہل دنیا کی لئے گر نہ یہ غفلت بنتی

لعل ہی یا منی موہنونکی تری رشک یمن
رو برو دانتونکی ہی شرم سی گوہر پانی

تشنہ کامونکو شہادت کی نہ سیراب کری
ای ستمگر بجز آب دم خنجر پانی

گر ہو آتشکدی مین یک شرر آتش دل
چہوڑ کر آگ تو پہر ڈہونڈہی سمندر پانی

تیری رخسار عرقناک سی ای رشک چمن
پہر نجای گل سیراب کیونکر پانی

سنگدل سیف سیجا نہ کبہی دل ترا
گرچہ نالونسی مری ہوگئی پتہر پانی

دیکہ تو آئنہ مین گرمی رخسار کا عکس
کیا تماشا ہی تلی آگ ہی اوپر پانی

زلف تیری ہی وہ افعی کہ جسی اوسنی ڈسا
اوسنی مانگا نہ پہر ای شوخ ستمگر پانی

نہ بجہی تو بہی دل سوختہ عشق کی آگ
صرف ہو وین کہی دریا کی ظفر گر پانی

جب سنی بات تری رشک قمر اور سنی
شام کو اور سنی وقت سحر اور سنی

نہ سنا ہمنی کبہی بات نہ حرف تحسین
منہ سی کالی تری ہان کوئی مگر اور سنی

نہین تحقیق کہ ہی کیا تری بیمار کا حال
کل خبر اور سنی آج خبر اور سنی

دیکہتی حال جو ہوتا مگر اوس ظالم نی
اک ذرا میری نہ فریاد جگر اور سنی

ہم یہان سنتی تہی لوگونسی حقیقت کچہ اور
جا کی جسوقت سنی یار کی گہر اور سنی

ہوش اوڑتی تہی شب وصل مین دیکہہ آخر صبح
لتسیہ آواز تری مرغ سحر اور سنی

قصۂ غم سی مری جوش یہ ہوا وہ لی رحم
پہر کہانی نہ کوئی اوسنی ظفر اور سنی

ردیف ی ۹۷

تیری آنکہین وہ اپنا سارا ماجرا کہوی
نگاہین ہین وہ کہ دیتی ہین جو کچہ دل کا مطلب ہو
نہین حاجت یہ عاشق کو کہ منہ سی مدعا کہوی

تمہاری موج تبسم کی ایک خنجر سے
ہزاروں غنچے گلستاں میں سینہ چاک ہوے

خدا ہی جانے کہ ہیں دل تو نگی کیا تیہر
کہ تجھسے موم نہ اے آہ دردناک ہوے

لگی رہی ہی انگور سی جو اپنی تاک
تو بعد مرگ بھی ہم دفن زیر تاک ہوے

عجب طرحکا طبیبو مرض ہی یہ مہلک
کہ جو مریض محبت ہوے ہلاک ہوے

جنہوں کا دل رہا آلودگی میں دنیا کی
ہوئی طہارت ظاہر تو کیا وہ پاک ہوے

بڑی تھی عشق میں فرہاد و قیس مرد نبرد
گریز پا وہ ظفر سنکے میری ہاک ہوے

عقدۂ مقصود اپنی آجکل کھلجائینگی
وہ جو بل کرتی ہیں ہمسی اونکی بل کھلجائینگی

لائی دل کی محل میں شوق سی تشریف آپ
کیا ہوا گر بند ہیں باب محل کھلجائینگی

اونکی باتوں پر نجانا بیچ پیچ تھا نگال دل
تجھسے وہ باتوں میں کو پہلی ہیں کھلجائینگی

بند ہی جبتک زبان کھلتی نہیں اسرار دل
جائیگا جسدم تم بالسی کچھ بغل کھلجائینگی

چین ابرو سی تمہارے عاشق سر باز پر
دم میں سارے جوہر تیغ اجل کھلجائینگی

غافلو کرتی ہو جو پوشیدہ تم اعمال بد
ہوگی رسوا سب میں جسدن وہ عمل کھلجائینگی

جو کسیکا شعر نخوت سی ہیں سنتی ظفر
کان اون لوگوں کی سنکر یہ غزل کھلجائینگے

ملائے خاک میں گر وہ ستم شعار مجھے
بلا سی سمجھے مگر اپنا خاکسار مجھے

وہ گرچہ دشمن صبر و قرار ہی لیکن
ندیکھوں جبتک اوسکو نہیں قرار مجھے

[illegible]

مزا تو یہ ہی کہ ہوتی ہیں وہ جو مجھ سی خفا
تو اور آتا ہی اونپر زیادہ پیار مجھی

نہ بزم غم سی غرض ہی نہ بزم شادی سی
جہاں میں کام ہی رونی سی شمع وار مجھی

ظفر جہاں میں کروں کسکو رازدار اپنا
کہ عشق سی نہیں اپنا ہی اعتبار مجھی

[illegible]

اگر دل اسکی خون ہو جائیگا مثل حنا میرا
ولیکن وہ کبھی اپنی قدم لینی نہ دیونگی

رہی درد دل و درد جگر دونون پہلو مین
تو کروٹ شب مجھی تا صبحدم لینی نہ دیونگی

خدا کا نام لی ہم دیکھینی دینگی تری صورت
کسیکو نام تیرا ای صنم لینی نہ دیونگی

کسیدن دیکھنا آنکھونسی اپنی زہر دیدینگی
مجھی بازار مین وہ مول سم لینی نہ دیونگی

خبر تھی کسکو سینی مین کرینگی یہ ہجوم اتنا
کہ مجھکو سانس بھی درد و الم لینی نہ دیونگی

دکھائینگی جو دل کا لعل ہم اونکو تو پھر ایسی
وہ بی پرکھ کسیکو یہ رقم لینی نہ دیونگی

رہینگی حضرت دل بعد مردن گر یونہی مضطر
تو زیر خاک بھی چین ایکدم لینی نہ دیونگی

ظفر جب لکھنی بیٹھین گی غزل اہل سخن مین ہم
کسیکو ہاتہہ مین ہرگز قلم لینی نہ دیوین گے

ردیف الیاء ۹۹

فلک پر ماہ گرچہ آپکو چمکاتا پھرتا ہی
مگر اوس مہ جبین کی گرد چکر کھاتا پھرتا ہی

خبر ہی یا نہین تجکو کہ ہر شب تیری کوچی مین
کوئی دیوار و در سی اپنا سر ٹکراتا پھرتا ہی

بہانی سی صبا گلگشت کے وہ غیرت گلشن
بہار اپنی گلونکو باغ مین کہلاتا پھرتا ہی

نہین اپنی خبر بھی مجکو اور وہ سب سے کہتا ہی
خبر یہ ہانکی ہی تو جا بجا پہنچاتا پھرتا ہے

قیامت قتل گہ مین کیونکہ ای قاتل نہ برپا ہو
کہ لاشین اپنی مقتولون کی تو ٹھکراتا پھرتا ہے

تری کوچی کو ای رشک چمن گلزار کر دیگا
کہ عاشق چشم تر اپنی سی جو ن بہاتا پھرتا ہی

تسلی دی ہی کیا مجکو ابھی ہی وہ جو آتا ہے
تو میری طرح تو بھی ہمنشین گھبراتا پھرتا ہے

لگایا عطر تو نی غیر کو ہان ہمنی بو پائی
وہ تیری اس لگاوٹ پر بہت اتراتا پھرتا ہے

بھلا ہوا اگر اوس بت کی در پہ بیٹھہ رہی
بلا سی دل کو وہ لیجای پر کچھ ایسا نہو

گئی نہ کعبی ہم رنج سی سفر کی بچے
کہ جان ہاتھ سی اوس شوخ فتنہ گر کی بچے

ظفر ہوں بات میں جسکی ہزار طرح کی شر
بشر کو چاہیے ہائی سی اوس بشر کی بچے

ڈرتا ہوں اون زلف گرہ گیر میں ہے
لکھوا ئین جنسی حال گرفتاری اپنا ہم

دیوانہ اوس بلا کی نہ زنجیر میں ہے
وہ عمر بھر رہیں اوسی تحریر میں ہے

زاہد پھری ہی کوئی تسبیح اسلیے
تا کوئی دام رشتہ تزویر میں ہے

دانا ہی وہ جو سمجھی کہ قسمت ہی کیمیا
احمق ہی وہ جو خواہش اکسیر میں ہے

قاتل اگر پھنسی ہی عاشق کا مرغ جان
تیری ہی دام جوہر شمشیر میں ہے

دنیا کی چاٹ چھٹتی نہیں کیا کریں حریص
مثل مگس ہیں یہ شکر و شیر میں ہے

رہتی ہو خواب فکر و تردد سی اپنی تنگ
تم ای ظفر ہو کونسی تدبیر میں ہے

یہ جلوہ کسکا مثل آفتاب آنکھوں کی آگی ہے
تصور میں ہی ای رشک گل روئی کتابی کی

وفور اشک سی جوں آگ حباب آنکھوں کی آگی ہے
ہمیشہ اک گلستاں کی کتاب آنکھوں کی آگی ہے

خجل کر برق دل کی سامنی ہی وقت بیتابی
تو شرمندہ دم گریہ سحاب آنکھوں کی آگی ہے

نہیں ہی چاندنی میں پاس جہتابی یہ وہ مہوش
اندھیرا اپنی نور آفتاب آنکھوں کی آگی ہے

کبھی گردش جو یاد آتی ہی اوسکی چشم میگوں کی
تو پھر جاتا مری جام شراب آنکھوں کی آگی ہے

۱۰۰

[illegible]

ہوئی ہے سینہ بسینہ اونسی ہم جو شب کو کیسی
کٹورا سی ہی انکھونکی جو مشتاق ہین ساقی
کہان راحت ہی اس گلشن مین نہ طفل غنچہ کو
مشابہ قد سی کیا ہووی کہ ہر انگشت سی ہین تیرے
نما جسکو ہی اوس بوسہ سیب زنخدان کی

نکالی صبح تک ارمان کی سینہ زوری سی
ہوس اون بازو نونسی نگہی کو ریسی
نہین کم عندلیب زار کی فریاد لوری سی
کٹی جب بلبل شکر اتنا جد پوری ہی پوری سی
غرض کیا باغ جنت مین ہی اونکو حور بیسی

لستی کی دیکھہ لو دوری ظفر تو اوسکی انکھین
بند ہی دیکھی نہونگی مست اہوا لیسی ڈوری سی

گر تیری طرف شاخ گل انگشت اوٹھاوے
ہاتھ اوسکے وہ بہی زد و کشت اوٹھاوے
جو لی کو اوٹھا پشت سی نازک بدن ایسے
جب کہتا ہون کچھ تمسی تو کہتی ہو کہ چل ہشت
آتشکدہ دل کو اگر دیکھی ہمارے
ہاتھ آئی جو عاشق کی تری دولت کونین
اوس قاتل سفاک نی افاق مین کیا کیا
انگشت نما ضعف سی ہون مثل مہ نو
ائی لاتری بس دیکھی فاقت کہ ابھی سی
تہا مو تو نکا ڈھیر جو اشکو لسی ہماری

تو غنچہ گل اوسپہ وہین مشت اوٹھاوے
جو ڑا ہی تر ا دلپہ نگہہ مشت اوٹھاوے
اس بوجہ سی صدمہ نہ کہین پشت اوٹھاوے
ہر بات پہ کون آپکی چل ہشت اوٹھاوے
شرمندگی آتش زرتشت اوٹھاوے
یک مشت لٹای اوسی یک مشت اوٹھاوے
ہنگامہ ہنگام زد و کشت اوٹھاوے
اک خلق ہی میری طرف انگشت اوٹھاوے
تو نی تو قدم اتنی مین چل ہشت اوٹھاوے
نیسان نی اوسمین سی کئی مشت اوٹھاوے

ولہ

ولہ

نگاہی منہ جو تو آئینہ کو ای خسرو خوبان
زہی بخت آئینہ کی اور زہی طالع سکندر کی

ظفر اور رواق و فرہاد و مجنون عشق مین دیکھو
عجب یک جان یکدل اب رہا یارون مین سی ابر کی

جو زندہ ای بت بےمہر تیری در سی پہرے
ترا مریض محبت خدا کی گہر سی پہرے

نظر تو پہیری مجہسی تو پہر گلہ یہ مرے
نہ کیون کہ خنجر برّان تری نظر سی پہرے

مسافران عدم کا کہلا نہ حال افسوس
کہ جو ادہر سی گئی پہر نہ وہ ادہر سی پہرے

چڑہی جو منہ پہ دم گریہ ابر دریا بار
بہا بہا وہ مرا اشک چشم تر سی پہرے

حریص صاحب زر ہو ہزار جون خورشید
مگر تلاش ہی مین شام تک سحر سی پہرے

نہ پہرتی عہد محبت سی وہ کبہی لیکن
ہماری طالع برگشتہ کی اثر سی پہرے

بتا دو پہیری کوئی عمر رفتہ کو کیونکر
کہ وہ نہ علم و ہنر سی نہ زور و زر سی پہرے

وہ پہیری چشم سی منہ یا غضب سی آنکہ
نگہ نہ دل کی اس شوخ عشوہ گر سی پہرے

تمہاری بات کا کیا کوئی اعتبار کرے
کہ قول دیکے کہی یار تم ظفر سی پہرے

قلقل مینا یہ کیا افسانہ میخانیکا ہی
جو بسکل گوش ہر پیمانہ میخانیکا ہی

تیری چشم مست کی گوشی مین دیکہا تو مدام
جمع اک سرمایہ ہی جانانہ میخانیکا ہی

محتسب تونی کیا کیا ہو ترا خانہ خراب
اب تو نقشہ صورت ویرانہ میخانیکا ہی

مست کہتی ہین دل کی ہو وہ بیجا یا بجا
کیا طریقہ واہ بیباکانہ میخانیکا ہی

[illegible]

کمر پر کان کی مینا بر رنگ لاجوردی ہے
چمن مین شاخ نافرمان نہین نقاش قدرت نے
ہمین مارا کسیکی غمزہ ہای لاجوردی نی
پہر آخر خاک ہی بستر ہی کوئی زور دنیا مین

عجب ہی بحر خوبی مین نہنگ لاجوردی ہے
عجب ہی تنگ سی نگاہ خدنگ لاجوردی ہے
ہماری گور پر درکار سنگ لاجوردی ہے
پلنگ نقرہ ہی اور پلنگ لاجوردی ہے

ظفر اوس چشم وحشی مین نہین تحریر سرمہ کے
اس آہو کی گلی مین پالہنگ لاجوردی ہے

خط مین بہت سی اونسی خیال اور جنین لکہے
گر درخ اوس حسین کی جولی لی حسن کی
ثابت ہو جب خط مرا اور ہاتہ ہون قلم
ہونا اوسیکا صفحہ ہستی پہ ہی ظہور
میری دوا تو شربت دیدار یار ہی
لکہا جو اوسنی خط مین کسو کی مجہی سلام
دل دیتی اپنا اوس بت سفاک کو نہ ہم
قصہ ہی گر تمام زمین پر تو کیا کہ ہی

پر بات ایک جی کی ہوئی اب تک نہین لکہی
کیا خوب خط خوب سی حصن حصین لکہی
خط مین اگر ہو مینی شکایت کہین لکہی
جو کچہ کہ سرنوشت ہی مثل نگین لکہی
نسخی مین کیون طبیب نے سر کا نگبین لکہی
سو بندگی رقیب کو بہی ہمنشین لکہی
بر کیا کرین کہ موت تہی اپنی یوہین لکہی
آخر نصیب مین وہی دو گز زمین لکہی

صفحہ پہ نہ فلک کے ظفر کلک آہ سی
ہمنی حقیقت دل اندوہگین لکہے

کوئی جو نقشہ کو اوس مہ جمال کی کہینچی
تو اک ستارہ سادا نہ کو خال کی کہینچی

بوسہ لب دل شکستہ کو | مومیائی نہین تو پہر کیا ہے

ہنس رونی مین گر ظفر تاثیر
جگ ہنسائی نہین تو پہر کیا ہی

صورت جسی اوس یار نی دکہلائی نہوگی | چشم اوسکی جو ہوگی کبہی تو بینائی نہوگی
گر آہ و فغان ضبط کریگا دل بیتاب | ہوگا ہمین یہ فایدہ رسوائی نہوگی
ہوگی نہ تری چشم کی بیمار کو صحت | جبتک کہ تری لب سی مسیحائی نہوگی
افسانۂ غم جسنی سنا ہوگا ہمارا | اک لحظہ اوسی آنکہو نیند آئی نہوگی
ہوونگی بہت باغ مین شمشاد و صنوبر | ای سرو روان تیری سی عنائی نہوگی
ہٹی تجہی دینی ہی اگر کشتہ کو ای | جا جلد پہنچ لاش ابہی دفنائی نہوگی

اوس یار دل آزار کو دل دیکی سینی
راحت کبہی دنیا مین ظفر پائی نہوگی

ہم سوا تیری نہین کچہ اور رحا شا دیکہتی | اس تماشا گاہ مین ہین تماشا دیکہتی
تونی مارا کسکو ای ظالم تری کوچہ مین ہم | ہین نیا آج ایک خون آلودہ لاشا دیکہتی
جوش وحشت اپنا دکہلاتی اگر مجنون کو ہم | بہاگتا صحرا سی وہ کیا پہر تماشا دیکہتی
یار رو اوس خط کی تم مشق ستم مثل قلم | سر ہمارا اوسنی تہا جسدم تراشا دیکہتی

ای ظفر جس سی کو بتلاتی ہین ہم بو الفضول
پاس اوسکی ہم نہین وہ نیم ماشا دیکہتی

ولہ

رخ روشن کو شعاع حسن سے خورشید باندھینگے
جبین کو ماہ کو گوش کو ناہید باندھینگے

اودھر ہم ٹکٹکی اپنی جو وقت دید باندھینگے
عدو کیا جانی کیا کیا دیکھکر تمہید باندھینگے

کمر اس سنگدل کی قتل پر باندھینگے گر دشمن
تو وہ اے دوست تیری باعث تاکید باندھینگے

نہ پھیرینگے کبھی منہ رہرو راہ فنا ہرگز
وہ جسدم سے سوی عالم جاوید باندھینگے

ملی ہرگز نہ تم مجھسے گلی کیا جانتا تھا مین
کہ مجھسے اسقدر ضد آپ ور عید باندھینگے

خط اور نہین ہی دل اسکی مشکین باندھ لیوینگی
مگر وہ زلف مشکین کی لی باندھ باندھینگے

جو کوچی سے تری جائینگی قاتل وہ کفن سر سی
سفر زندگی سے ہو کی وہ نا امید باندھینگے

تپ غم کی اثر سے انگلیونکو اپنی پہونکین گے
اگر عطار سے النسخہ تپ ید باندھینگے

اگر وہ لاکہ پردونمین بھی ہوگا دیکھہ ہی لینگے
تصور ای ظفر جب اوسکا اہل دید باندھینگے

ولہ

ای پری بندش تری جو رنگی گر کھلجائیگی
اک بندھی مٹھی لوگوں کی سر بسر کھلجائیگی

وصل کی شب بھی ہا دہر کا جو زور ہجر کا
دمبدم آنکہ اپنی ای رشک قمر کھلجائیگی

زخم دل پر لاکہ تو باندھیگا کاہی کھینچکر
ہوگا جب دل بیخبر ہی جارہ گر کھلجائیگی

اشک خون نکا تار مژگان سے نہ ہیگا گر تو نہین
جو حقیقت دل کی ہی اے چشم تر کھلجائیگی

چھپ نہین سکنی کا قاصد عاشق رسوا کا حال
خط کی بھی کھلنی سے پہلے وہان خبر کھلجائیگی

منہ ہی کیا آئینہ کا ہوگا مقابل یار سی
ساری قلعی اوسکی صورت دیکھکر کھلجائیگی

اپنی مجنونکی نہ کھلوا فصد تو فصاد سے
نوک مژگان سے چبھودی نشتر کھلجائیگی

جتنے ہیں بدعہد صنم یہ کسکے ہوئے اور کسکے ہونگے
اتنے ملے خدا کی قسم یہ کسکے ہوئے اور کسکے ہونگے

ہوتی ہے جنمیں مہر و مروت نہتے ہیں ایسے ستم محبت
انکا ہے شیوہ ظلم و ستم یہ کسکے ہوئے اور کسکے ہونگے

گاہ خوشی ہیں گاہ خفا ہیں گاہ مکدر گاہ صفا ہیں
گاہ جدا ہیں گاہ بہم یہ کسکے ہوئے اور کسکے ہونگے

کرتے ہیں ظاہر لطف و عنایت ہنستے ہیں [illegible] نہایت
دل میں بھرے ہیں انکے ستم یہ کسکے ہوئے اور کسکے ہونگے

قول و قسم سب انکے غلط ہیں سنئے اغراض کے یار فقط ہیں
جانتے ہیں خوب انکو ہم یہ کسکے ہوئے اور کسکے ہونگے

کتنے ہیں انکے مریض ہجران کے آہ بغیر از درمان
چارہ ساز عیسیٰ دم یہ کسکے ہوئے اور کسکے ہونگے

کس سے انہوں نے مہر و وفا کی جس سے لیا دل اوس سے دغا کی
ایسے ہوں کیا امید کرم یہ کسکے ہوئے اور کسکے ہونگے

انکو کسکا پاس محبت یہ کیا جانیں طرز مروت
انکی نہ بھرے چاہ کا دم یہ کسکے ہوئے اور کسکے ہونگے

کشتہ اگر ہو تیغ جفا کوئی انہیں کیا انکی بلا سے
انکو ظفر ہے کسکا غم یہ کسکے ہوئے اور کسکے ہونگے

اس میکدے میں کیا خوش پیکر شراب ہونگے
تم اے شراب خوارو دیکھو خراب ہوگے

ایسے ہی عشق میں گر بےصبر و تاب ہونگے
تو اور بھی ظفر تم رسوا شتاب ہوگے

کیا کیا مزے کی باتیں ہونگی کہ جب نشے میں
ہم بےحجاب ہونگے تم بےحجاب ہوگے

کرتے نہ گرم جوشی یہ جانتے اگر ہم
تم اور بھی زیادہ گرم عتاب ہوگے

کیا ہوگا ہمنشینوں تم سے جواب میرا
گرچہ وہ پوچھ بیٹھا تم لاجواب ہوگے

دیکھو ہوا نہ باندھو اپنی کہ ایکدم میں
اے غافلو فنا تم مثل حباب ہوگے

گھبرائے سے تمہارے جانا کہ آج تمکو
جانا کہیں ہے یہاں سے رخصت شتاب ہوگے

اے ہمسا تو دل کو لگی الف کی [illegible] بالا
کچھ ہوا ہے اسی ای باد سحر اور [illegible]
گلی جا اوس گلشن ہستی میں ہی انا من
دل خبردار [illegible] تیز اور [illegible]
[illegible] ظفر [illegible]
[illegible]

ولہ

[illegible]

جب ہوئی وحی محبت کام ہی قاصد کا کیا
روح آپہی نامہ بر بنجائیگی

جسکی نظروں میں سما جائیگا تو آئینہ رو
چشم اوسکی صاف آئینہ کا گہر بنجائیگی

ہو نہ کیوں اوس چشم کا مفتوں جو میں یہ جانتا
میری حق میں کافر ایسی فتنہ گر بنجائیگی

ناصحا کیونکر کروں اوس آفت جاں سی بگاڑ
تیرا کیا جائیگا میری جان پر بنجائیگی

بنگیا اتنا تصور گر مصور دیکھتا
یار کی تصویر اک پیش نظر بنجائیگی

دیکھو مانو دختر رز کو لگاؤ تم نہ منہ
یہ پڑیگی جب گلی تشکل ظفر بنجائیگی

تنہا کبھی جو اوس سی ملاقات ہوئی گی
باتیں بھی ہونگی اور بھی کچھ بات ہوئی گی

مہماں بلا کی غم کو کیا دل نی گہر تباہ
ایسی بھی کم کسی سی مدارات ہوئی گی

آئیگا خاک ہوکی بھی دامن نہ اوسکا ہاتھ
قسمت تو اپنی سا ہی ہیہات ہوئی گی

برسینگی اشک یونہیں جو آنکھوں سی متصل
بارہ مہینی ملک میں برسات ہوئی گی

خط غیر کا چھپایا جو اوسنی تو کہہ گیا
کچھ خط کی ساتھ اور بھی سوغات ہوئی گی

ہونگی جہاں میں یوں تو طرحدار اور بھی
لیکن یہ چھب کہاں یہ کہاں گات ہوئی گی

ہوتی نصیب سی ہی بسر شب وصال
جب تک نہ دن پھرینگی نہ وہ رات ہوئی گی

نکلینگی خانقاہ سی جس وقت پھر وہی
ہم ہونگی رند ہونگی خرابات ہوئی گی

چھپ چھپ کی رات کا نہیں جانا یہ بی سبب
تمنی ظفر لگائی کہیں گھات ہوئی گی

رات بھر جو تڑپی ہی ای ماہ طلعت رہ گئی
گر گئی قاتل کی افسوس تیری تیغ تیز — تیری زخمی کو تمنای شہادت رہ گئی
ہو چکا سو کچھ چکا اب وہ ہی کہاں وہ بات جیسی گئی
دیکھو قسمت کا لکھا میں نی لکھا جب اوسکو خط — جیسی دیکھو تیری ای عمر و مروت رہ گئی
حیف مین تنہا مطلب اودی عبارت رہ گئی
اوس رخ روشن سی عالم ہو گیا روشن مگر — خال مشکیں کی سبب تہوڑی سی ظلمت رہ گئی

پہنچتی ہی ہاتہ بال کی قال مین حسرت رہ گئی — بخش بہت اوسکی گلی لگ کام ہی
عقل حیران بیمار اوسکی صورت رہ گئی
کہل گئی آنکہ ای نالی نی تو غفلت رہ گئی
یار اوسکو بیمانہ بیمانہ بہی یا نہ حسرت رہ گئی

ولہ

ظفر اوسکی نہیں ہم سی کہی ای غفلت رہ گئی — شکل کچھ ایسا ہوا ای بانغ ہی لگ گئی

غم فرقت میں ترے ہمکو کب فرصت ہے ہنسنے کی — فقط یہاں شغل گریہ کا کچھ ایسا ہی کہ کیا کہیے
کبھی جو بوسہ لے لیتے ہیں اوس کان ملاحت کا — زباں پر اک مزا آتا کچھ ایسا ہی کہ کیا کہیے
بلا سے گر نہیں ہے سایۂ بال ہما سر پر — تری دیوار کا سایہ کچھ ایسا ہی کہ کیا کہیے
وہی پیش نظر اور پھر نظر آتا نہیں ہرگز — پڑا غفلت کا اک پردہ کچھ ایسا ہی کہ کیا کہیے
ہمیں کیا کام جو ناحق سہارا اور کا ڈھونڈیں — سہارا یہاں خدا ہی کا کچھ ایسا ہی کہ کیا کہیے
تری بالونکا جوڑی نے لگایا دل جو گہونسا — ہوا اک درد دل پیدا کچھ ایسا ہی کہ کیا کہیے
خیال اوس خال لب کا دل سے جاتا ہی نہیں اپنے — غرض یہ دلنشیں نکتہ کچھ ایسا ہی کہ کیا کہیے
سر ہر گام خار دشت کو ہی آبلہ دکہلاتا — ہماری پاؤں کا چھالا کچھ ایسا ہی کہ کیا کہیے
مزاج کچھ کہ اس درد محبت میں ہی بیدرد — وہ ہمسے پوچھتی ہو کیا کچھ ایسا ہی کہ کیا کہیے

ظفر دنیای فانی خواب کا سا ایک عالم ہی — مگر اس خواب میں دیکھا کچھ ایسا ہی کہ کیا کہیے

[illegible]

ولہ

اوس نگاہ مست سے کچھ ایسی مستی لگ گئی — چھوٹ گئی پرہیزگاری مے پرستی لگ گئی
اگر پڑی فوارہ سرکش نہ کیونکر سر کے بل — ہے بلندی کی عزیزو ساتھ پستی لگ گئی
آگیا اوس ابروی پیوستہ کا جب دم خیال — دل پہ میری یک بیک تیغ دو دستی لگ گئی
آگ نگہ پر لے لیا ہی مول تو نی میرا دل — دیکہ تیری ہاتہ یہ کیا جنس سستی لگ گئی
کہول دی زلفوں نی عنبر افشاں جو وہ لف دراز — کیا زمیں سے چوم کر بدلی برستی لگ گئی
بہاگا مجنوں دشت کو طعنہ زنی سی خلق کی — کیا کری وہ جہوں وسکی ہماری بستی لگ گئی

[illegible]

نہ ہانی ہی سخن کی مشکل یون تو زور طبیعت سے
ہمنی ظفر اس بحر مین مضمون غضب جسٹری ہانی کی

دہیان پہ جسکی تری لف دوتا چڑہ جائیگی
لہر کالی کیسی اوسکو اک بلا چڑہ جائیگی

ہم سوال بوسہ پہ چڑہتی ہو منہ گر جاتی
تیوری یون ہی ای کافر ادا چڑہ جائیگی

تو چلی گی دشت وحشت مین ہمارے ساتہ کیا
دو قدم مین سانس تیری ای صبا چڑہ جائیگی

رانکی ای یہ تیری کیا کرون تکرار مین
ضد تجھی تیری اور بہی ای بے لقا چڑہ جائیگی

ہہوڑنی ہی کی نہین ہم دختر رز کو دہ کہنا
جب وہ قابو پہ ہمارے سا قیا چڑہ جائیگی

زخم دل پر سری ہٹی زہر کی ای چارہ گر
چڑہ چکی ہی بار ہا اور بار ہا چڑہ جائیگی

ڈہہر تک اپنی جو آگیا ظفر وہ شہسوار
پاؤں کی گہوڑی یہ خاک اپنی سوا چڑہ جائیگی

ابرو کی تیری بات ذرا چلکی تہم گئے
تلوار آج ہوش ربا چلکی تہم گئے

بحر جہان مین کچہ نہ چلی کشتی حباب
تہوڑی سی ورنہ تو دلا چلکی تہم گئے

قاتل چلی تہی حلق پہ میری فرا جہری
تونی جو ہاتہ تہام لیا چلکی تہم گئے

تو کیا چلی کی خاک کہ اندہی بہی سیر سائے
دشت جنون مین باد صبا چلکی تہم گئے

ہی کچہ سبب کہ ابتلک آئی نہین اجل
یا تو ابہی چلی نہین یا چلکی تہم گئے

تن سی نکل چلی تہی مری جان ناتوان
پر لی عصای آہ رسا چلکی تہم گئے

اوڑ کر بہو نچتی کوچی مین اوسکی ہماری خاک
پر کیا کرین ظفر کہ ہوا چلکی تہم گئے

ردیف ی ۱۰۹

جسو فت اوسکے منہ چڑی یار کہا
نرگس نی ادا کہو لکی دیکہا چمن مین کہ
دو دون ہوا پہانکی یہ بیمار کہا
جب سبز نہوں پہ ہی زنی ابرو کی
زخم جگر پہ ہلال کی تلوار کہا
کیا کافر اوسکی زلف نی دل کا
قرآن کی قسم
غافل زمین پہ ہوش سی رکہنا ذرا قدم

چشم مہر وماہ مین ہو جائیگا عالم سیاہ
زلف مشکین جب تری رخسار پر کہلجائیگی

گر یہی رونا رہا تیرا تو آخر دل کی بات
سب ہی ہمچشمون پہ اب اے چشم تر کہلجائیگی

نامہ بر اوسکو نہ لکہتا خط جو مین یہ جانتا
خط کی کہلنی سی خبر وہان شہر کہلجائیگی

دشمنونکی کچہ نہین چلنی کی گر ہوگا وہ دوست
قتل پر جو میری باندہیگا کمر کہلجائیگی

فتنۂ خوابیدہ جاگیگا جو نالون سی مرے
آنکہ تیری شب کو اے شنگ قمر کہلجائیگی

یہ مری مژگان نہین ایسی گہٹا برسات کی
جو کہ دو دن مین برس کر اے ظفر کہلجائیگی

بہکانی والی آپکی سب یار بن گئی
سمجہانیوالی مفت گنہگار بن گئے

کیفیت اپنی چشم سیہ مست کی نہ پوچھ
صوفی تمام دیکہکی میخوار بن گئے

مین نی دیا تہا دل اونہین دلدار جانکر
وہ لیکی میری دلکو دل آزار بن گئے

اوس گل بغیر رات کو آئی نہ مجکو نیند
بستر کی تار حق مین مری خار بن گئے

کیسی بنی کی دیکہیی کیونکر چہپیگا راز
غماز میری دیدۂ خونبار بن گئی

بنتا بگڑتا ساتہ بناہی زمانی مین
دو چار گر بگڑ گئی دو چار بن گئے

یہ کیا بلا ہوئی کہ ابہی پیش چشم یار
ہم تندرست آئی تہی بیمار بن گئے

بہیجا تہا مین نے اپنی طرف سی جنہین وہان
جاتی ہی سب وہ اوسکی طرفدار بن گئے

ہشیار رہنا چاہیی یار و لسی اے ظفر
ہین یار اس زمانی کی عیار بن گئی

دل نی کی ساری خرابی لیگیا مجکو ظفر
وہان کی جانی مین ہی تیغ قیر آدہی رہ گئی

ساقی کہ ہر حریف قدح نوش اوڑ گئی ‏ ‏ میخانہ خالی دیکھ مری ہوش اوڑ گئی
گلشن مین صبح شبنم گل کی ہی ہی صبا ‏ ‏ اوسان دیکھکر وہ در گوش اوڑ گئی
وہ زلف اک بلا ہی پیچ ہو کی کون اوسنی ‏ ‏ دنیا سی تو تمام بلا نوش اوڑ گئے
پونہچا جو میرا نالہ پردود چرخ پر ‏ ‏ تیری ہوئین لبِ ابر سیہ پوش اوڑ گئے
نالونکو میری سنتی ہی مرغان نغمہ سنج ‏ ‏ کیا ہو کی باغ مین خاموش اوڑ گئی
یہ ناتوان گلی سی نجا تار سے مگر ‏ ‏ جھو کی ہوا کی لیکی سر دوش اوڑ گئی

ٹکڑی ہماری جیب کے دامن تلک تمام
جسد ہم کیا جنون نی ظفر جوش اوڑ گئی

کیا خرد بدخواہ کیا تدبیر دشمن بن گئے ‏ ‏ میری حق مین تو مری تقدیر دشمن بن گئے
پرزی پرزی ہو تی کیون اسکی جو لیجاتا نہ خط ‏ ‏ میری قاصد کی مری تحریر دشمن بن گئے
زلف مشکین باندہتی ہی دل کی مشکین کس لیے ‏ ‏ کیا خطا کیا جرم بی تقصیر دشمن بن گئے
مین اگر یہ جانتا تجہسی نکرتا دوستی ‏ ‏ خلق میری ای بت بی پیر دشمن بن گئے
جانتا ہون مین ہی گی یہ مقرر میرا خون ‏ ‏ میری ای قاتل تری شمشیر دشمن بن گئے
گر نہ کہتا حال اپنا کیون وہ ہوتا خشمناک ‏ ‏ میری ای یارو مری تقریر دشمن بن گئے
ای ظفر اسوقت مین عزت ہی ذلت کا سبب ‏ ‏ صاحب توقیر کی توقیر دشمن بن گئے

١١١

زخم دل بسمل کو میری یہ تمنا ہے
گر منہ مین زبان ہو تو قاتل کو دعا دیجی

چڑہ جائین نظر اپنی گر اوسکی دُر دندان
اشکونکی طرح گوہر آنکہونسی گرا دیجی

جب جانکی ساتہ اپنی جاوی یہ رفیق اپنا
کیونکر غم جانانکو پہر دلمین نہ جا دیجی

نرگس کو بہت تسی ہی دعوی ہمچشمی
یکبار اسی آنکہین گلشن مین کہا دیجی

صورت کی وہ کہانی مین اوٹہتا ہی اگر پردہ
تو پردی ہی مین اپنی آواز سنا دیجی

پہر کانی سی غیرونکی تم آگ نہو ہمپر
گر ہمکو جلانا ہی تو یونہین جلا دیجی

زخمون پہ مری دل کی گر کیجی نمک افشانی
الفت کا مزا اوسکو ہان کچہ تو چکہا دیجی

تو بہی نہ ہلی ہرگز وہ غیر کے پہلو سے
نالون سی ظفر اپنی گر عرش ہلا دیجی

ہماری پاس اک چٹہی جو وہانکی نامہ بر لو پہنچی
ہوا معلوم یہ اوس سی کچہ اون تک خبر تو پہنچی

اگر جیتی رہی تو پہر نہ ہرگز دل لگائین گے
تری ہاتو بسی انداد کلوا اپنی اسقدر تو پہنچی

لگی کہنی جہان مین اپنی رسوائی کی ڈر لگے
محبت مین تری نوبت یہ ای بیداد گر پہنچی

ہماری خاک اوس کوچی مین جو تو نہ رہنی دے
تجہی تکلیف بہی کیا اس سی ای باد سحر پہنچی

کبہی پہنچا نہ جانا انسو ونسی سر مری اوس تک
مدد جانب سی غم دل کی ای چشم تر پہنچی

ہوئی اوس مہوش کو حال سی میری آگہی
اگرچہ آسمان سر مری فریاد جگر تو پہنچی

غم دوری ہی پاس اپنی نشانی اونکی کافی ہی
نہ چہلا انگوٹہی چاہیی نہ ای ظفر پہنچی

جہان مین وہی صاحب جمال مین لاثانی ہون
مگر مین حسن مین بہ اوس جمیل کی پہنچی

دل نحیف مرا اون کی زیر بار الم
کہ جیسی مور کوی پای پیل کی پہنچی

ظفر اور تری نہ کوئی سی شب کو وہ لیکن
ہوا لا او نہین لیا ہمنی رفیق کی پہنچی

نالی ہر چند بری چرخ کہن کی پہنچی
پر نہ کانون تلک اوس عہد شکن کی پہنچی

ہوگی ہان جو وہ جنت مین ہی لذت وعظ

[illegible]

اول ہی سی اوسکی لب شیرین کا بنا خال
آیا نہ وہ مسکین ابہی گلشن مین کہ نرگس
بہونچا ہی لب دیدہ تر اشک سی پانی

مکہی پہ سر تنگ شکر پہلی ہی پہونچی
لی ہاتہ مین اک کاسۂ زر پہلی ہی پہونچی
ہی آتش دل تا بہ جگر پہلی ہی پہونچی

پہونچی سر منزل جو کئی راہ روِ عشق
تقدیر مجہی لیکی ظفر پہلی ہی پہونچی

خیال اور وہم اک عمر پہر کہین پہونچی
پیام بر مرا انسان ہی پر وہین پہونچی
بجای رنگ شفق شعلہ در ہوا اک آتش
کنارے گور کی پہونچی پر آہ صد افسوس
برا ہو ضعف کا اتنا بہی ہاتہ اوٹہ نسکا
حلاوت اوس لب شیرین کی ہی د بوسہ مین
ہمارا ایک تصور پہونچ گیا ہے دو
نہ پہنی پہولونکی گجری کہ پہونچی کچہ صدمہ

جہان سی آئی تہی آخر کو پہر وہین پہونچی
جہان کی اوڑکی فرشتی کہین نہین پہونچی
اگر فلک پہ مری آہ آتشین پہونچی
مراد کو نہ تری عاشق حزین پہونچی
کہ وقت گریہ کی تا چشم آستین پہونچی
کہ جسکو قند نہ پہونچی نہ انگبین پہونچی
وہان کہان نظر چشم دوربین پہونچی
مجہی ہی در تری نازک ہی نازنین پہونچی

عدو پہ کیونکہ نہ مجکو ظفر ہو جبکہ ظفر
مدد کو تیری مرا ابر فخر دین پہونچی

ہزارون عشق مین ایسی حضر دل رنج و غم پہونچی
گئی خط وہان جن مضمون وفا کی یک قلم پہونچی

پر افسوس اپنی مطلب کو نہ تم پہونچی نہ ہم پہونچی
گئی قاصد کی کوچی اور ہوئی تری قلم پہونچی

[illegible]

جون نہ ہم وہ ہم ہوی دو یار گر دور و نز
تو نی جدائی ای فلک ہم ڈال دے
مانی دلکہائی اسانہ رقع تجس ہوا
سب اوسکی سامنی نی تصویر ڈال دے
کچہ ہو اثر دل عالم مین ای ظفر
پیری سخن مین عشق نی تاثیر ڈال دی
[illegible]

کہان پرواز کی طاقت نہین ہین بال پر ٹوٹے
قفس مین کیا تمنای رہائی سوچکر کیجے

گرہ زلفون کی اپنی کہولتی ہین آشنائی سی
مرے دل کی بہی کچہ عقدہ کشائی سوچکر کیجے

لگایا پانو کو جو ہاتہ تو جہنجہلا کی وہ بولی
کہ ہاتہ اور کو بہی ہین یہ تہاپائی سوچکر کیجے

نہین ہی بی تامل خوب کوئی کام دنیا مین
ظفر کیجے بہلائی یا برائی سوچکر کیجے

تم نہ سمجہی تیوری اسقدر کیون بل دیے
اور پہر کیون مسکرا کر آپ چپکی چل دیے

زلف کو جسوقت اپنی کافری اپنی بل دیے
دیکہکر گوری کی صورت حضرت دل چل دیے

آج تک وہ ناز بابنیر ہی مزاج آتا نہین
ہمکو بہی خم اب مین تہی آنہی جو کل دیے

حلقہائے موی پیچان سی بناکر پہانسیان
اوس فرنگی زادہ نی کتنی ہی عاشق گل دیے

ہین پس از مرگ ان ہی بخت دل سوزان کہان
عشق نی روشن کبہی بہی کی آہ جہل دیے

توڑکر زنجیر ہمکو جوشش وحشت نی کہا
جاؤ اسینی کو تمہارے ہمنی اب جنگل دیے

شعلہ سان دین ہین وسینی ہمکو بہی بتایا
جسنی مثل برق ہین اوس شوخ کو جہل بل دیے

گم ہوئی جب آتش دل کی بہڑکا دی شعلہ نی
جنبش مژگان نی وہ نکہی برابر جہل دیے

اب وہ مانگی گا تو کیا دوگی اوسی تم ای ظفر
دین و ایمان جان و دل تو اپنی اول ہی

دلبر بلائی زلف گرہ گیر ڈال دے
تو نی مصیبت آفری تقدیر ڈال دے

جب بر وہ آئی تو پای نگاہ مین
موج سر شک چشم نی زنجیر ڈال دے

[illegible]

برا بہلانہ کہی بیٹہہ بیچہی ہم خوش ہین
وہ گالیان ہمین گر بحیساب منہ پر دے

چمن مین بل نکرہی شاخ سنبل ریحان
وہ اپنی زلف کو گر پیچ و تاب منہ پر دے

یہ زندگی ہی ہی خواب کیا عجب غافل
سفید ریش جو تعبیر خواب منہ پر دے

کہلے نہ راز محبت جو مہر خاموشی
لگا یہ عاشق پر اضطراب منہ پر دے

لگا دی گر نہ مری منہ سی جام می ساقی
بلا سی تہوڑ سی ٹیکا شراب منہ پر دے

ظفر ہو دامن شب پردۂ رخ خورشید
جو کہول اپنی وہ مشکین نقاب منہ پر دے

حقیقت تک کی وہان بی بہ بر پہونچا تو یون ہی دے
مری یا تو کی کچہ اونکو خبر پہونچا تو یون ہی

ہوی خاک گر نہ وہان ہم خاک لیکن تو نہ اوس تک
ہماری خاک ای باد سحر پہونچا تو یون ہی دے

رہی کعبہ دور پر دیکہا کی ہم دل کی انکہو نسی
وہان بی دور بین نے نظر پہونچا تو یون ہی

نہین جو جگر پر تم بہی لیکن اشک خونین سی
مدد گریہ کی تو نی چشم تر پہونچا تو یون ہی دے

نہ لی کو فصد یوالی لی نہ تیر ہی رگ جان تک
تری مژگان کی نوک نیشتر پہونچا تو یون ہی دے

اگرچہ ہم بہی لینا ضعف سے دشوار تہا لیکن
فلک تک ہم نی فریاد جگر پہونچا تو یون ہی

کبہی آیا بہی تو وہ ساتہ اپنی غیر کو لایا
مجہی اوس نی اذیت سے ظفر پہونچا تو یون ہی دے

تو نی بعد از صلح بہر لڑنی کی اے ڈال دی
جہلکی شاید کچہ کسی نی جلوہ ائی ڈال دی

وہ صنم سیدہا ہو گیا ہنسی خدا نی شل لطف
ہی طبیعت ہی من سکی کج ادائی ڈال دی

بلا مین لف کی کیون جا پھنسا دل
اوسی من نے نچھوڑا اوسنے مجھکو
گرفتاری مین یون مدت سے مجھکو

مرے جانی بلا مارے کہ چھوڑے
بہت تیر جفا مارے کہ چھوڑے
کہین وہ بیوفا مارے کہ چھوڑے

ظفر چھوڑونگا مین دامن نہ اوسکا
مجھے قاتل مرا مارے کہ چھوڑے

کیا نگاہ مست مین ساقی کی مستی ہی بھرے
ہم تو ان مین دیکھتے ہین جلوہ حق زاہدو
سیکڑون دل اک نگہ پر لیلی ہین وحشی بھی
فرصت اکدم ہی سرکش ہوا کیا کا حباب
کسکو مار اکسکا سر پھوڑا بتاو تو سہی
آدمی کہتے ہین جنکو کم ہین دنیا مین وہ لوگ

سب کے دلمین آرزو دی می پرستی ہی بھرے
بت پرستی مین ہماری حق پرستی ہی بھرے
مونہو کچھ نفع لیکن جنس سستی ہی بھرے
اسکی سرمین جو ہوا ای بحر ہستی ہی بھرے
ٹمنی لوہو مین گونکر چوب دستی ہی بھرے
یون تو سب اوجاڑ آدم سی بستی ہی بھرے

گنبد گردون کو تم خالی نہ سمجھو ای ظفر
اسمین سرتاپا بلندی اور پستی ہی بھرے

مشہور بزم مستی مین جو ہے سب سے ہمارے
جاگیر مین وحشت نے دیا ہمکو جو صحرا
گر ہو ہی کبھی رات کوی وصل کی تو کیا
شیرین دہن اب و رہی ہین پردہ کہان سے

کرتی ہین عداوت وہی مطلب مین ہمارے
جانا کہ ترقی ہوئی منصب مین ہمارے
ارمان نکلتی ہین کب اک شب مین ہمارے
جو بات ہے اوس شوخ شکر لب مین ہمارے

١١٦

میں لکھوں اک حرف بھی تو ہاتھ ہوں تیر قلم
کچھ نہ بولو میری قاتل سے وہ میری لاش کو
روبرو جب اوسکے جائینگی نہیں آنکی بات

کیا ستم ہے غیر اونہیں تحریر جو چاہے کری
دفن کردی یا کری تشہیر جو چاہے کری
ہمنشین تنہا یہاں تقریر جو چاہے کری

دل نہ رنجیدہ کری کوئی بڑا ہے یہ گناہ
اور دنیا میں ظفر تقصیر جو چاہے کری

زلف پرپیچ کی اوس بت نے جو پھندے مارے
دیکھ اوسکے تن نازک میں چبھیں گی خیاط
گل جو خندان تھے سدا اودہی ہوئے پژمردہ
پاک و ناپاک سے شمشیر اجل کو کیا کام
جانے دنیا کو بشر ہیچ تو پھر جان اپنے
آہ و نالہ میں نہ راہ ہوئی وہ بیداتا ثیر

دیکھ پہانسی کئی اللہ کی بندے مارے
کیا کیا تو نے ہیں تو تنگ میں بگندے مارے
کنا زمانے بھی چمن چمن کی ہیں خندے مارے
روز اسنے تو ہیں تہرے ہوے ہیں گیندے مارے
جانکو اس سے لگا کر نہ وہ دہندے مارے
دل سے کہدو کہ ابھی ہم ہیں نہ چندے مارے

اس زمین میں بہی سخنور کا ظفر قافیہ تنگ
کیا کری اپنا سر فکر سخن وہ مارے

ہمکو وہ بت ہوش سے یا مارے کہ چھوڑے
کیوں زلف کو اوس کافر بدکیش کی چھیڑا
کب چھوٹتی ہیں ہاتھ سے ہم دامن قاتل
گل تمسے ہوا وکش تو رخ گل پہ طپانچہ

ہم اوسکو نچھوڑیں کی خدا مارے کہ چھوڑے
بیشک نہ ہوئی تمسے خطا مارے کہ چھوڑے
وہ کھینچ کی شمشیر جفا مارے کہ چھوڑے
گلشن میں کہو باد صبا مارے کہ چھوڑے

۱۱۷

کرون کم نگاہ ہے کا گر مین گلہ
تو پہر اور بہی وہ تغافل کرے

کرے تو ظفر پر جو لاکہون ستم
کہان تک وہ صبر و تامل کرے

حضرت دل جکہ قابوی شرابی مین پڑے
ہم بہی ہوکر اک خراباتی خرابی مین پڑے

تشنہ کامی مین کبہی کام آئینگی ای سیکشو
رہنی دو دو چار قطری تو گلابی مین پڑے

کی سحر ہمنی تڑپ کر ہجر کی شب بہ جبین
رات بہر سو یا کئی تم ماہتابی مین پڑے

گر نکہائی یار سانہ اپنی نہین کہانیکا لطف
ہی مزاجب ہاتہ دونون کارکابی مین پڑے

کسکی تو ماتم مین رو یا ہی کہ یہی ای فلک
اشک انجم سی ہی پوشاک آبی مین پڑے

دل پر شتونکی ٹپری سینہ مین ہین سطرح داغ
جیسی انگاری ہون دکان کبابی مین پڑے

اے ظفر جانی وہ کیفیت نگاہ مست کی
آنکہ اوس سرکش کی جسپر لی حجابی مین پڑے

دوست تو بد خو نہو دشمن جو بد خوئی کری
تو نکوئی کر اگر تجہسی بدی کوئی کری

ہی تو گویائی کی خاطر منہ مین انسان کی زبان
پر زبان سی کام کی وہ جو بد گوئی کری

ہووی تو سرگرم آرائش قناعت سی اگر
جو دو شالہ کام کرتا ہی وہی لوئی کری

تو نکر اوس زلف سی بل ای دل شامت زدہ
لاکہ کج خلقی کری رہ لاکہ خم روئی کری

کہکشان سی کیا عجب تیری دوپٹی کی لیی
اک ستارہ دار تیار آسمان توئی کری

پیچ ڈالی اکو شوق خریداری مین مشک
بوی زلف یار گر دو کان خوشبوئی کری

عشق ساتہ لی فوج غم جدہر کو پہر گئے

اودہر ہی قبلہ ہی اپنا کہ دل کا رخ اب جدہر

ظفر عنان کمیت قلم جدہر کو پہر

ردیف ی ۱۸۱

[illegible]

ولہ

ہزار کوس اگر کوئی اک دم دوڑے
مجال کیا رہ الفت مین دو قدم دوڑے

ہوای وصل مین اوس گل کی ہم ہو گیا کیا
ہمیشہ ہم روش باد صبحدم دوڑے

ارادہ کیا ہی خدا جانی پہر ہر اک جانب
تمہاری گہوڑی جو کا خدنگ ای صنم دوڑے

گیا نہ خاک ہوی پر بہی جوش وحشت کا
ہمیشہ اوٹہکی بگولی کی طرح ہم دوڑے

مجہی بتاؤ مرا کیا گناہ کیا تقصیر
جو مجہ پہ کہینچ کی تم خنجر ستم دوڑے

کرون جو نامہ شوق اوسکو مین رقم اپنا
تو خود بخود ہو سیاہی روان قلم دوڑے

سمجہ نہ اشک کو لڑکا کہ یہ وہ آفت ہی
لگا کی آگ جو پانی کو چشم نم دوڑے

کرون ارادہ گلگشت مین اگر تجہبن
تو کاٹنی کو مجہی گلشن ارم دوڑے

ظفر لگی نہ لگی ہاتہ کچہ نصیبون سے
پر اونکی چہاتی پہ ہاتہ اپنا دمبدم دوڑے

حضرت دل وصل جانان کی شتابی مین پڑے
ہو گی ہم بیتاب ساتہ اونکی خرابی مین پڑے

محتسب سے سد راہ میکدہ کیونکر نہ ہست
لوٹین انگارون پہ دوکان کبابی مین پڑے

چاہتا ہی جی کہڑی ہم جسکی جسکی سب نشین
غیر سی باتین کرو تم بی حجابی مین پڑے

کون وہ مینوش ہی جسکی گزک کی واسطی
نقل یہ انجم پہ فلک کی ہین رکابی مین پڑے

ہوتی ہین سب خدمت عالی مین حاضر بار بار
ہم ہین دروازہ پہ فکر باریابی مین پڑے

خم مین می کش کام کی ساقی کہ خم ہی سر بمہر
منہ تری اپنا اگر جام و گلابی مین پڑے

بہگیا چشمو نسی دریا ای ظفر مانند نیل
وہ نظر اس رنگ سی عکس شتابی مین پڑے

ولہ

[illegible]

سونی ہو گیا اس کی ای رخ [illegible]
کیا بہزاد اور کیا بلو لاہی تین چار مین سے
ہتی کوئی ای پیا بالجبر در مین چمن سے
عشق مین ایسی ہوئی ہی تجلی حصی نصیب
ظاہر ایون اگرچہ مین کسکی نظر مین چمن سی
اور دل پہچین وی حصہ سوا ہی ہم گہر ی
اک گہری گذری مجہی کر دین مین چمن سی
گرمی سردی من مین پہچین کی دو نو نکان
تم رہوا کر دل چشم ظفر مین چمن سے
نکالون بات کوئی سو چکر انوکہی سے

کہاں یہ چشم تر مین بار ہای دل نی اشکون سے
جہان مین حضرت دل یون تو دیکہی سیکڑون بسمل
شرار آہ سی کہتی تہی شعلی شب کو نالون کی
جہان مین عاشق و معشوق یون تو اور بہی ہونگی
جلائی عشق کی آتش نی ای پروانو دل کسکی
نگاہ و چشم سی کہتی ہین اوسکی عشوہ و غمزہ

کہ ہونگی لعل اور گوہر نہ ہم جیسی نہ تم جیسے
ولی بیتاب اور مضطر نہ ہم جیسی نہ تم جیسے
کہ چمکی چرخ پر اختر نہ ہم جیسی نہ تم جیسے
مگر ہوونگی ای دلبر نہ ہم جیسی نہ تم جیسے
ہوی پر جلکی خاکستر نہ ہم جیسی نہ تم جیسے
کہ ہین دنیا مین جادوگر نہ ہم جیسی نہ تم جیسے

بُری ہین یا بہلی ہم تم ظفر لیکن غنیمت ہین
کہ یہان آئینگی پہر پہر کر نہ ہم جیسی نہ تم جیسی

عجب روش سے وہ نہین ہم گلی لگا کی ہنسی
ہنسا ہو سامنی اوس غیرت چمن کی گل
جنہین ہی شرم و حیا اس ہنستی روتی ہین
غم و الم کا مرا اونکی خوشی کا باعث ہے
یہ کہد و غنچہ سی آتا ہی تیری منہ سی بو
نکالا چارہ گرون نی جو ذکر مرہم کا

کہ گل تمام گلستا مین کہلکہلا کی ہنسی
تو چٹکیون مین اوسی غنچی سب اوڑا کی ہنسی
وہ بیحیا ہی جو ہنسی بیحیا کی ہنسے
کہ جب ہنسی و مجہی خوب سا رولا کی ہنسے
چمن مین سامنی اوس گل کی منہ چہپا کی ہنسی
تو خوب زخم جگر میری لہلہا کی ہنسے

ظفر فلک پہ ہو کیا کیا ہنسی ستارون کی
وہ مہ جبین در دندان اگر دکہا کی ہنسی

تیر عشق اگر ہی ٹہا یون جگر مین چین سی
جسطرح بیٹہی ہی کوئی اپنی گہر مین چین سی

[illegible]

گلشن میں جب ادا سے وہ رنگین ادا ہنسی
غنچہ کا منہ ہی کیا کہ جو پھر ای صبا ہنسی

یہ کیا ستم ہے ہم تو کہیں اپنا حال دل
رو رو کے تیری سامنے تو بیوفا ہنسی

ہنستا ہے تیغ یار سے اسطرح میرا زخم
جسطرح آشنا سے کوئی آشنا ہنسی

دیوانہ کو تیری نہیں پروا کہ ای پری
دیوانگی پہ میری کوئی روے یا ہنسی

روے غم فراق میں سو سو ہم ای فلک
گر وصل کی خوشی میں کبھی اک ذرا ہنسی

چارہ کرے اگر تیری بیمار عشق کا
تدبیر چارہ ساز پہ کیا کیا قضا ہنسی

جو دل گرفتہ غنچہ تصویر ہو ظفر
پھر اوسکو کیا ہنسائے کوئی اور وہ کیا ہنسے

ہمائیں نکل ہم دشت جنونکو چھوٹیں گھر کی قضیہ سے
تاک میں ہم ای ہوش و خرد اٹھ پہر کی قضیہ سے

زلف ہے اوسکی شام بلا رخ ہے اوسکا صبح صفا
ایدل تجکو مطلب کیا اس شام سحر کی قضیہ سے

الفت مال و زر نہیں جنکو اونکو غرض کیا قضیہ سے
سارے قضیے دنیا کے ہیں مال و زر کی قضیہ سے

کر رہا ہے جو بازار وفا میں سودا جنس محبت کا
کام نہیں اوس سودے اگر گو سود و ضرر کے قضیہ سے

جو قضیہ لال میں وہ سب جمع ہیں اونکی محفل میں
بیٹھے رہتے ہیں اوس سے الگ ہم یار و در کے قضیہ سے

ای دل ہو مشغول بحق تو فارغ ہو کر دنیا سے
جو ہیں اہل دہر کے اونکو نہیں ہے کام ادہر کے قضیہ سے

ساری باتیں تیری ہیں یارے گر نکرے کچھ قضیہ تو
ہوتی ہے بیزاری پیاری دل کو ظفر کی قضیہ سے

رات جو اوس مہوش کو ہم نے خواب میں دیکھا آنکھ کھلی
صبح تلک آنسو نہ تھما پھر اپنی اصلا آنکھ لگی

ردیف یای ۱۲۱

ہے جو نقش کلک تصور ہی تیری تصویر مشکل سے
رہی ہے ہجر کی شب ہجوم رنج و غم دل میں
کہ نکلی ہے ہمارا نالۂ شبگیر مشکل سے
ہزاروں طرح کلی ہیں پیچ اوسکی زلف پیچاں میں
بنائی ہے کسی صناع نے زنجیر مشکل سے
جو دیکھیں خط کا عالم مصحف رخسار پر تیرے
مفسر پھر لکھیں قرآن کی تفسیر مشکل سے
[illegible]

ہمارے کہو کوی جی نی حسرت مین گر جہگڑا
زنجی حسنی کی باندہی پاؤن مین زنجیر لگڑی سی
گری عاشق کی جان ناتوان گر قصد جا لیگا
ظفر بہتر ہی اون ناوک فگن کا تیر لکڑی سی
ہمو لیا وہان تو مرتی ہی ہم شمشیر لکڑی سی
ہو مین وہان تو لگی نہین شمشیر سی کم
نہین تی نازکی کی اوسکی تاثیر لکڑی سی
جمال زلف اوسکا وہ بلا کا دام لکڑی سی
تو کیا تقصیر ہی اپنی عالم تقصیر لکڑی سی
کہین اگر نغمہ کو ہم نی دم ہمکو دلا
ہمو ناصحی کیا اپنی تو تدبیر لکڑی سی
الٰہی ہو لگی ہون ہمکو مین عشق کی لکڑی

لی خسرو کو شیرین کو ہکن کا نام مر جاوے
اوسی ہی اختیار اپنی اجل جب ہر جا وہ لیجاوے
نظر کر محکمہ مین جاؤ کی تو کر وکیل اپنا
کہلا اوس خال عارض سی مضمون اک نکتہ مین

بعید اے عشق ہی بات انصاف و عدالت سے
نہین ہی کام کچہ ہمکو ہدایت اور ضلالت سے
ہی دل خوب واقف ہی رہ و رسم وکالت سے
کہ جسکا زلف نی طومار باندہا تہا طوالت سے

ظفر ہی آفتاب دین و فخر المرسلین اپنا
ہوا عالم منور جسکی انوار رسالت سے

مرا اوڑتا ہی جی مژگان چشم پر تغافل سی
کیا دل کو گرفتار اوسنی جب دام محبت سے
مری آہ و فغان سی ہمزہ ہو تو نہ ای گلرو
خیال زلف مین دل اوسکی جاکر آہ کرتا ہی
چمن مین نغمہ بلبل کو سنکر وہ لگی کہنی
خبر اورتی ہی کچہ سنکر صبا سی اوسکی آنکی

الٰہی تو بچای رکہیو اس موذی کی چنگل سی
تو مشکین زلف سی باندہین لگا کی کوچ زنجیر کاکل سی
نمک پڑ جاتا ہی اک حسن گل مین شور بلبل سی
کہ موج دود پیچان کم نہین ہی شاخ سنبل سی
لگی آگ اس چمن کو میرا گہبراتا ہی جی غلغل سی
رہین سرگوشیان غنچی کی کیا کیا باغ مین گل سی

ظفر تہوڑی سی ہمنی شعر جہٹ پٹ اس یہی لکہی
نہتی ایسی غزل جسکو لکہتی ہم تامل سی

بنا کر جو قلم کرتی ہو خط تحریر لکڑی سی
بوڑہاپی مین سہارا جاتا ہی تو تو کیا تجکو
جلی وہ دو گہری اور یہ جلی برسون کی جلنی مین

کہلا مضمون ہمکو دو گی تم تعویز لکڑی سی
یہ کم ہی کہکشان کی آسمان پیر لکڑی سی
زیادہ ہی تمہارا عاشق دل گیر لکڑی سی

ہاے مین ناتوان
[illegible]

آہ وفا کی ساتہہ جو میر جاتی ہی ملکی جان حزین
گیا جانی کیا دیتی ہین یار رب وہ تو اسکو دم ملکی

برسون ہی ایا ہجر مین تو نی ہمکو فلک بہیری سے
بیٹہی اگر اک لحظہ کبہی اوس ماہ لقا ہم ملکی

اب جو کیا ہی تمنی ارادہ اوس سے ظفر پہر ملنی کا
اکی کیا رسوای جہان کچہ آپ ہو تہی کم ملکی

دیکہی تیری تو سن ای اشک چمن گل مہدی کی
ہوتی ہین شرمندہ چمن مین تجہتی سب گل مہدی کی

روز لگی ہی پاؤن مین مہدی آنا جو یہان منظور نہین
ہم یہ بہانی جانتی ہین ہی سست تغافل مہدی کی

جسکو کیا ہی تو نی کشتہ اپنی دست حنائی سے
گور پر اوسکی پہول مین چاہی سنبل مہدی کی

شادی طفل اشک کے ہی منظور تجہی کیا دیدہ تر
خون جگر سی کرتی ہین کان جو تجمل مہدی کی

دست و پا مین لگا کی مہدی تمنی جو ہاتہہ پائی
چہالی لگا کی اپنی ہاتہون سر فرغل مہدی کی

خون عاشق رنگ حنا سی ملتا ہی یکرنگی سے
دسترس اوسکی پاون تلک ہو تا تو سل مہدی کی

اوسکے چشم تر کو ملا ہی اوس سی پا کی حنائی سی
آج ظفر جو وہ نہین سرخی رنگ مین بالکل مہدی کی

دورا چڑی ہین اوسکی دیکہنا موباف گوہر کی
کہ نکلا آگ کا شعلہ سا ہی کیا منہ سی اژدر کی

ور دندان کی اپنی آبداری جو دکہاؤ تم
نہ کیونکر غرق آب شرم مین دانی ہون گوہر کی

محبت کی گواہی کو ہین کافی داغ سینہ کی
اگر پہرن نہین ہین تو نہون کاغذ یہ محضر کی

ہجوم داغ حسرت سے بڑا لشکر ہی سینہ مین
اگرچہ آبلی بہی ہین تو وہ خیمہ ہین لشکر کی

بہری تجہی ہین گل مہدی کی پائین باغ خوبی مین
لگائی پاؤن مین مہدی نہین اوس شوخ نی ہر کی

١٢٣

ہمارا تشنہ روان دل مین غبار
اوسنی کس دن صفائی ہمسے
نجات شکوہ ہمنے اور تو نے
دیکہ لیا کی ترائی ہمسے
دامن دشت مین جنون تو نے
خوب زور ازمائی ہمسے
جیب صد چاک پاؤن مین صد ریش
اسقدر ہاتہا پائی ہمسے
ای ظفر بخت مین رسا ...

تہی کیون اشنائی ہمسے
توجہ منظور ہے ... نشاہ نہین
بن تیری نسیم ادائی بہت ہمسے
یار نی پوچہا لی ...
بات اگلی سی الہی وہ نہین
دیکہو پہو کا وہ بیرم اور ظفر
دل لی کیا اپنی الہی جان نی
کیا رلائی تو مجہی انکہون سے

مفلس کا جگر کب کہ نہین آہ جگر ہے
شیشے پہ ہزار اپنی ہو نازان دل فولاد
قوت کو وہ کیا پہونچی تونگر کی جگر کے
پر کہان قسم مرد دلاور کی جگر کے
ٹپکا نا ظفر خون نہین انکہون سی غم یار
طاقت یہ نچوڑی ہی وہ دہر ہری کی جگر کے

مانی نی روی لطف مین ستی تمام کی
تصویر کہینچ سکی نہ سحر کی نہ شام کی
ناکام ہی مزی سی وہ کس کام کی زبان
جو لذت آشنا ہی نہین اوسکی نام کی
صیاد تونی کردیا ازاد پر ہے ڈر
پہر کہینچ لای ہمکو محبت نہ دام کی
ایا ہی یہ کہ ہی یہ چمن جای می کشے
ہر گل دکہاتا انکہ ہی مانند جام کی
آیا ہی پوچہنی کو وہ ظالم مرا مزاج
طاقت ہی جب بانکو نہین ہی کلام کی
اتنی قیام پر تو ہین اتنی تپ ستین
کیا جانی کیا ہو کریہ جگہہ ہو قیام کی
مشکل ہی کار عشق و جنون لیکن آگئے
مجنون کو عقل ہی ظفر اس انصرام کی

کیا کہون تمنی مجہسے کیسے کی
جی ہی جانے ہی میرا جیسی کے
نکرے کوئی دشمن ای ظالم
دوستی تونی مجہسے ایسے کے
سوزش دل نی ہر بن مو سی
ایک پیدا صدا ہی نی سی کے
تیری موج تبسم لب نے
کی نمایش تو موج می سے کے
کیا کہین کیا بشر کی قالب مین
ہمنی معلوم ایک شی سے کے

ردیف یای

[illegible]

[illegible]

مرا کاتب لگا گھبرانے دو باتوں کی لکھنی سے
ابھی دفتر پڑے ہیں اے ظفر لکھوانے بر سوں کی

خطا دیکھی مری کیا تو نے کیا تقصیر ثابت کی
جو ٹھہرائی سزا میری الٰہی تعذیر ثابت کی

کسی سے میرا پیغام زبانی تو نے سن پایا
کہ پوشیدہ کہیں میری کوئی تحریر ثابت کی

کبھی مین صنعت تصویر بولا ہے نہیں منہ سے
بتا کیا تو نے بات اے عالم تصویر ثابت کی

اگر پوچھا ہے تو نے کہ کچھ کہہ گیا اس سے
کبھی آگے تری مین نے نہیں تقریر ثابت کی

نہ یہ مین نے کہا تجھسے کہ تو میرا کشندہ ہے
نہ تیری ہاتھ مین قاتل کبھی شمشیر ثابت کی

جو تو نے چشم کی گردش سے گردش دی کیا مجھکو
تو مین نے اپنی ہی وہ گردش تقدیر ثابت کی

ہوئی ذلت ہی گر مجھکو تری ہاتھ سے عالم مین
تو مین نے اوسمین اپنی عزت و توقیر ثابت کی

کیا شکوہ نہ بیرحمی کا تیری سنگدل مین نے
مگر آہ و فغان اپنی ہی بے تاثیر ثابت کی

ظفر سا کون ہے عاشق ترا ہان تو ہی منصف ہو
خطا میری وفا جس سے بتا بے پیر ثابت کی

چھوڑ سب کے دوستی کر دوستدار ایک کے
ایک کا ہو یار نہ ہو جائیگی یاری ایک کے

کوئی تو ہمدم شریک رنج و راحت چاہیے
نے ہنسی ہے ایک کی اچھی نہ زاری ایک کے

اپنا اپنا ہے نصیبہ ایک کو دائم ہے عیش
عمر گذری ہے غم و محنت مین ساری ایک کے

کی ہزاروں مجھسے جانبازوں نے جان و سر نثار
پر پسند اوسکو نہ آئی جان نثاری ایک کے

کہتے ہین غمخوار ہون لیکن تری غم کی سوا
خوش نہین آتی مجھے تو غمگساری ایک کے

ردیف یای
۱۲۵

رخ گلگون ہے اوس گل کی کہ ایسی سرخی
جلوۂ صبح بہاران ہے بہار شفق

اے ظفر تجھکو ہے منظور اگر رد حسود
تو پڑھا کیجیے قل اعوذ برب الفلق

عاشق زار مری طرح کوئی ہو تو سہی
آہ بیکار مری طرح کوئی ہو تو سہی

روز اس غمزدہ کی رہتا ہوں غمخواری مین
دل کا غمخوار مری طرح کوئی ہو تو سہی

[illegible]

حیران سی آنکھی ہو کم کیا مریض غم کو
دیکھی جو شمع تری رخسار آتشین کو
محفل مین رشک سی کس بیچ جل بجا سی
جب صاف صاف ایسی رخسار ہون تمہار
پانی نگاہ کیونکہ او پر پیسل بجا سی
ان روز ون اوس گلی مین جا بن جا بجا مین

تصویر بن بجا سی صورت بدل بجا سی
پیچ و تاب نکلی دل سی نہ آہ سوزان
رسی جلی بلا سی پر او سکا بل بجا سی

شکل آئینہ نہین آنکہ جہپکتے ہرگز
ہوش ملنی کا ہی تیری تم بیہوش ہنوز

محو دیدار مری طرح کوئی ہو تو سکی
ایسا ہشیار مری طرح کوئی ہو تو سکی

ہین ظفر گرچہ گہر بار ہمیشہ یاد ل
لیک خون بار مری طرح کوئی ہو تو سکی

مرا دل کیا دل اونکی پیچ مین آئی ہتی تھی
مژہ تیری خدنگ ناز کا سایہ بنایا تھا
ذرا دکھلا دیا تہا روی آتشناک جو اوسنی
ہوا پہر او سکو شوق تیغ بازی کبھی کیا ہو
کسیسی حضرت دل کیا نہ اوسنی یہ بنا ہو گا
دکھا ئی بہی تہی اوس فتنہ خونی چشم کی گردش

دکھا کر زلف مسر پر بلا آتی ہی تہی تو نکی
اگرچہ تیر ہمنی ہاتہ سی کہا ئی تہی تو نکی
تو شعلہ آگ کی سینہ مین بہڑ کاتی تہی تو نکی
انہین کہیلون نی سر پہلی بہی کتنا ئی تہی تو نکی
کہ تم بیتاب ہو کر آگ جلا ئی تہی تو نکی
کہ اول ہی یہان تو ہوش چکرا ئی تہی تو نکی

بنا یا گرچہ ہی ہمنی جہان کو خاک و سکی کوچی کی
مگر ہان بار دل ای ظفر پا ئی تہی تو نکی

گر گئی ویران چمن یا خزان گل جہاڑ کی
خوب جہاڑی آج شیخی ابر گوہر بار کی
گہہ وغنچی سی بہول اپنی پر باغ مین
خاک سی شوخی ونکی یک غلن برپا ہوا
چشم ہو آئینگی گر تیری کرون اک پل مین فنا

بس قفس مین بیٹھ رو پر اپنی بلبل جہاڑ کی
اوسنی بعد از غسل اپنی زلف کا کل جہاڑ کی
آخرش جا ہی بیا اوسنی ہاتہ بالکل جہاڑ کر
آہ وہ محشر خرام اوٹہا جو فر غل جہاڑ کی
اپنا گہر پلکون سی مین ای پر تغافل جہاڑ کر

[illegible]

سنتی ہیں ہاتھ میں ہی اوسنے لگائی مہندی
اے ظفر اب وہ نگار آئے تو کیونکر آئے

نظر پھر آج شکل نامہ بر دو دن کے بعد آئی
خدا جانے کہ وہاں کی کیا خبر دو دن کے بعد آئی

تری ہاں تو نہیں آفت ایکدن آئی گی عاشق پر
نہ آئی آج گر اے فتنہ گر دو دن کے بعد آئی

کبھی تھی عشق میں جو بات ہمنے جھیلی اول دن
وہی مشکل اے دل شوریدہ سر دو دن کے بعد آئی

نہ تھی قسمت کہ میں دو دن نجاؤں اسکے در پہ جو روز
کہاں تھی آگے یہ صورت نظر دو دن کے بعد آئی

بہت مشکل تھا میں دو دن سے تجھ بن بارے تو آیا
مجھے کل آج اے رشک قمر دو دن کے بعد آئی

جو دو دن پہلے آئی تھی بلا دل پر محبت میں
وہی آخر ستمگر جان پر دو دن کے بعد آئی

بہار گل ہی دو دن پھر اڑیگی خاک گلشن میں
خزاں جس وقت اے باد سحر دو دن کے بعد آئی

اجل جس دن وہ چاہے تو اوسی دن میرے پاس آتا
کہ ہو گی زندگی مشکل اگر دو دن کے بعد آئی

قیامت ایکدن اوس جلوہ قامت سے آئی ہی
اگر دو دن نہ آئی اے ظفر دو دن کے بعد آئی

بجائے سوز دل گر جان جل جائے تو یہ جائے
نہ جائے درد دل گر دم نکل جائے تو یہ جائے

کوئی سودا زدہ کا پیچ تاب دل ہی ہیں جانا
مگر اوس کاکل پر خم کا بل جائے تو یہ جائے

بدل کر بھیس تو عاشق نہیں جا سکتا گھر اوسکے
اگر صورت ہے کچھ اسکی بدل جائے تو یہ جائے

وہ خوش ہوتا ہے ان فرط [illegible] احوال بد سنکر
الٰہی کچھ خبر وہاں آج کل جائے تو یہ جائے

نہیں جانے کی جیتے جی تو حسرت وصل جاناں کی
ظفر ہاں بعد مردن اجل جائے تو یہ جائے

کیا کیا خاک حاصل کوچہ گردی سے جو خاک پہ ہیں
ہجوم داغ پر بھی آہ اب تک سرد ہی فی الحال ہیں

نہ کوچہ تک بھی تیری ہم آئی وار دن نے تو پہنچا
ذرا گرمی نہ اوسکو اپنی انگاروں نے تو پہنچا

ظفر اک بار بھی کانون تک اوس کان ملاحت کی
ہماری داستان غم نہ غمخواروں نے تو پہنچائی

بن سکتی ہی تدبیر اگر بنکی بگڑ جاے
کیا بن سکی تقدیر اگر بنکی بگڑ جاے

ہی میری تمنا کہ رہوں خاک در یار
پروا نہیں اکسیر اگر بنکی بگڑ جاے

شمشیر گروں سی تیرے ابرو کی مقابل
بنوائی شمشیر اگر بنکی بگڑ جاے

ہی شرح محبت کو قلم آہ کی کافی
خامہ دم تحریر اگر بنکی بگڑ جاے

بگڑا ہوا یہ حال ہی میرا کہ مصوّر
کھینچے مری تصویر اگر بنکی بگڑ جاے

افسوس صد افسوس محبت میں مرا کام
ای آہ کی تاثیر اگر بن کی بگڑ جاے

بکھری ہوئی زلف جو دیکھی تو عجب کیا
حدادسی زنجیر اگر بنکی بگڑ جای

بگڑی ہوئی کچھ صید محبت کی ہی قسمت
یہ جان ترا تیر اگر بنکی بگڑ جای

باتیں تو بناتی ہو ظفر سامنے اوسکی
کیسی بنی تقریر اگر بنکے بگڑ جاے

جو سوزش غیر سوز جان عمکش ہو تو بجھ جاے
یہ آتش عشق کی ہی اور آتش ہو تو بجھ جاے

محبت عاشق شیدا کی تیری کم ہو کیا ممکن
ہوس کچھ بوالہوس کی ای پری وش ہو تو بجھ جاے

پلا ای ایکقطرہ می کا ساقی گر عنایت سے
تجھی کیسی پیاس ای مہ وش ہو تو بجھ جاے

وصل کا تیری اگر ہو سبب کسی عنوان بجا ہی
تو میری جان تو کیون الٹی مرجھان بجا ہے
ہیں دون مجمع خوبان میں گر اوس زلف کا ذکر
زلف کی طرح سے جمع پریشان بجا ہے
جو کری یاد تری مصحف رخسار کو روز
گرچہ نا خواندہ ہو وہ حافظ قرآن بجا ہے
گر خوش آئی تجھی ای یار نوا ہی بلبل
دل نالان بھی مرا مرغ خوش الحان بجا ہے
صورت اوس عالم تصویر کی جو صورتگر
دیکھی ہو وہ صورت تصویر وہ حیران بجا ہے

ہی شمشیر ستم کو خوب کر تو امتحان	دم بلا ہی گر مرا ای قاتل خونریز جائے

جسکو دل کرتا ہو جانی بزم میں اوسکی ظفر
وہ بچشم تر برنگ ساغر لبریز جائے

جو بات ہی بگڑی ہوئی جہاں جا ہی تو بنجائی	ڈھب وصل کا اوس بات سے ہی بجا تو بنجائے
عاشق کا نہیں کہیں زر و سیم سے بنتا	پاس اوسکی جو وہ سیم بدن جا تو بنجائے
ہو بار بہار آئے نہ دیوانہ سے بنے گل	یکبار جو تو سوئے چمن جائے تو بنجائے
رہتا ہی چمک ایسی مری آہ کا شعلہ	تارا سا سر چرخ کہیں جائے تو بنجائے
بگڑا ہوا ہی کام تو ناکام کا تیری	پر تو اگر ای غنچہ دہن جائے تو بنجائے
ہم جانتے ہیں تکیہ تری در پہ بنائیں	دی تھوڑی سی ای عہد شکن جائے تو بنجائے

وہ بگڑی ہی جائینگی بلا سی ظفر اونکی
عاشق کی اگر جان پہ بنجائے تو بنجائے

غم ترا جب کہ دلنشین ہو جائے	دل میں پھر کیسے بہ جبین ہو جائے
خواہ مسجد میں خواہ بتکدہ میں	مدعا سجدہ ہی کہیں ہو جائے
یا نہو وہ مری نظر سے دور	یا مری آنکھ دوربین ہو جائے
ہی اوس خال رخ کا جو نکتہ	نکتہ والوں پہ نکتہ چین ہو جائے
ہو اگر دور بھی تو ہو نزدیک	یار دل سے اگر قرین ہو جائے
شب کو آنا جو ہو تو ہاں کر لو	اور نہیں تو ابھی نہیں ہو جائے

ہو بلند اے خاکساری گر کبھی اپنا غبار
خاک میں ملجائے یہ گردون گردان چاہیے

چارۂ زخم دلِ عاشق اگر منظور ہے
چارہ ساز وجائے مرہم دان نمکدان چاہیے

چاہ کر اوس بیوفا کو چاہ کا دیکھا مزا
چاہیے اے حضرت دل اور اوسسے یان چاہیے

تکمۂ یاقوت پیراہن میں اپنے ہو تو ہو
لیکن اشک خون ظفر زیب گریبان چاہیے

بجز جام جہان میں کبھی ہے نہ کو کیا کہیے
تجھے تختگاہ جم تو میخانہ کو کیا کہیے

سلجھنے سے جو اون زلفوں کی اوجھی ہے زیادہ دل
اولٹ پیچ اپنی قسمت کا ہے شانہ کو کیا کہیے

امید دوستی کس سے ہو دشمن دل ہوا اپنا
کہ ہو جب آشنا ایسا تو بیگانہ کو کیا کہیے

بہت ہم کہہ چکے دل کو حذر کر اوس پریرو سے
کہا اوسنے نہ کبھی دیوانہ کو کیا کہیے

نہیں آسان سوز عشق سے یون جلکے مرجانا
کبھی مرجا تو اور پروانہ کو کیا کہیے

ہوا رنج اوسکی دلکو جس سے جان دل کہا ہمنے
کسیکے سامنے پھر ایسے فسانہ کو کیا کہیے

ظفر وہ حوروش گھر میں ہماری جلوہ فرما ہے
سوائے قصر جنت اپنے کاشانہ کو کیا کہیے

عدم سے آگئے ہم یہان وہین ہوتے تو کیا کرتے
ہوئے تو کیا گیا ہمنے نہین ہوتے تو کیا کرتے

بلائے عشق میں کہو بیٹھے ہم دنیا و دین دونون
ہمارے پاس گر دنیا و دین ہوتے تو کیا کرتے

خطا کی حضرت دل تمنے چھوڑ زلف کو اونکی
جو تم پیر وہ ابھی چین بر جبین ہوتے تو کیا کرتے

وہی دو گز زمین تھی عاقبت گر ہفت کشور تھی
تمہارے غافلو زیر نگین ہوتے تو کیا کرتے

نہتی تیغ اجل کم تری شمشیر ابرو کی
ہم احسان اسکا ای بیداد گر لیتی تو کیا لیتی

بنائی دست مژگانکو نہ جبتک ہمسر سایہ
بلائیں اوسکی زلفونکی ظفر لیتی تو کیا لیتی

ہم ایکبار وہانتک جو بار پا جاتے
تو جو معاملے ہیں سب قرار پا جاتی

کہان سے باقی پتا کاروان عمر کا ہم
جو باقی کچہ ہے کہین گرد و غبار پا جاتی

زبان سے حال غم عشق مین کہون کہون
کہ مجکو وہ کہین ہین غمگسار پا جاتی

نہوتا حضرت ناصح کو ناگوار یہ عشق
مزا وہ اسکا اگر ایکبار پا جاتی

کلام کرتی نہ یون وہ بدو عدو ہمسے
جواب کوئی اگر ای نگار پا جاتی

زبان سے نام بہی لیتی نہ ہم محبت کا
نجات اس سے اگر ایکبار پا جاتی

کسیکا قتل جو ہوتا ہی اونکو مد نظر
تو ہین نظر ہی سے ہم جان نثار پا جاتی

جو زندہ رہتی محبت مین ہم تو اور بہی کچہ
اذیتین تری ہاتہون سے یار پا جاتی

عوض بدی کا نہین کرتی ہم کسی سے ظفر
مگر ہین اپنا کیا بدشعار پا جاتے

پیام اونسے کچہ ای پیغام بر کہتی تو ہم کہتی
کہا جا سکا کیا تجہسے اگر کہتی تو ہم کہتی

کہا سنتی تمہاری اگی سب افسانہ اوروںکا
کہانی اپنی ای رشک قمر کہتی تو ہم کہتی

کوئی زلف دراز یار کا کہہ سکتا کیا قصہ
طویل اتنا تہا اوسکو عمر بہر کہتی تو ہم کہتی

سر رہ کسطرح کہدیتی اونسی بات پردی کی
مگر در پردہ جا کر اونکی گہر کہتی تو ہم کہتی

تم اپنا تو یہ حال پریشان جب [illegible]
مین راز دل اپنا نہ جتاؤن کبہی اونکو
لیکن ہین مری دیدۂ گریان جتاتے
یا ور او نہین کب آ وہی ای گل لالہ کی طرح سی
ہم آپکو ہین تابع فرمان جتاتے
اوس دشمن ایمانکو دیکہا وہ نہین ایکبار
جو آپکو ہین صاحب ایمان جتاتے
ہر آن ادا اوسکی بلای دل و جان
تم دیکہو ظفر ہمکو ہین ہر آن جتاتے

[illegible]

بلا ہین زلف جانان کی اگر لیتے تو ہم لیتے
بلائیں کون لیتا جان پر لیتی تو ہم لیتے

کیا ہو مست جیسی تیری چشم مے گون نی	نشی کو کیا کوئی اوس بادہ خوار کی کاٹے
نپوچھو مجھسی کہ کسطرح دن مصیبت کے	غم فراق مین اوس بدشعار کی کاٹے

کرے جو یار ظفر تیز خنجر مژگان
تو ایک دم مین گلی وہ ہزار کی کاٹے

چہوڑ کر یار ہین سب ہو کے چلتی پہرتے	اپنی تنہائی پہ ہم ہاتہ ہین ملتی پہرتے
دم جنبش تری زلفون سی ٹپکتا ہی عرق	یا کہ ہین مار سیہ زہر اوگلتی پہرتے
شمع وجسے ہوا تو مرا زیب محفل	مثل پروانہ عدو جی مین ہین جلتی پہرتے
غافلو عالم پیری ہی کوئی دم بیٹہو	دیکہو لڑکون کی طرح کیون ہو اوچہلتی پہرتے
شعلہ خوبون کو ہین بہڑکاتی ہوا خواہ وے	جو کہ نکہی نہین گرمی مین ہین جلتی پہرتے
اپنی کوچی مین عبث پہرتی ہین تو اس نازسی وہ	پاؤن سی ہین دل عشاق مسلتی پہرتے
تیری مرضی ہو تو لون اونسی ابہی مین بدلے	تیوری مجہسے ہین جو لوگ بدلتی پہرتے
گر کی اوس کوچی مین ہمسی تو سنبہلا نگیا	کیونکہ ہم پہرتی وہان سی جو سنبہلتی پہرتے

ای ظفر اور تو جاتی ہین وہ گہر غیرون کی
آنکلتی ہین ادہر بہی کبہی چلتی پہرتے

جبکے دلمین کہ ستمگار ترا ڈر بیٹہے	وہ تری کوچی مین آرام سی کیونکر بیٹہے
اوس ستم کیش نی مژگانکو جو دی اک جنبش	تیر کتنی ہی مری دلمین برابر بیٹہے
درد کیونکر نہ اوٹہی آہ مری پہلو سے	جا کی پہلو مین جو غیرون کی وہ دلبر سب بیٹہے

یہ وظیفہ ہے ظفر اپنا کہ ہیں یاد ہمیں
رخ و گیسو سحر و شام کسو کے آگے

کسیکی جب تصور کی نظر بندی لگی ہونے
تو ہو کر چشم بندی گھر کی در بندی لگی ہونے

الٰہی خیر ہو پھر چشم میں تحریر سرمہ سے
سپاہ ناز و غمزہ کی کمر بندی لگی ہونے

یہاں عاشق نے چشم تر سے باندھا تار اشکوں کا
وہاں کانوں کی بالوں پر گہر بندی لگی ہونے

جگر کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے طفل اشک نکلے ہے
ہمیں معلوم اب اسکی جگر بندی لگی ہونے

لگینے بھی لگی اب شعر کہنے کیا تماشا ہے
کہ مضمون بندیاں روزن چہر بندی لگی ہونے

کہاں مرغ نظر اوس گلشن رخسار تک پہنچے
کہ تار اشک سے پہلے ہی بندی لگی ہونے

کسینے کچھ نگہ پہ بہتان باندھا کھل گیا ہے پھر
جو اپنی اونکی کو چھپن ظفر بندی لگی ہونے

نظر سے جب نظر کر کر نظر بندی لگی ہونے
صف مژگان میں اشکوں سے کمر بندی لگی ہونے

بجا تا تھا گھڑی بھر میں تو وہ مجکو بولاتی تھی
سبب کیا جو مری دو دو پہر بندی لگی ہونے

قفس میں بند ہوں اور گر کہاں جاؤں نگاہیں بہانے سے
کہو صیاد سے کیوں میرے پر بندی لگی ہونے

جو مانگا بوسہ خال لب کا بولے یہاں نہ آیا کر
ستم دیکھو مری اک نکتہ پر بندی لگی ہونے

کہیں کیا چھاونی چھائیگی فوج اشک آنکھوں میں
کہ مژگان سے پہلے ہی چھپر بندی لگی ہونے

مژہ کا درد دوری نے مری اشکوں کو آنے سے
مگر یاں خواب کی اے چشم تر بندی لگی ہونے

زبان بند اپنی کر کر کون بیٹھے اوسکی محفل میں
کہ وہاں تو بولنے کی بھی ظفر بندی لگی ہونے

گروں مین کیا نہ اوٹھا پردہ غفلت — وگرنہ اوس تلک سینے نظر پہنچا تو دی ہوتی
رکھا کیون عشق نے زاہد کو خشک ایسے وے عالم مین — اسے کچھ گرمی سوز جگر پہنچا تو دی ہوتی
بلا سے خاک عاشق کی اگر برباد ہو جاتی — پر اوس کوچہ تلک باد سحر پہنچا تو دی ہوتی
بہت کرتا تھا دعوے عشق کا یہ دل اسی تو نے — اذیت خوب سے بیداد کر پہنچا تو دی ہوتی
لکھا تھا مین نے خط مین اوسکو مضمون اپنے گریہ کا — نمی کاغذ کو کچھ اے چشم تر پہنچا تو دی ہوتی

مرے احوال سے وہ بیخبر اتنک نہین واقف
کوئی بات اوسکے کانون تک ظفر پہنچا تو دی ہوتی

ہم تو یہ نہین کہتے کہ غم کہہ نہین سکتے — پر جو سبب غم ہے وہ ہم کہہ نہین سکتے
ہم دیکھتے ہین تم مین خدا جانے تو کیا — اس بھید کو اللہ کی قسم کہہ نہین سکتے
رسوائے جہان کرتا ہے رو رو کے ہمین تو — ہم کچھ تجھے اے دیدۂ نم کہہ نہین سکتے
کیا پوچھتا ہے ہمسے تو اے شوخ ستمگر — جو تونے کئے ہمپہ ستم کہہ نہین سکتے
اے صبر جنہین تلخ کلامی کو تمہارے — شربت ہے بتاتے ہین وہ ہم کہہ نہین سکتے
جب کہتے ہین کچھ بات رکاوٹ سی تری ہم — رک جاتا ہے یہ سینہ مین دم کہہ نہین سکتے
طوبے کو بہشتی ہے تمہارا قد رعنا — ہم کیونکہ کہین سرو ارم کہہ نہین سکتے
اللہ رے ترا رعب کہ احوال دل اپنا — دیتے ہین ہم کر کے رقم کہہ نہین سکتے

جو ہمپہ شب ہجر مین اوس ماہ لقا کی
گذرے ہین ظفر رنج و الم کہہ نہین سکتے

[illegible]

شمع و پروانہ اوٹھا مت سی نہ تو بزم میں دیکھہ
مثل پروانہ جلی جاتی ہین غیرت والی

عاشقون کو نہین کچھ کا فر و دیندار سی کام
اوسنسی ملتی ہین جو ہین عشق کی ملت والی

نہ شمشیر ستم رکھہ ہی یا سر اپنا
ہم بھی ہین عاشقو نمین کیا تری جرأت والی

ہمنی اوس بت مین جو دیکھا ہی نہین کہہ سکتی
کہ مبادا کہین سن پائین شریعت والی

وسعت ملک سلیمان کو سمجھتی کیا ہین
سا نبی کنج قناعت کی قناعت والی

اس ستم پر تو ظفر دیتی ہو تم دم اون پر
کیا ستم ہو جو وہ ہون مہر و مروت والی

دیر کیون کر رہی ہی وہ تو شتابی والی
اب تلک ہین اوسی محفل مین خرابی والی

ہین جو محفل مین تری جام و گلابی والی
اونکو تو منہ نہ لگا ہین یہ خرابی والی

نہین معلوم پڑھا جاتی ہین کیا کیا اگر
میری دشمن تجھی اور وہی کتابی والی

کور و سیم کی رکھتی ہین طبق شمس و قمر
پر ہین وہ تون تری صدق کی رکابی والی

ہی تو ہم صوفیون کی یار پر اب ہین مشہور
ای شرابی تری صحبت مین شرابی والی

دل بریان کو مری دیکھہ کی ہوتی ہین کباب
آتش رشک سی وہ کان کبابی والی

عاشق غمزدہ کو اور رولاتی ہین سوا
یہ محرم مین ظفر جامۂ آبی والی

ہو کہیلی کہیل ہمنی صاحب تدبیر کیا کہیلے
پر اب بازی ہماری دیکھئی تقدیر کیا کہیلی

نگاہ دوست اپنی تیغ بازی جسکو دکھلائی
وہ پھر ہی دست لیکر ہاتہ مین شمشیر کیا کہیلی

۱۳۷۵

[illegible]

ہم اک روز دل تحفہ دی آی اونکو	وہان جا ہین پر سوغات والے
سنو تم نہ اونکی جو طومار باندہین	کہ ہین بیہودہ بول اکبات والے
ہم اوسکو سمجھتی ہین جو منہ سی کہدو	اشارات جانی اشارات والے

قیامت یہ کرسے تہی برپا قیامت
ظفر نالی وہ ہجر کی رات والے

پہونچ جائین جو وہان تک صبحدم پہلی سی ہم پہلے	تو جہک کر چوم لین اونکی قدم پہلی سی ہم پہلے
ہوا پہلی ہمسی قتل کوئی اوسکی ہاتہون سے	کہ جا بیٹہی تہ تیغ ستم پہلی سی ہم پہلے
نہین شکوہ پریشانی کا ہمکو تیری زلفون سی	پریشان تہی تری سر کی قسم پہلی سی ہم پہلے
اگر ہوتی نہ امید اوس مسیحا دم کی آنی کی	تو کیون توڑتی یہ کر اپنا دم پہلی سی ہم پہلے
نہین آیا زبان پر اپنی تو اک حرف بہی اتک	زبان کو تو اچکی مثل قلم پہلی سی ہم پہلے
تہا پہلی کوئی چشمہ تہا پہلے کوئی دریا	ہوی پیدا جہان مین چشم نم پہلی سی ہم پہلے
نہ تہا اک قطرہ بہی سوی عشق مین باقی	جو کرتی نوش جان ہر آب غم پہلی سی ہم پہلے
جو خط تو لیکر نامہ بر آیا کہین پیچھے	روانہ ہو گئی سوی عدم پہلی سی ہم پہلے

ظفر گر سب سی پہلی ہم نہ دل دیتی اونکو
اوٹہاتی آج کیون رنج و الم پہلی سی ہم پہلے

ہو جو دہیان اوس لف کا تا دیر انکہونکی تلی	تیرہ بختون کی ہی اندہیر انکہونکی تلی
سکی ابرو کا تصور ہی مجہی جو دید دم	پہر رہی ہی صورت شمشیر آنکہونکی تلے

انگور خسار پر انوار دکھاوے اپنے
کہ فلک پر ہیں بہت شمس و قمر چل نکلی

دم ہی چلنے کو ہے ہمراہ یہ قاصد نے کہا
کہ کہیں باندھ کی جلدی سی کمر چل نکلی

کیا کہیں مشتی کہ بہم گئی وحشت میں نکل
کہ جدھر لگئی تقدیر ادھر چل نکلی

دیکھ روے عرق آلودہ کری جان سفر
چھاؤں تاروں کی یہ بہتر ہی اگر چل نکلی

بوسہ مانگا تو کہا بس چلو بہیا لسنی نکلو
منہ لگایا تجھے کیا تم تو ظفر چل نکلی

ردیف یای ۱۳۷

رخسارہ سرخ زلف سیہ فام کی تلی
پہولی ہی ایک طرفہ شفق شام کی تلی

کس بادہ نوش کی لیئی نرگس کی ہاتھ مین
روپی کی تہالی سونیکی ہی جام کی تلی

ای مرغ دل نہ خال سمجھ زیر زلف یار
یہ دانہ فریب ہی اس دام کی تلی

سر دفتر جنون جو کیا عشق نی مجھے
مجنون کا لکھا نام مری نام کی تلی

پختہ مزاج جن تھی نازان وہ اب گئی
پختہ مزاجیان طمع خام کی تلے

مشتاق ہی جمال کا تیری تمام خلق
رہتا ہی اک ہجوم لب بام کی تلی

ایسی کہان نصیب کہ مانند نقش پا
ہو میری چشم یار کی ہر گام کی تلی

ہی سر بلند عشق مین وہ ہی کہ جسنی سر
رکھا ہی تیغ دلبر خود کام کی تلے

ہی تو بشر پر اوسکو فرشتی بہی ای ظفر
گردون سی جہانکتی ہین جگر تہام کی تلی

ہان وہ دن ملنی مین شکایت نہ ہوتی ہی
جہان دونو کی جانب سی شکایت نہ ہوتی ہی

اگر تری کیوں ہو لکہکر نامہ یہ حاضر ہی نکہو تو
کہ خط ملتا ہی کسکا اور عبارت کسکی ملتی ہی

مزا ہی جو محبت مین نہین ہی وہ کسی شی مین
کسیکو کیا بتاؤن اسمین لذت کسکی ملتی ہی

نہو رسوا جلا کر مجھکو میری خاک اوڑانی سی
یہ سوچو خاک مین ہر روز عزت کسکی ملتی ہی

کہو دل سی نکی فریاد اوس انصاف دشمن سی
کہ زہان داد کی گرفتار محبت کسکی ملتی ہی

مری حسرت سی پای عشق مین مجنون مرا رتبہ
ظفر سچ ہی کسیکو مفت دولت کسکی ملتی ہی

بتونکو کچہ زبان اپنی دل نہین آسان دینی ہی
جو کہنا ہو تو سچ کہنا خدا کو جان دینی ہی

تم آؤ آپ میری پاس یا خط بہیج دو لکہکر
دل مضطر کو گر تسکین کسی عنوان دینی ہی

شمیم زلف سی اوس مشک گل سی کی آمیزش
جو بیہوشی مجھی اس نکہت ریحان دینی ہی

لبوں کا بوسہ تو کیا دو گی لیکن منہ سی تم اپنی
کوئی گالی مجھی ہلوا اگر اے جان دینی ہی

ستاتا ہی تجھی وہ کیوں ہوا تہا اوسپہ عاشق
سزا تو تجھکو واجب ای دل نادان دینی ہی

تری آنی او کو دل کا اپنا ای عدو جانی
مری تیر یک اپنا جانکو ہر آن دینی ہی

ظفر پیکان تیر اوسکا جو پورا سخت جانی ہی
تو جان وہ بدو مناسب قیمت پیکان دینی ہی

دل سی بہر جا تری چشم تو ہان چاہیی ہی
ہی یہ بیمار اسی نقل پیکان چاہیی ہی

ہی کماندار تری تیر کا پیکان کافی
دہن زخم مین کیا میری زبان چاہیی ہی

ایک دو جام سی کیا ہو گا کہ ہی جوش بہار
اب تو کوئی خم می بادہ کشان چاہیی ہی

اوسکی موج اشک ہی اوسکی لیئی زنجیر ہی کہل گیا مضمون سارا دیکہکر صورت تری	جو کہ سودای محبت مین تری پابند ہی کیا ہوا خط گرچہ قاصد اونکا آیا بند ہی

وقت پر جو کام آئی دوست اوسکو جانئی
ورنہ رہتا ای **ظفر** یہان کام کسکا بند ہی

تجہکو بہکا دیا کسنی سے ہے پہرتی ہین وہ الگ الگ سب مجہسے آشنا آشنا ہین سب کہتے سبب رنجش اونکا دل کی سوا مر گئے پر ہمارے مرنے پر ہمنے دیکہا ہے جو ستم تیرا کیا مزے مین گذرتی تہی لیکن خوبرویون سے کیا امید وفا	ہائے یہ کیا کیا کسنے سے ہے دیا کچہ تو لگا کسنے سے ہے دیکہا بہی آشنا کسنے سے ہے نہین مجہسے کہا کسنے سے ہے کب کہا مرحبا کسنے سے ہے نہین ابتک سنا کسنے سے ہے کر دیا بے مزہ کسنے سے ہے کبہی کی ہے وفا کسنے سے ہے

ای **ظفر** رو دیا ہے جب میرا
کچہ سنا ماجرا کسنے سے ہے

تمہاری بیوفائی کا تو ڈر پہلی سی ہمکو ہی کر نگاہ پر زری پرزے تری بہی خط کیطرحسی وہ لڑائی آنکہ تو اوسن جنگجو سی جا کی اب ہمنی	نہین ہم بیخبر اسکی خبر پہلی سی ہمکو ہی خطر رہتا ہی ای نامہ بر پہلی سی ہمکو ہی خدا جانی کہ کیا مد نظر پہلی سی ہمکو ہی

اشک جب آیا آستین تک ہے
نہ ہوا پردہ زمین تک ہے
آتش رشک حسن کی تیرے
داغ بر دل ہے سبین تک ہے
اور چرخ کی قوت ہے زمین کی بو ہیں
ہر نہ مہر و وفا ہمین تک ہے
دم نہیں محجمین ہر مرانا
بو پہنچا ہے مسیح ہفتمین تک ہی
لب کا نسبت تری عقیق سی کیا

ای ظفر [illegible]
الطیف مین ہیں تیری لب بہی [illegible]

نظر مین بہی ہماری لالہ سیراب سی بہتر
کیا ہی قتل جرم دوستی پہ جب کسی تو نی

یہ اشک غم جو مژگان سی سر دامن ٹپکتا ہی
تری تلوار سی لوہو جو ای دشمن ٹپکتا ہی

جگر کی آگ رونی ای ظفر ہوتی ہی فزون سی
ٹپکتی یہ مری آنسو نہیں روغن ٹپکتا ہی

نہ تو کچہ کفر ہی نہ دین کچہ ہی
ہی اگر کچہ ترا یقین کچہ ہے

ہی محبت جو ہمنشین کچہ ہے
اور اسکے سوا نہین کچہ ہے

دیر و کعبہ مین ڈہونڈہتا ہی کیا
دیکہ دل مین کہ بس یہین کچہ ہے

نہین پست و بلند یکسان دیکہ
کہ فلک کچہ ہی اور زمین کچہ ہے

سرفرو ہی جو باغ مین نرگس
تیری آنکہونسی شرمگین کچہ ہے

برق کانپی نہ کیون کہ تجہمین اہی
تاب ای آہ آتشین کچہ ہے

واہ دنیا عجب ہی رنگا رنگ
کہین کچہ ہی اور کہین کچہ ہے

دل کی جانب سی کان مین اوسکے
کہ رہی زلف عنبرین کچہ ہے

بوسہ خال لب سی اوسکی ظفر
ہو گیا تو بہی نکتہ چین کچہ ہے

دلکو اون لعلوں کی تو یمین پشیمانی سی ہی
اور جان وحشت مین اون آنکہونکی دیوانی سی ہی

چشم ہی پُر نور اپنی دیدہ خورشید وار
خوابمین دیکہی شب ایسی شکل نورانی سی ہی

اوس بہی بالا کو کہی کیون نہ سرو باغ حسن
قد بہی لوٹا سا ہی اور پوشاک بہی دھانی سی ہی

(ردیف ی) ۱۴۰

[illegible]

ہے ٹپکتا ہوا آتا کا جاجی سی نالہ بالی بالی بالی
آتش نو شنی سی ہم اسین حال نہ یہان لی الی
سینہ بکادی کل سو ابرو کا ظفر بپش کیا ہا ہی
سعوانا بکہیں ناچھ سو ہون ناسون ان بیہ جانا ہی
ہجر ہنمہ سدان کہیں ہی مہدا کلیہ جانا ہی آنکہ
ہیر اور تیغ ہاہی ہمہ ہی ہوا ہی ہی کہ جانا ہی
تیغ وہ دو کا سو ظفر ہی عشق لی اسیری آہ
ابہتکا دہ نقطہ ظلمت سی کوئی جانا ہی
دانہ انک ہی صاف آکی دہ جانا ہی
جوا سی ہی تیغ فانغ اسرار جانا ہی
سہ سوار فتح سی کو سہر جانا ہی
دل ہمارا داغ محبت او صحرا مین آزاد و ہوا ہی
دنیا کل اور آنا ہی جہان کون بہر جانا ہی
لطف سی مہر پیالہ ہی ملا نوا ہی
کہا انکو تشنہ ناصدہی جانا ہی
منوچہر جہا نا ہی دو کہن نہ دوان دل آنا ہی
سرکی لیکو جہانا ہی

ردیف یائی ۱۴۱

جون آگ پرتوی ہن مین گرم آہ سی
خورشید ماہ بنکر سر پر چڑہی فلک کے

زخم جگر یہ باعث سوز جگر کی ہوای
زخمونسی وہ لگی ہی ہیری او تر کی ہوای

جو تیغ عشق کی ہین زخمی ظفر جہان مین
ہون سود مند اونکو کیا چارہ گر کی ہوای

سوا ہمارے نہ سن ہمارے حسکا غم سنی سنائے
جو ہم پہ گذری وہ پوچہہ ہمسی کہی ہی عالم سنی سنائے

ہم اپنی وحشت اگر دکہائین تو پہر یقین ہی کہ ہو لگائے
جو کہتی مجنون کی ہی کہانی ہماری ہمدم سنی سنائے

دو دلمین کیفیت اپنی دیکہی نہ تہی جو جام جم مین لیکن
زیادہ ہم جانتے ہین دیکہی سمجہتی ہین کم سنی سنائے

دکہا دی گر یکا اپنی عالم جو آنکہ سی پیالہ لب اونکے
کہ باتمن طبع فان نوح کی تو ہین چشم پرنم سنی سنائے

کری اقرار وصل جبتک نہ اپنی منہ سی آپ ہاں ور
کوئی سناتی خبر یہ ہمکو ہزار لی ہم سنی سنائے

ہون خوبی حسن یوسف کہی وہ برقع اوٹہا کی منہ سی
کہ یون دکہادی کہی تو جانین سنی ہین کب ہم سنی سنائے

جو محرم دل ہی جانتا ہی وہ دل کی حالت کو نہ تحقیقت
وگرنہ کہتی ہین اے ظفر سے ای محرم سنی سنائے

تو حسین حیا ہی کا ہمکو پری اتی ہے
حسن گر ہی بہی توکب عشوہ گری آتی ہی

تہی کہان آپ کہان جان نکلی پہر ہہانسی کہان
کچہ خبر ہمکو نہین بیخبری آتی ہے

ہمتو جاپونچین ابہی اوڑکی وہان پر ہمکو
دیتی رخصت نہین لب بال و پری آتی ہی

نہ تو نالہ شب تا کری اوسکو اثر
اور نہ تاثیر مین آہ سحری آتی ہے

دیکہنی کی نہین جو خورشید جہانتاب کو تاب
رخ روشن کی تری جلوہ گری آتی ہی

آتش دو بدو نوا دو ہی ظفر جاتا ہی
جاند نی ہو بری اور سرو تو اچہی ہی
میکشی کو تو شب ماہ لقا اچہی ہی
کیتی نالی ہی بلبل پہ گلشن کہنا
لگتی کانو کو ہی تری صدا اچہی ہی
خاک اوس تن کی رہتی وہ بدن سی لپٹی
تن عریان کو ہی میری قبا اچہی ہے
تو دوا ہمارا محبت تو اچہا کیونکر
نہ علاج اوسکا ہی اچہا نہ دوا اچہی ہی
بری قسمت ہی ہی نکو کیون کہو برا
لبن رنت ای آئی ہانہ ہی ای ہونٹ ہمارا آتی ہی
قتل کیمرقانی تیغ ادا اچہی ہی
کیون نہ زلف اوس گل رخسار زیبا ظفر اچہی ہی
بہی معلوم گلستان مین گلہا اچہی ہی
اگر دو اولی کیا جو رب چلی ہی
ہوئی ہی بحال ہی ای آئی چلی ہی

صبح سی تا شام پہرتا ہی ہی ہی آفتاب
جیسے دیکہا تیرا روی آتشین جگر مین ہی

ہی علاج درد دلسی میری کیا حیران طبیب
بلکہ عقل عیسی گردون نشین جگر مین ہی

پہرتا ہی منزل بمنزل جو ہمیشہ ڈہونڈہتا
کون ہی جسکی لئی ماہ مبین جگر مین ہی

روح مجنون رقص کرتی ہی کی وحشت کو دیکہہ
جانب صحرا بگولا یہ نہین جگر مین ہی

جسکی قسمت مین ہی گردش صوت جام شراب
بزم عشرت مین بہی ای ہمنشین جگر مین ہی

ہی جو یاد حلقہ زلف اوسکی گرداب بلا
ای ظفر میرا دل اندوہگین جگر مین ہی

حقیقت کچہ نکہ اپنی اودہر اوڑتی سنی یونہی ہی
گئی جاسوس کی مانند خبر اوڑتی سنی یونہی ہی

نہین یونہی اسیران قفس تک گل تو گلشن سی
مگر بو ہی گل ای باد سحر اوڑتی سنی یونہی ہی

نہین خال لب شیرین منہ پر کہول کر اپنی
کوئی مکہی سر قند و شکر اوڑتی سنی یونہی ہی

جہنم مین کہان تہی آگ شاید آتش دل سی
کوئی چنگاری ای باد سحر اوڑتی سنی یونہی ہی

غبار خط کہان ہی یار کی روی مصفا پر
مگر کچہ گرد یہ آئینہ پر اوڑتی سنی یونہی ہی

تری امن تلک اس ناتوان کی خاک یونہی گی
کہ مدت مین قریب رہگذر اوڑتی سنی یونہی ہی

الہی ہی غیر سی جو بات اوس کان ملاحت کی
وہ میری کان تک بہی ای ظفر اوڑتی سنی یونہی ہی

ہمنی بہی ظاہر کچہ اپنی کاردانی کی تو ہی
یعنی بہر تدبیر وصل یار جانی کی تو ہی

غم کی محضر پر جگر کا داغ بہی کردیگا مہر
کچہ خراش سینہ کی اپنی نشانی کی تو ہی

١٤٢

توڑی دی خوشخبری کب ہمین پیاری تا صید
ہر خبر مین تری جی بہاتی خبر اور ہی تہی

ہولی جاتہ ہین سماتی تہی تو کلمائی چمن
آج کچہ باد صبا لائی خبر اور ہی تہی

بادن کہتی ہی ہوا سن کی جی مین شور اٹہی
ہمنی اڑتی سنی ہین پائی خبر اور ہی تہی

یون تو آتی تہی ظفر روز بہان کی اخبار
جان سنکر مری گہبرائی خبر اور ہی تہی

ظفر جسدم غم دوری سے دل مغموم ہوتا ہے
مزا دل کی لگی کا ہمین معلوم ہوتا ہے

نکہوای کوہکن تو جان شیرین عشق مین آئے
سبیہ وصال شیرین کوئی کی مقسوم ہوتا ہے

خیال زلف و روی یار رہین ہوتا ہو جس ایسا
مری قبضی مین گویا ملک شام و روم ہوتا ہے

حباب اپنی نہ باندہا کر ہوا مین تو نمود اپنی
کوئی دم مین نشان تک بہی ترا معدوم ہوتا ہے

ہمیشہ بوستی تا تہار کا کیون آج نیی مین
سخی ہوکر بہلا کسواسطی تو شوم ہوتا ہے

بہی گر جوش وحشت ہے تو کوئی دنکو مجنون بہی
گریزان وحشت سی سنکر ہماری بوم ہوتا ہے

جو دیکہا چاہتا ہے تو اوسی دل صاف کر اپنا
صفا آئینہ کب بیدار سی محروم ہوتا ہے

وہ سچ کہتی ہین جو یہ کہتی ہین خدمت سے عظمت ہے
کہ جو ہوتا ہی خادم پہر وہی مخدوم ہوتا ہے

مین اپنی دل کی زیر حکم دل ہی حکم مین اسکی
ہمیشہ ایک کا ایک اے ظفر محکوم ہوتا ہے

عشق نی جو حق مین ہی چاہا مجہی منظور ہی
آہ سیری دار ہی اور دم مرا منصور ہی

چرخ ہی ہی وہ ریان بت کی شکل نیمن
اور ماہی پر شفق سی قشقۂ سیندور ہی

ہی چمن سی کام کیا اونکو کہ جنکی سینہ مین
رشک صد گلشن ہجوم داغہای عشق ہی

ہر مرض کی واسطی دارو ہی گرد ہوند ہی کوئی
پر نہین پیدا کہین اک دوای عشق ہی

کیونکہ عاشق ہو نہ سیراب حیات جاودان
تیغ بران چشمۂ آب بقای عشق ہی

خاک جو اڑتی ہی میری کوچۂ دلدار سی
گرد ہی بر باد مجکو یہ ہوای عشق ہی

زلف جسد لسنی ہی کافر تری زنجیر وا
دل او سید لسنی گرفتار بلای عشق ہی

زردی رخسار کی دولت سی ہی زردار وہ
ای ہوس پاس جسکی کیمیای عشق ہی

آدم خاکی ہوا اشرف جو مخلوقات سی
اسکا باعث ہی یہی وہ خاکپای عشق ہی

ہو گیا ہی ابتدا ہی سی ظفر تیرا یہ حال
دیکھیی کیا ہوا ہی ور انتہای عشق ہی

گیا لی عداوت سی مری سکن بغل مین ہے
مجھی ڈر ہی دشمن کا یہ دشمن بغل مین ہے

کہون کیا زلف کو منہ کہ تیری مصحف رخ سی
ہمیشہ اسکی قرآن ای بت برہمن بغل مین ہے

تصدق ان ادا کی وا لگر گردن مین ہاتہ اپنا
وبالی وہ میری یار سی گردن بغل مین ہے

وہ زہد خشک بہتر ہی شیخ پاکدامن سی
لیی جو شیشۂ می تر دامن بغل مین ہے

الہی لگ گیا کیونکہ گل کا تماشا حیران ہو
نہ اک سوراخ سینہ مین کہ اک روزن بغل مین ہے

نہین ہوتا ارادل موم ای کافر خدا جانی
بجای دل کوئی پتہر یا آہن بغل مین ہے

بہاران کیون نہ لوٹین ای ظفر ہم آج گلشن مین
می گلگون ہی ور وہ غیرت گلشن بغل مین ہے

غنچہ کی مٹھی مین زر ہی پر نہین ہست کرم — تنگی دل اور ہی اور تنگدستی اور ہی
جو بلندی چاہتا ہی اپنی مثل گرد باد — چرخ کی گردش دکھاتی اوسکو پستی اور ہی
ہستی یکدم پر اپنی تو جو ہنستا ہی شرر — تیری اس غفلت پہ ہستی تیری ہستی اور ہی

ای ظفر بستی ہین دل مین رنج و غم درد و الم
اب تو کچھ اس خانہ ویران مین بستی اور ہی

بتے سرکشے کافری کجکلاہے — بحسن آفتابی برخسار ماہے
معطر کن مغز جان دو عالم — بعنبر فشانی زلف سیاہے
مسخر بیک غمزہ سازد جہان را — کند چون ز مژگان صف آرا سپاہے
بہر گام در راہ مہر و محبت — دو دیدہ بدنبال او داد خواہے
نہ در خاکساری چو من بینوائے — نہ در ناز و تمکین چو او پادشاہے
برم تحفہ پیش او از کجا من — نہ در دیدہ اشکے نہ در سینہ آہے

فکند از سر لطف آن شاہ خوبان
ظفر بر من بی بضاعت نگاہے

محبت اوس صنم کی صفا ایمانی کا تمغا ہی — نہ سمجھو کفر اسکو یہ مسلمانی کا تمغا ہی
پریشان مو نما سنبل کا ہمیشہ خاک پر میرے — خیال زلف جانان کی پریشانی کا تمغا ہی
بتاتی ہین جسی خورشید تابان اوج گردون کی — وہ آہ آتشین کی شعلہ افشانی کا تمغا ہی
تری ابرو کو دیکھا جسنی خط صین ابرو کو — کہا اوسنی یہ اس تیغ صفاہانی کا تمغا ہی

بسان نقش پا ہم مرتبین گی پر نہ اوٹھیں گے
جو ہونا ہو سو ہوا ہو تیری کوچے مین ہاں بیٹھے

نہ کیونکر درد اوٹھی دمبدم عاشق کی پہلو مین
رقیبوں کی جو تو پہلو مین اے آرام جان بیٹھے

رہی جب آپ ہی آسمان دن رات گردش مین
کوئی آرام سے کیا خاک زیر آسمان بیٹھے

کرین کیا گریہ اوٹھ جائیں کہ ہم کچھ کہہ نہیں سکتی
تری محفل مین ہیں غماز سب اے دلستان بیٹھے

مجھے ناصح نہیں بھاتی ہیں باتیں نصیحت کی
خدا کے واسطے چپکی رہو اے مہربان بیٹھے

کوئی مضمون نہیں بندہ سکتا اوسکی خال عارض کا
ظفر اس طرح مین ہیں پر بسی نکتہ دان بیٹھے

گرائے ملین دو دوری جانانہ واجب ہے
کہ غم تنہائی اس گھر مین کچھ بی ہمخانہ واجب ہے

بھری ہی امن پیا ہر چمن پھولنی ای ساقی
تجھے بھی مے سے بھرنا شیشہ و پیمانہ واجب ہے

اوٹھا ای تو جو منہ سے برقعہ فانوس محفل مین
جلے اے شمع غیرت سے اگر پروانہ واجب ہے

بہت کرتا ہے دعوے اہد اپنی پارسائی کا
تجھے دکھلانا اوسکو جلوہ مستانہ واجب ہے

خبر لے ہم اسیروں کی کہاں صیاد بے پروا
لنسبھا اپنے ارادے کو آب و دانہ واجب ہے

اگرچہ دردسر ہے سر بسر ہو مہربانی سے
ذرا سن لینا میری درد کا افسانہ واجب ہے

مجھے آرش اون زلفوں کی ہے منظور انکھوں سے
بنا دون پنجہ مژگان کو گر مین شانہ واجب ہے

محبت ہے مجھے ساقی سے باقی بعد مردن بھی
بنانا خاک سے میری خم و خمخانہ واجب ہے

ظفر جوش بہار حسن ہے اوس رشک گلشن کا
زیادہ دل کو ہونا ان دنوں دیوانہ واجب ہے

نی نوازونکی صدای نی مین ہی تاثیر اور
ہمنشینون مینٹھی باتین یہ بتاتی ہو نہین
جو تری زلفونکی سودائی ہین اونکی اصلی
ہوگی جنکی یار تم ہو نکی نہ مجھسی بد نصیب
منعم اس قصر و محل کی ہی بنانا پا ائدار
چھیڑنی ہی ریختی کیا مارتی گوری وہ زلف

نالہ دلکی مری تاثیر ہو گی اور ہے
جب وہان جاؤگی تم تقریر ہو گی اور ہی
طوق ہو گا اور ہی زنجیر ہو گی اور ہے
مہربان اونکی تو کچہ تقدیر ہو گی اور ہی
بعد تیری کچہ یہان تعمیر ہو گی اور ہی
ای دل شامت زدہ تقصیر ہو گی اور ہی

کشتہ کیا سیماب کو کرتا ہی اپنی دل کو مار
حاصل اس سی ای ظفر اکسیر ہو گی اور ہی

نہین بوجہ منہ کی زرد رنگت پائی جاتی ہی
اگر تو غور سی دیکھی شبیہ قیس تو اوسمین
طبیب عشق ہو تو صاف کہتا ہی وہ اوس رت کو
جو دیکھو تو صفا ہی منہ پہ وہ آئینہ رو ہمسی
کرین صورت پرستی کیون نہ اوس صورتکدہ مین ہم
صبا کی طرح ہمنی سیر کی خوب اس گلستانکی
کہان گریبان نہ شوخیان تیری سی آتش خو
خزانہ نقد داغ دل کا پانا سہل و آسان ہی
ظفر دیکھا ہی کس حشنی نگہ نی آنکہ بہر جسکو

مری بیماری دل کی علامت پائی جاتی ہی
تری دیوانہ کی ساری شباہت پائی جاتی ہی
کسیسی زخم کی کب حرارت پائی جاتی ہی
ولیکن دل مین صاف اوسکی کدورت پائی جاتی ہی
کہ ہر صورت مین یہان اک ور صورت پائی جاتی ہی
کسی گل مین نہین بوی محبت پائی جاتی ہی
اگرچہ برق مین بھی اک شرارت پائی جاتی ہی
یہ دولت تو محبت کی بدولت پائی جاتی ہی
کہ ان آنکھون ہی سی صورت وحشت پائی جاتی ہی

[illegible]

ولہ

توڑتا ہی دل مرا کیا سخت کافر ناز ہی
یہ بتان سنگدل میں آنکہ پتھر ناز ہی

کیا کہوں اوسکی خرام ناز کی میں شوخیان
دو دو اونگل پر ادا پا لشت بھر پر ناز ہی

نرگس مخمور تیری کیا بلای مست ناز
جای می ساغر میں بھرتی یہ فسونگر ناز ہی

ایک تو نازک بدن اور دوسرے نازک مزاج
تیسری باتوں میں بھی اوسکی ہے سر تا سر ناز

مرگئی ہیں دیکھکر ہم حسن پری کی ناز کو
حور جنت میں کہاں اوسکی برابر ناز ہی

آئی ہی ہر پہول سی بو ناز کی پہول کی
بس گیا دل میں جو تیرا ای سمن بر ناز ہی

دل ظفر کیا ناز پرور ہی ولیکن دیکھنا تو
وہ تری کیا کیا اوٹھاتا ای ستمگر ناز ہی

تیری بیمار ہجران کی جو حالت کل سی اور ہی
نہیں بچتی نظر آتی اوسکی صورت کل سی اور ہی

نکہ رہتا تو برسون سی مرا آئینہ رو مجھسے
ولیکن دیکھتا ہوں کچھ کدورت کل سی اور ہی

الٰہی خیر ابھی دیکھا کل کس آفت جان کو
کہ رہتی جان غمگین پر اک آفت کل سی اور ہی

کیا تونی جو کل کی رات وعدہ کل کی آنیکا
تو دل بیکل مرا ای ماہ طلعت کل سی اور ہی

خدا جانی کہ کس وحشی نگہ نی کل مجھی دیکھا
کہ میں جو دیکھتا ہوں مجکو وحشت کل سی اور ہی

ہمیشہ عشق میں مجکو نیا اک رنج رہتا ہی
کہ برسون اور تہی مجپر مصیبت کل سی اور ہی

اگر رونا ہمارا ہی آ جائیگا طوفان
الٰہی خیر ہو گریہ کی شدت کل سی اور ہی

نکر واعظ یہ کل کل مجھسی فردای قیامت کے
جدائی میں کسو کی یہان قیامت کل سی اور ہی

ظفر سنتا ہوں میں اونسی نہی اپنی گلی شکوی
کہ کل تک اور تہی اونکو شکایت کل سی اور ہی

ردیف ی

[illegible]

ولہ

[illegible]

ولہ

[illegible]

آرام اوسکو بستر گل پہ بھلا کہان ہے — جسکی جگر مین خار محبت خلیدہ ہے

جس جا گرا ہے یہ رہا پھر نہ اوٹھہ سکا — یارب ہے دل کہ قطرۂ خون چکیدہ ہے

تیری بہار حسن کا دیوانہ گر نہین — گل کس روش چمن مین گریبان دریدہ ہے

نے فکر آفت اسکو نہ اندیشۂ بلا — کیا جانے کیا بلا دل آفت رسیدہ ہے

جنتی تمہارے چشم کا وحشت عدم مین ہے — ڈھونڈھی نہ ہوے دیکھی صید رمیدہ ہے

مجنون کا اور تیرا ہے احوال ایک سا — پر اے ظفر یہ دیدہ ہے اور وہ شنیدہ ہے

نظر وہ آتا نہین گو نظر کے سامنے ہے — حجاب النسو ونکا چشم تر کی سامنے ہے

فروغ اوس مہ کے آگے یون ہی سامنے — کہ جسطرح سے ستارہ قمر کی سامنے ہے

نہین ہے دل ہی مین گھر تو پھر اوس سے کیا حاصل — اگرچہ یار کا گھر اپنے گھر کی سامنے ہے

ہوا ہے شوق بناوٹ کا اندنون ایسا — کہ ہر دم آئینہ اوس عشوہ گر کی سامنے ہے

پری کی جلتی ہین پر جو رکی ہین اوڑتی ہوش — کسی مجال سخن اوس بشر کی سامنے ہے

نکل تو گھر سے زرا اپنے دیکھہ تو کب سے — ٹیک رہا کوئی سر تیرے در کی سامنے ہے

جہان مین شور ہے مجنون کا لیک کیا رتبہ — تمہارے عاشق شوریدہ سر کی سامنے ہے

دیا جواب یہ خط کا کہ جو نہ کہتا تھا — کہا وہ اوسنے مجھے نامہ بر کی سامنے ہے

وہ دیکھتا ہے تجھے دیدۂ تصور سے — ہزار پردہ مین بھی تو ظفر کی سامنے ہے

[illegible]

ولہ

ردیف یای

١٤٩

[illegible]

برسر شورش ہی جیسی تیری مجنون کا جنون — نالۂ زنجیر سی اک شور و غل زندان میں ہے
ووندتی بجلی سی ہی ایک ابر گوہر بار مین — تاب اوس رخ کی کہان لعل عرق افشان میں ہے
خیمۂ آسمان کو ایک دم مین دی جلا — وہ بلا آتش ہماری نالۂ سوزان میں ہے
مصحف رخسار پر اوس یار کی زلف سیاہ — ہو نہ کیونکر سورہ واللیل بھی قران میں ہے
خاک ہو جانا ہمارا عشق مین اچھا ہوا — ڈھیر تو اپنا بلا سی کوچۂ جانان میں ہے
تیری شیدائی کا ای گل باعث دیوانگی — جو گلستان مین ہی عالم وہی خارستان میں ہے

چاہیی کرنی دعا انکھو کسی ہو کر اشکبار
وقت جوش رحمت باری ظفر باران میں ہے

ہی بغل مین دل ہی دشمن یہ نہین تو کون ہے — یار اک عیار رہزن یہ نہین تو کون ہے
تازگی دی ہی گلونکو جلوۂ دیدار یار — زیب و رونق بخش گلشن یہ نہین تو کون ہے
دل سی نکلی ہی مری ہر دم صدائی آہ آہ — کر رہا سینہ مین شیون یہ نہین تو کون ہے
دشت مین کہتی بگولونکو نہ کیون جاروب کش — جہاڑتا مجنون کا مدفن یہ نہین تو کون ہے
آہ نی بہڑکا دیا میری گلونکو شعلہ وار — کر گئی گلشن کو گلخن یہ نہین تو کون ہے
مجکو لیجاتا ہی سوئی دشت شوق خار دشت — کھینچتا وحشت مین دامن یہ نہین تو کون ہے
ہی نگین میں اس روسیاہی کو سمجہ اپنا فروغ — دیکہ کرتی نام روشن یہ نہین تو کون ہے
زلف نی کافر مجھی مارا سر راہ وفا — میری حق مین یار رہزن یہ نہین تو کون ہے
بتکدہ مین جب گیا مین کھینچکر قشقہ ظفر — بول اوٹھا وہ بت برہمن یہ نہین تو کون ہے

رکھی ہی اور سوا بار غم مری سر پر
ہمیشہ چشم کو مژگان سی زیب ہی دیکھو
بناہی در پہ تری تیری خاکسار ڈھیر

کبھی جو عشق نی اب ناتوان پایا ہے
نہ یہ مکان نی کیا سایبان پایا ہے
تری نصیب کہ ایسا مکان پایا ہے

کیا ہی ہمنی ظفر جاکی جب ترا ہے گور
تری طرف سی اونہین بدگمان پایا ہے

انکہ غیرون سی تمہاری جب تلک لڑتی نہ تہے
ہمنی اب جانا کہ جو کہتی تہی سچ کہتی تہی خلق
زلف ای کان ملاحت کان لگتی تہی تری
بولتی تہی جہوٹ دشمن آگی ہی ہر گاہ گاہ
عشق کو منظور تہا سب دیکہین اور عبرت کرین
اب خدا جانی تری پلکون نی کیا باندہی

ہم ہی تہی سی صاف تہی دلمین بری اپنی
بات تہی تحقیق اپنی دل مین وہ گہڑتی نہ تہے
پر سیہ بختون کی جانب سی بری خبری نہ تہے
منہ مین بولتی تہی ناک اسقدر سڑتی نہ تہے
لاش ای قاتل مری سو اسطی گڑتی نہ تہے
پہلی تو نوک اونکی میری دلمین لین اڑتی نہ تہے

پیار سی چہڑکی کبہی دیتی تہی وہ ہمین
ای ظفر یہ گالیون کی بار سی جہڑتی نہ تہے

اس لئی اوسنی طبیعت ہوئی بند اپنی ہے
بی پر و بال پہونچتا ہی جہان میرا خیال
گردن دل مین مری تار نظر سی ڈالی
پردۂ گوش فرشتون کی پہٹی جاتی ہین

کہ پسند اونکی نہین وہ جو پسند اپنی ہے
بہول جاتا وہان پرواز پرند اپنی ہے
غضب اوس چشم مفتن نی کمند اپنی ہے
میرا نالہ جو صدا کرتا بلند اپنی ہے

ولہ

ولہ

دیکھہ کیا سرخی خون سی ہین برنگِ گل سرخ
خوشنما سینۂ زخمی یہ ظفر کے ہیہاسے

دل اوسکی الفت مین جو ڈہونڈہی داغ سی ڈہونڈہے
بتائی کوئی جو اوس رخ پہ خال کاجل کا
مری قفس کے ہی رکہنی کو جای ای صیاد
پہری ہی ڈہونڈتا دیر و حرم مین کیا غافل
جو کوئی آپ کو پائی تو اوسکو بہی پائے
ہماری دل کو وہ گم کر کے ہاتہ سی اپنے

کہ شب کو گم ہوا گرچہ چراغ سی ڈہونڈہے
نمونہ پہلی وہ اک چشم زاغ سی ڈہونڈہے
بڑا ستم ہی کہ تو دور باغ سی ڈہونڈہے
تہو کہ بیٹہہ کی یکجا فراغ سی ڈہونڈہے
سراغ یار کا اپنی سراغ سی ڈہونڈہے
اگرچہ ڈہونڈہی بہی تو اک دماغ سی ڈہونڈہے

شراب پائی نہ اوس چشم کیسی کیفیت
ظفر ہزار وہ چشم ایاغ سی ڈہونڈہے

بن تری رشکِ چمن جی یہ نہی باغ مین تہے
وہ کمر یاد دلا کر جگر و دل مین مرے
دہنِ غنچہ مین رشکِ دُرِ دندان سی تری
ہوکی دیوانہ نہ کیون جامہ کی کرتا ٹکڑے
دیکہ اوس قد کو بنا سرو جو آزاد فقیر
گل کو دعوی تہا نزاکت کا کہ جب تک اوسیر
جو ہوئی خانہ بدوش اونکو وطن سی کیا کام

نوک سبزہ مجہی برچہی کی انی باغ مین تہے
گر تی کیا کیا رگِ گل نیشِ زنی باغ مین تہے
بوند شبنم کی تو ہیری کی کنی باغ مین تہے
گل نی دیکہی تری گل پیرہنی باغ مین تہے
پہنی ہر فاختہ نی بہی کفنی باغ مین تہے
نہ کہلی یہ تری نازک بدنی باغ مین تہے
نکہت گل کو بجا بیوطنی باغ مین تہے

ولہ

برہو ہمسی تازہ آشنائی کسی سے کل ہی تہے
تم اپنی تو کہو تمنی صفائی کسی سی کل ہی تہے

...فا ہی آج کیون وہ بیوفا اوس سے کوی پوچہے
میان عاشق نی تیری بیوفائی کسی سے کل ہی تہے

...رہی ہی کیون کلائی پیچ ہی کیون بہر آئی
نہین معلوم تونی ہاتھا پائی کسی سے کل کی تہے

...وائی وصل دی تو یا نہ دی پر یہ بتا ہمسے
شکایت باعث درد جدائی کسی سے کل کی تہے

...ونک خون نہ پونچہی تہی کسیکی اپنی ہاتہو تنے
تو انگشت دست اوسنی حنائی کسی سے کل کی تہے

...ک مہر روز کرتا ہی کجی لیکن خدا جانی
کہ کسی سے آج کی تہی کچہ ادائی کسی سے کل کی تہے

...ت کدہ مین کیون رندا ج اونسی پوچہو تو
کہ ظاہر مینی اپنی پارسائی کسی سے کل کی تہے

...ہینو لیکا گلہ کیا اوس سے جو یہ بہولی جاتا ہی
برائی کسی سے کل کی تہی بہلا کسی سے کل کی تہے

ہزاروں دن کل ہی تھی بکل آج تک ہے یاد مسلسل مین
ظفر اوسنی محبت آزمائی کسی سے کل ہی تہے

...ن کی آشنا ہو آشنائی یون ہی ہوتی ہے
صفا ظاہر مکدر دل صفائی یون ہی ہوتی ہے

...ہو نا امید جب تک ناخن شمشیر کی تیرے
کوئی قاتل مری عقدہ کشائی یون ہی ہوتی ہے

...ندایا اوس صنم کی میری صورت مجکو دکہلادی
کہ مین جانون تری قدرت نمائی یون ہی ہوتی ہے

...ز مین غیر سے آنکہین سبب ہی یہ لڑائی کا
وگرنہ میری اور اونکی لڑائی یون ہی ہوتی ہے

...ڈراتا ہی جو سیر تیغ ستم سی تو مرا ناحق
ستمگر کیا محبت آزمائی یون ہی ہوتی ہے

...وہ اپنی زلف پر خم کیون ہمین ہر دم کہاتی ہین
نہ معلوم اونکی طرز کج ادائی یون ہی ہوتی ہے

...نکلی جان جب تک کیونکہ نکلون دام الفت سے
بہلا اس قید سے کوئی رہائی یون ہی ہوتی ہے

ولہ

ولہ

پیمان جفا اور وفا کا اور ہی ہے
کیا ہیون مین تری بیمار الم کا احوال
شام کو اور ہی تو وقت سحر اور ہی ہے
دیکھون خوبان پریچہرہ کی مین کیا تصویر
جسکا ہی مجکو تصور وہ بشر اور ہی ہے
سمجھ اس منزل فانی کو نہ گہر ای غافل
کہ یہین تیرا اگر ہی تو گہر اور ہی ہے
[illegible]

زخم شمشیر تبسم کی جو کہاتا ہی مزے سے
ای دل غم زدہ کیون عیش کری اپنا تلخ
خواب مین بہی جو وہ آیا تو رہم بیداری

تیرا لعل نمکین ہو کی نمک پاش سبب مجہے
محفل عیش مین بلوا کی وہ عیاش مجہے
لوگ سب تاڑ گئی دیکہ کی بشاش مجہے

ای ظفر کیون نکرون گریہ کو مین ضبط اپنی
کرنا منظور نہین راز درون فاش مجہے

مجہی جو یار میری آئی ہین سمجہانی کیا سوجہے
تماشا ہی کہ وہ سودا زدونسی اپنی لو جہی
وہ سب دنیا مین ہین جتنی مزی ہین زندگانی کی
جو توڑی ایکو تو سوجہی صورت کچہ بناو کی
لگی ہی جب کسی سی لو تو کچہ ایسی ہی سوجہی
جو اس عینک مین سوجہی ہی نہی لو جہو جمی پر ستون

جو مجکو عشق مین سوجہی کوئی کیا جانی کیا سوجہے
کہ مجکو دیکہکر تم جو ہوئی دیوانی کیا سوجہے
خدا جانی کیا کیون ترک اسکی دانائی کیا سوجہے
اگر مسجد بنا ہی توڑ کر بتخانہ کیا سوجہے
نہو چہوڑ ہی ہر کیون جلاکر ہو ہی پروانی کیا سوجہے
کہ جب تمنی جڑ ہا ہی بہر کی دو بہانی کیا سوجہے

نہین لیتا کبہی وہ بہولکر نام ای ظفر میرا
کیا جو یاد مجکو شوخ بی پروانی کیا سوجہے

شاخ سنبل کیون پریشان حال ہمسی ہو گئی
خاک اوڑاتی کیون نہ عالم مین پہری باد صبا
پائی اوس پائی نگارین تک جو تونی دسترس
لیکر گی چہوٹ کر قید قفس سی عندلیب

دیکہکر زلفون کی کسکی پائمال ہمسی ہو گئی
ہی اوڑا کر یہ ہماری ایمال ہمسی ہو گئی
ای حنا تو بہی کہین پامال ہمسی ہو گئی
ہتہ ہی دو بہی شکستہ بال ہمسی ہو گئی

ردیف ت
۱۵۸

[illegible]
[illegible]
[illegible]

ولہ
[illegible]

ولہ

[illegible]

خواب میں اگر جگا جاتی ہیں شب کو وہ مجھے
نیند انکھوں میں جو کوئی نحلہ بھر آجاتی ہے

میں تو کچھ کہتا نہیں ای تند خو کیون خود بخود
تجھکو غصہ میری صورت دیکھکر آجاتی ہے

اوس سی پرجاتی ہی گل پر چمن میں بکھکر
اوسکی عارض پر عرق گرمی سی گر آجاتی ہے

کیونکہ ہو جاتی نہ لکھتی لکھتی خط اشکون سی تر
آپ رونا مجکو اپنی حال پر آجاتی ہے

اوسکی جب تصویر سینہ سی لگا لیتا ہوں میں
چین میری جان مضطر کو ظفر آجاتی ہے

اہلی کی پاس ہیں کیا داغ سینہ پر گئے
گرد ایک شیشہ کی ہیں رکھی ہوئی ساغر کئے

رخ پہ بالا کان کا بالی پہ ہیں گوہر گئے
ماہ پر ہالہ ہی اور بالی پہ ہیں اختر کئے

دل کی داغوں کا کھلی حال اوسپہ جبتک ہیں
خط میں بھیجوں رکھکی برگ لالۂ احمر کئے

ایک جنبش اپنی مژگان کو اگر دیتی ہیں وہ
ڈوب جاتی ہیں رگ جان میں کئی نشتر کئے

مختصر ہوتا نہیں وہ قصۂ زلف دراز
روز اس جھگڑی میں ٹوٹیں سینہ و فر مر کئے

حال مرغان چمن کا تو نہیں معلوم پر
ہیں پڑی اوکھڑی ہوئی گلشن میں بال و پر کئے

محکمہ میں آتی ہی اوس قاتل سفاک کے
ہوگئی صد چاک دم میں خون کی محضر کئے

ایک جلوہ سی تری رخسار کی ای شمع رو
ہوگئی پروانہ سان دل جلکی خاکستر کئے

ہو براس سمت جانی کا کہ اوسکی ہاتھ سے
رہ گئی پہلو میں میری ٹوٹکر خنجر کئے

دل کی دو ربی ہیں زلف و کاکل چشم و نگاہ
ایک مسلمان کی ہیں پیچھی پڑ گئی کافر کئے

جمع سورج کٹند پر ہندو ہوئی یا ای ظفر
خال یہ اوس مہروش کی ہیں زنخدان پر کئے

سلطان عمر کا سکہ [illegible]
دل ملک [illegible] میں [illegible]
[illegible] نہیں ہی اور ہم
صبح [illegible] میں [illegible]
[illegible] عرق [illegible]
اندر ہی [illegible] میں
وہ نازنین جب [illegible]

۱۵۵

وہ خاک میں ملی پر اوسی ظفر دیکھنا
مانند نقش پا ہو اوس رہگذر میں ہے

ولہ

جب وصل دلربا کی تدبیر بنی بگڑے
ہم بھی اپنی دلمیں تقدیر بنی بگڑے
ابرو بنا ہی اپنی تو نے ہوا ہی بر رو
مسجد میں برہمن کی [illegible] بنی بگڑے
صورت لگا رہی ہی اپنا [illegible] و جنون
اپنی مصور ہوکر تصویر بنی بگڑے
[illegible]
دیکھو جہان میں کیا کیا [illegible] بنی بگڑے
[illegible]
[illegible] تقریر بنی بگڑے
دیکھو نگار [illegible] بنی بگڑے
سو بار بات تیری [illegible] ظفر [illegible]
مجنون کی واسطی [illegible] بنی بگڑے

یہی ایک غم ہی یہی اک الم ہے
یہی اک الم ہی یہی ایک غم سے ہے

مری چشم نم ہی اسی رنج و غم مین
اسی رنج و غم مین مری چشم نم ہے

مجھی دمبدم ہی سبب ہے اک ترود
یہی اک ترود سبب مجھے دمبدم ہے

خفا کیون صنم ہی نہین بھید کھلتا
نہین بھید کھلتا خفا کیون صنم ہے

خدا کی قسم ہی یہ کہتا ہون سچ مین
یہ کہتا ہون سچ مین خدا کی قسم ہے

ستم ہی کرم ہی مجھی اوس صنم کا
مجھی اوس صنم کا ستم ہی کرم ہے

کیا کب رقم ہی کوئی شکوہ مین نے
کوئی شکوہ مین نی کیا کب رقم ہے

وہ کرتا قلم ہے میری ہاتھ ناحق
میری ہاتھ ناحق وہ کرتا قلم ہے

ظفر کیا ستم ہی ہوا دوست دشمن
ہوا دوست دشمن ظفر کیا ستم ہے

اپنی جمین یہان تم کیون تھا نتی نہ آتے
کھنچتا ہی جذب دل نی جب جانتی نہ آتے

ہوتا حذر نہ تمکو گر خاک سی ہمارے
دامن کو تم وہین سی گردانتی نہ آتے

ہم سامنی تمہاری آتی تھی شادگی سے
تیور اگر تمہاری پہچانتی نہ آتے

کرتی نہ اشکباری گر چشم تر ہمارے
ہاتھ اپنی اتنی موتی من مانتی نہ آتے

ہوتا اگر نہ آنا تھا خواب کا بہانہ
منہ پر وہین دوپٹا وہ تانتی نہ آتے

لاتا نہ تیری در پر گر ہم کو دل ہمارا
گلیون کی خاک ناحق کیون چھانتی نہ آتے

افسوس اگئی یون اوسکی فریب مین ہم
کہنا ظفر جار اگر مانتی نہ آتے

ولہ

بنا ہی تیری صورت دیکہکر بیخود جو صورت گر
تہ جو صورت بنائیگا وہ رنگ ماہ بگڑی گے

جو بنتی ہم تمہاری آشنا گر یہ خبر ہوتے
تو یون ہمسی طبیعت اپکی ناگاہ بگڑی گے

بگڑ جائیگا حال اپنا بگڑ ہی دم میں جب تک درہم
کبہی تجہسی نہ اپنی ای غم جان کاہ بگڑی گے

تیری عارض سا قرآن گر بنا کر کوئی لکہی گا
تو ہونگی روبرو پہلی ہی بسم اللہ بگڑی گے

بگڑ نہی بگڑنی کا خیال اصلا کہ دنیا مین
بنی گی آہی ظفر جو ہم خبر اک دن آہ بگڑی گے

شکر اللہ ہمسی یہ کافر صنم اچہی رہی
حق پرستو بت پرستی میں بہی ہم اچہی رہی

وہ برا کہتی رہی ہمکو پر اونکی عشق میں
جیسی ہم اچہی رہی ایسی ہی کم اچہی رہی

مرکی تو ہو جائینگی سب خاک لیکن جیتی جی
جو رہی اوس یار کی خاک قدم اچہی رہی

بعد مردن داغ دیتی ہین فقیرونکو درم
گر رہی ایدل یہان وہ بی درم اچہی رہی

ہو نہین سکتا نوشتی سی زیادہ ایک حرف
اسپہ جو راضی رہی وہ یکقلم اچہی رہی

ای بت کافر تری شیدا محبت مین مری
مرگئی تو بہی وہ اللہ کی قسم اچہی رہی

ہی یہان کی اشکباری رحمت باری ظفر
ابر آسا جو رہی با چشم نم اچہی رہی

آیا سحاب ساقی تو لا شراب ساقی
تو لا شراب ساقی آیا سحاب ساقی

سامان شتاب ساقی کر آج میکشی کا
کر آج میکشی کا سامان شتاب ساقی

ہی پیچ و تاب ساقی زلف نسی تیری لکو
زلف نسی تیری دلکو ہی پیچ و تاب ساقی

ولہ

اوڑادی خاک عاشق کی وہ جبدم
عنان توسن چالاک پکڑے

لکھے تھی جو وہ خط غیروں کو تونے
گئے آج ای بت بیباک پکڑے

عجب کیا سحر الفت مین مرا نام
جو سنکر کان ہر پیراک پکڑے

ٹہرنی دی ہی تو کسکو جو کوے
زمین ای گردشش افلاک پکڑے

تیری درد جدائی سی پہر ہی ہے
کلیجا عاشق غمناک پکڑے

ظفر کی منہ سے کب نکلی ہی وہ بات
کہ جسکو صاحب ادراک پکڑے

مرے سنور محبت نی ہی یہ جیسی شرارت کے
تپ غم نی مری جو اسقدر پیدا حرارت کے

بلا غارت گری آتی ہی ظالم تیری غمزہ کو
متاع صبر و طاقت سب مرا اک پلمین غارت کے

یہ رکن سلطنت ہین عشقکی دونون دل و دیدہ
اسی عہدہ وزارت کا اوسی خدمت نظارت کے

میسر خاک پا جی یار سی ہووی اگر سرمہ
تو پہر دیکہو مری انکہو نمین تم قوت بصارت کے

نہی رتبہ بلند اونکا بہو جو پست ہمت ہین
وہہائین گر بلندی لاکہہ وہ اپنی عمارت کے

نہین آگاہ وہ رنگین آوا رنگ محبت سے
اگر ہی سو رنگ سی گو خط مین رنگینی عبارت کے

ظفر جو آپکو سب سی یہان کمتر سمجہتی ہین
کسی کو دیکہتی ہین کب وہ انکہو نسی حقارت کے

جب کی جفا کسی پر اتی ہمنشین ہی کے
سب سی یہی کی اوسنی ہمسی نہین نئی کے

جلادی ہی رہا وہ حق مین مری ہمیشہ
روز اوسنی تیر و خنجر و شمشیر کین نئی کے

ولہ

ولہ

١٥٩

جو ٹھہرا ہی ہزار روز او سے سکے آنیکا دن
دلا روز گن یا نگن یاد ہے

نہین بہولتا دل سے عاشق ترا
تیری ایک پل ایک چہن یاد ہے

نکلا امتحان سے ہمنے جو کہہ دیا
ہمین تو وہ ای ممتحن یاد ہے

گئی بہول سب عیش دنیا کے ہم
نہین کوئی بہے یا رہن یاد ہے

ظفر کو تری زلف و رخ کے سوا
نہین اور کچھ رات دن یاد ہے

آپ جو تشریف یہان سی مہربان لیجائینگے
حضرت دل دیکھئی مجکو کہان لیجائین گے

ہم کفن مین ہے جلین گے شعلۂ فانوس وار
ساتھ اپنی یہ اگر سوز نہان لیجائین گے

جاوان کیونکر اونکی مین در تک سگ وہ ... ہمیں
جیب و دامن کے اور اگر دہجیان لیجائینگے

چاہئی پرچہ خبر کا دل کی کیا اونکی لئے
پارہ دل قاصد اشک روان لیجائینگے

جبکہ چمکین گے تو خورشید درخشان پر بہی فوق
ای فلک یہ شعلۂ آہ و فغان لیجائین گے

کرتی ہین فکر عمارت مین بسر جو اپنی عمر
لیا او ٹھا کر اپنی سر پر وہ مکان لیجائینگے

ای ظفر بہتر ہی خاموشی خدا جانی کہ تو
لیا کہیگا اور وہ دلمین کیا گمان لیجائینگے

مسلمان چاہین گر ساری کہ چھوڑے
نہ چھوڑوں بت خدا ماری کہ چھوڑے

تری صید محبت ہو سکے ہم
گری تو دیج ای یاری کہ چھوڑے

لگی مین او سکے ہمنے اپنی آنسو
یہی تہی جتنہ ہر کارے کہ چھوڑے

ولہ

ولہ

[illegible]

وہ شب وعدہ بھی آتی کر دیتی ہین صبح		رات ساری تو یو نہین کا جل مسی مین گئے

ٹالنی کی اونکو آتی ہین بہت باتین ظفر
گہ کسی مین ٹالتی ہین گہ کسی مین ٹالتے

ہم در تلک نہ آئی تیری رات وہم سے	اور آئی بھی تو کی نہ ملاقات وہم سے
بیٹھی لگا کی تاک تیری در پہ ہم تو کیا	ملنی کی کچھ لگا نسکی کہات وہم سے
انکہین دو چار تجھسی جو ہوتی تہی ہین نہین	کر سکتی ہم نہین ہین اشارات وہم سے
باتین بہت بناتی ہین پر تیری روبرو	ہمسی نہین بن آتی کوئی بات وہم سے
لکھتی ہین تجکو خط تو یہ لکھا نصیب کا	لکھہ سکتی دل کی ہم نہین حالات وہم سے
نی بھیج سکتی ہین کوئی پیغام خوف سے	نی بھیج سکتی ہین کوئی سوغات وہم سے

کرتا ہی پاس اپنکا تیری ظفر جو قصد
آتی ہین سو طرح کی خیالات وہم سے

بہار اوس گل کی روئی ارغوانی کا نمونہ ہے	خزان عاشق کی رنگ زعفرانی کا نمونہ ہے

مطلع ثانی

وہ چشم قہر قہر آسمانی کا نمونہ ہے	نگہ اوسکی بلائی ناگہانی کا نمونہ ہے
بنا شمشیر گر تلوار اوسکی دیکھکر ابرو	نہین گر پاس تیغ اصفہانی کا نمونہ ہے
نہین وحشت ہو کسطرح سنکر قصۂ مجنون	کہ وہ افسانہ بھی میری کہانی کا نمونہ ہے
حیات افزا ہو وہی کسطرح حق مین شہید و تیغ کی	وہ آب تیغ آب زندگانی کا نمونہ ہے

ولہ

کچھ عدو رغبت سی ہی بزم گرم جو تماشا ہے
در زمین بابت ہم کرتا ہون تو نم جو تماشا ہے
جیسی اوس گلشن رخسار کی دیکھی بہار
اوسکی نظرون مین کہان باغ ارم جو تماشا ہے
عشق جب شور دل پر ہی چڑھا ہے کرتا
لیکی ساتھ اپنی پری فوج الم جو تماشا ہے
میرا رونا کوئی طوفان ہی کہ اشکون سے مرے
روز دریا ہی کا آئی دیدۂ نم جو تماشا ہے

[illegible]

[illegible]

خدا محفوظ رکھی آدمی کو حرص دنیا سے
غرض ہی یار کی یاری سی کیا کام اوسے بھلا
کری تجھسی شکایت کون تیری ناز بیجا کے

که جو رہتا ہی اسمین ذلت و خواری مین رہتا ہے
که ہی وہ یار گو مصروف عیاری مین رہتا ہے
یہ کسکو ہوش تیری ناز برداری مین رہتا ہے

بتایا تا طالب انسان جو ترکیب عناصر سے
ظفر کاہی کو کون اس چار دیواری مین رہتا ہے

دل کی مہمان سرائے خالی ہے
نالہ وہ ہی که جسمین ہو تاثیر
دین بجز نقد جان تمہین کیا ہم
ہی نہ تھی تیرے جام مین ساقی
یا ہتی کیا ہو تم فقیرون سے
سمان مین ہین دانۂ انجم
بوالہوس خالی درد عشق کو کیا
ردہ آتا ہی خانۂ دل مین

تم اگر آو جائے خالی ہے
بی اثر اک صدائے خالی ہے
کیسہ اپنا تو ہائے خالی ہے
کون اوسی منہ لگائے خالی ہے
یہان فقط یک دعائے خالی ہے
نہین یہ آسیائے خالی ہے
گر رہا ہائے وائے خالی ہے
اوسے کہدو کہ آئے خالی ہے

دین و دنیا کی فائدہ سے ظفر
نہین دانا کے رائے خالی ہے

جو یہ دنیا پرستی ہی پرستی ہی یہ
بھکاری تیری کیونکر نہ مین مانگون شاہ
گرتی ہی عقبی سی غافل اسکی ہستی ہی یہ
قتل کرنی کو مری تیغ دو دستی ہی یہ

تتمہ

[illegible margin verses]

جو لیکر گل چمن میں دیکھتی ہیں ہم رگ گل کو
تو ہمکو یاد اوس گل کی کمر بہتیری آتی ہے

تری عارض پہ دیکھا زلف کا لچھا ادہر عالم
گھٹا یون ہی چمن مین جھوم کر بہتیری آتی ہے

ہم اس چشم تصور ہی کو اپنی جام جم سمجھین
اسی مین ہمکو کیفیت نظر بہتیری آتی ہے

عنایت نامے آتی ہین عدو کی پاس اور روتے
تو حسرت ہمکو بھی ای نامہ بر بہتیری آتی ہے

ہوا تھوڑی سی رنج و غم مین کیون مضطرب اتنا
کہ آفت عشق مین تو ای ظفر بہتیری آتی ہے

بندھا جس روز سے مجھکو خیال زلف تیرا ہے
پریشان حال ہون ایسا کہ سب کہتے ہین سودا ہے

سنو جو ہمنشینو تم مری آنسو کہ یہ دریا
امنڈ آتا ہی جس دم پھر کوئی روکے سے رکتا ہے

مری آئینۂ دل مین ہی عکس خال رخ اسکا
سمجھو نکتہ فہم اوسکو جو کہتا ہی سویدا ہے

تصور مین ترے جوڑے کی اور زلفونکی یہان دل ہے
کبھی بکی پہ مکا ہی کبھی گوری پہ گورا ہے

خبر کسکو نہین چھپ یہ گیا ہے حباب یہ خانون مین
کہ مارا فوج مژگان نے تری پھر دل پہ چھاپا ہے

سبو توڑا کہ توڑا محتسب نے دل سبو کش کا
ہوا ساقی جو یہ کیا میکدہ مین اک تماشا ہے

غم و شادی ہین یکجا دونون گلشن مین زمانے کے
نظر کر شبنم و گل پر یہ روتی ہے وہ ہنستا ہے

بجز خون دل مخزون بجز چشم و دل پرخون
نہ پاس اپنی می گلگون نہ ساغر ہی نہ جھ[illegible]

ظفر میخانۂ عالم مین ہمکو ایک مدت سے
نہ مستی کی ہوس نے می پرستی کی تمنا ہے

ہی نظاہر ہمارے نہ آئینہ دار ایسا تو ہے
ہے نہین دلمین صفا اب بھی غبار ایسا تو[illegible]

ولہ

[illegible margin verses]

جہاں چٹیل ہی میدان سراسر ریگ و خارستان
کبھی یہاں قصر و ایوان تھے چمن تھے اور شہر یہاں تھے

جہاں پھرتے بگولی ہین اوڑاتی خاک صحرا مین
کبھی اوڑتی تہی دولت رقص کرتی سہر یہاں تھے

جہاں ہین سنگریزی تہی یہاں یاقوت کی تودے
جہاں کنکر پڑی ہین اب کبھی رو گہر یہاں تھے

جہاں سن سان اب جنگل ہی اور ہی خاموشستان
کبھی کیا کیا تھی ہنگامی یہاں اور شور و شر یہاں تھے

جہاں اب خاک پر ہین نقش پائی آہوی صحرا
کبھی محو تماشا دیدۂ اہل نظر یہاں تھے

ظفر احوال عالم کا کبھی کچہ ہی کبھی کچہ ہے
کہ کیا کیا رنگ اب ہین اور کیا کیا پیشتر یہاں تھے

زبونی حال کی میری تری الفت کی خوبی ہے
اور الفت تجہسی ہو جانی مری قسمت کی خوبی ہے

دکھاتا تو ہی ہر رنگ مین جلوہ ہمین اپنا یہ
نہین جو دیکھتی ہم اوسکو یہ غفلت کی خوبی ہے

کرین سجدہ بتان خوبصورت دیکھکر تجکو
تری صورت مین وہ اللہ کی قدرت کی خوبی ہے

نہ پوچھو تم سبب اس آہ آتشبار کا میرے
کہ یہ ای ہمدمو سوز غم فرقت کی خوبی ہے

ہمین اوس غیرت گلشن کا کوچہ یاد آتا ہے
بیان کرتا جو واعظ گلشن جنت کی خوبی ہے

مری سر پر جو برپا اک قیامت روز ہوتی ہے
یہ سب اوس فتنہ گر کی جلوۂ قامت کی خوبی ہے

ظفر جو اتنی پر گوئی یہ ہی تو خوب گو اتنا
یہ خوبی ذہن کی اور طبع کی جودت کی خوبی ہے

اشارہ چشم قاتل کا وہ کافر تیر چلتا ہے
نہ خنجر کوئی ایسا اور نہ خنجر تیر چلتا ہے

رواں گر ہوں ذرا اس چشم دریا بار سے آنسو
تو پھر دریا کو دیکھیں ہم بھی کیونکر تیر چلتا ہے

تتمہ

[illegible]

ولہ

[illegible]

ولہ

[illegible]

[illegible]

ولہ

[illegible]

مصحف رخ پر [illegible] خط جدول سا ہے
یون ہی بکتا ہی عبث ناصح بیہودہ گو
کون اوسکی منہ لگی جانی ہی دو جہل سا ہے
کل کی انی کا ہی کسی ہی وعدہ کی
دل جو شوق وصل مین [illegible]
آخر سوزان ہین وہ داغ محبت ای ظفر
دل پر آتش جنکی باعث سی مر اشتعل سا ہے

عیان سرمہ کا دنبالہ ہی تیری چشم وحشی مین
جدائی مین تری اَی رشک گل اے غنچہ جبین مجکو
لیا اوس چشم نی یون تیغ مژگان مین دل میرا
لب نازک سی تیری کیونکہ دل مین لعل خون
کیا ہی قتل اک عالم کو تیری چین ابرو نے
سمجہ ای دل تو موباف سرخ اوس جعد مشکین کو

کہ برگ نیلوفر آہو کی منہ مین اَی ستمگر ہے
گل بستر ہی میرے حق مین مثل خار نشتر ہے
کہ جیسے خنک گل شاہین مین گہٹ جاتا کبوتر ہے
کہ یہ برگ گل احمر ہی وہ ایک لال تیہر ہے
ستمگر اسکے تلوار مین کیا خوب جوہر ہے
نکالی یہ زبان مارسیہ نے منہ سی باہر ہے

صفائی کیا ہوئی خاک اَی ظفر اوس آئینہ رو سے
کہ ظاہر صاف ہی وہ اور باطن مین مکدر ہے

ولہ

[illegible]

دل لگا میرا بت ہوس باسی یون ہے
جانتا ہی نہین آزار محبت کا علاج
وہ ہی پابوس ترا ملتا ہون مین ہاتہ اپنی
جیسی ڈرتا ہون خدنگ نگہ یار سے مین
بہاگی زندان سی نہ کیون مثل صدائی زنجیر
ہاتہ کیا آئیگا تیری کہ جو تو اَی ظالم
کس سی تو حق محبت ہوا دا میری سوا
تیسی تسکین کہ سوا ہوتی ہی بیتابی دل
اوس سے کہ سکتا نہین مین گہی میرا یون حال

یہ نہین جینیگا امید خدا سی یون ہے
تیری بیمار کو انکار دوا سی یون ہے
دل مرا خون ہی اگر رنگ حنا سی یون ہے
سمجہتا کوئی نہین تیر قضا سی کیون ہے
تیرا وحشت زدہ آوارہ سدا سی یون ہے
توڑتا شیشۂ دل سنگ جفا سی کیون ہے
کون سینہ سپر اوس تیغ ادا سی یون ہے
ہمنشین میرا مجہی دیتا دلاسی یون ہے
اَی ظفر شکی وہ کہ دیگا بلا سی یون ہے

[illegible]

[illegible]

تتمہ

نہیں ہے دریا بھی لیکن سمجھو دل کی زوال ہے
وہ شمعین نالوں نے اپنی شعلہ ذوالون نکالی ہے
بیچ بیچ میں وصل وصل کے ہوئی وصل میں بیچ بیچ کا
جان لیا آرام دوران کے یہ بیمار کیا الوان ہے
رات دن ہم ہجر میں شکلین ان کی ہم نے تکیں ہیں آیا مرا
سے پیچ کی قاتل کے لب بستہ ہین بیمار کی اک مسیحا یہ ہے
پر وہ قسمت میں ہم تم ہم کو تسکین کی یہ پل ہے
وہ دیدو دلو تسکین خاطر تشنہ کی یہ الوان ہے

ہمکو تو منظور ہے یار ان خاطر ہم شمع نگاہ
اے تکالی ہمکو یوں ہی ہم آرام لیا ایوان ہے
تنک ہے سینہ بسمل کی آستین کو ظفر
قتل کر عاشق کو تاکہ اپنا ہی نور ان ہے
عرق رہا اپنا نالہ آہ و زاری الوان ہے
دل لگا کر کوئی کیا اس کو سکون

تیری دست ظلم و ستم سے قاتل غمزہ ناحق تیغ
مجھسے گر نہ خاطر کی کب عقدہ کشائی ہوئی ہے

دست و پا ہیں وہ تو تمہاری خوب حنائی باندھ دیئے
آج ہمارا قابو بھی لو ہاتھا پائی ہوئی ہے

شکل بتان ہوش ربا ہے میں فقط کیا شیفتہ ہوں
دیکھکر اونکی صورت مفتون ساری خدائی ہوئی ہے

بھیجے ہیں وہ غیر کی ہاتھوں ہمکو دستہ نرگس کا
دیکھو ظفر ہم چشموں میں یوں چشم نمائی ہوئی ہے

تم وہاں مشغول شب کو محفل آرائی میں تھے
ہم یہاں بیتاب گیا کیا کنج تنہائی میں تھے

فائدہ کیا گر نہ کام آئے دل بیمار کے
گو کہ وہ تو لب تری یکتا مسیحائی میں تھے

جب تلک عاشق نہ تھے اوس شوخ ہرجائی کے ہم
شہرۂ آفاق یوں کا ہیکو رسوائی میں تھے

پی رہے تھے اشک خون انکھوں میں ہم سب کے یہاں
چلتے وہاں ساغر پہ ساغر بادہ پیمائی میں تھے

مسجدوں میں اسطرح کا ہیکو ٹکراتے تھے سر
اوس صنم کی در پہ جبتک ہم جبین سائی میں تھے

دیکھکر اوس قد رعنا کو چمن میں کٹ گئے
سرو جو مغرور سرکش اپنی رعنائی میں تھے

عمر نے فرصت نہ دی ورنہ تماشے دیکھتا
ڈہنگ ساری تماشیں کے سے تیری سودائی میں تھے

عشق کی باعث گنے جاتے ہیں نادانوں میں ہم
ورنہ گنتی اپنی آگے کسکو دانائی میں تھے

کر دیا اک آن میں اوس دلربائی ناشکیب
ہمکو دعوے اے ظفر کیا کیا شکیبائی میں تھے

کرلی عیاری میں وہ یاں رسم یاری یوں بھی ہے
پر گریں کیا ہمکو واجب جان نثاری یوں بھی ہے

کہتے ہو بل چبین تم کیا کیا دل بیمار کو
واہ وا اگر تا کوئی بیمار داری یوں بھی ہے

ولہ

دل ہی کہتا اور ہی لیکر کہتی اور ہے
عقل کہتی اور ہی تقدیر کہتی اور ہے

١٦٥ ساقی نامہ

مجھسے تو کچھ اور کہتی ہے تمنائے وصال
اور اوس سے کچھ دم تقریر کہتی اور ہے
ہو گیا معلوم خنجر سے دل بسمل سے
آج قاتل کچھ تری شمشیر کہتی اور ہے
پوچھی وہ تصویر تصویروں میں کم دیکھا
صورت حال اپنی یہ تصویر کہتی اور ہے
کام ہے کیوں زبان شمع کیا ہے سوز دل
یہ زبان سے اپنی آہ کی تاثیر کہتی اور ہے
کہا جو کاول پر جراحت پر جراحت متصل
اور ایسی زبان زخم کہتی اور ہے
نالہ انکی عقل سے زندان میں
آج دیوانوں سے کچھ زنجیر کہتی اور ہے
بن تو زبون کچھ تو کیا
حلقی کچھ اور ہی سمجھ اور ہے
ہم تو زیب تن سمجھے ہیں کہاں کی ظفر

ولہ

او ہمتی ابروی نازمین کہتی اور ہے

ولہ

حال تیری عاشق ابتر و غمگین کا اور ہے [illegible]

ہو چکی ہین یار دل کی [illegible]

[illegible] کا اور ہے

جیسی کہ باغ مین نہین وہ رشک باغ ہے
لالہ کی جای باغ کی سینہ مین داغ ہے

دینا فروغ دل کو محبت کا داغ ہے
رہتا بغیر داغ یہ گہر بیچراغ ہے

تجھ بن کہان ہی بادہ گلگون ہمین نصیب
خون جگر سی اپنا لبالب ایاغ ہے

جب تک نہو وہی کم کوئی عنقا کی طرح سے
تیری کمر کا ہاتہ کب آتا سراغ ہے

غنچہ ہی دل گرفتہ تو گل ہی جگر فگار
کسکو چمن مین دہر کی غم سی فراغ ہے

کیا قدر ہو سخن کی اونہین جنکی سامنے
یکسان صدای طوطی و فریاد زاغ ہے

تو ہی نشا شراب کا اور صحن باغ ہے
ہم ہین جنون کا جوش ہی دامان راغ ہے

دل کہو لکہ نہ کر سکی ہم نالہ و فغان
دہڑکا رہا ہی کہ وہ نازک دماغ ہے

تو نی لگایا سینہ سی کس رشک گل کو آج
دل تیرا اسقدر جو ظفر باغ باغ ہے

می کی لئی خمار ہی ای بادہ خوار ہے
پر وہ شراب اور ہی جو بی خمار ہے

ای آب گریہ تیری ہو کیا خاک آبرو
دل مین تو یار کی وہی ابتک غبار ہے

رخسار زرد پر ہین کہان اشک لالہ گون
دکہلا رہا یہ عشق خزان مین بہار ہے

آرام زیر خاک ہی معلوم گر سیہ ہے
پہلو مین آہ اپنی دل بیقرار ہے

تو پاس کشتگان شہادت کی وہ کی بجہا
تاجانی وہ کہ تیغ تری آبدار ہے

اسکو شفق نسمجہو پڑی منہ پہ چرخ کی
اوڑ کر کسی شہید کی خاک مزار ہے

پیدا ہوئی ہین شادی و غم باہم ای ظفر
خندان اگر ہی برق تو ابر اشکبار ہے

ولہ

[illegible]

جانتا تہا مین کہ پہلو مین نہین ہی میرے دل
پر چہری سی آج مین نے چیر کر دیکہا تو ہے

گر بگڑ کر او مجہی وہ کافر تو پہر تجہسی سب بنے
تو نے زلف کج ادا کو ای ظفر چہیڑا تو ہے

یہ نہین تنگی میان ہر دو ابرو تنگ ہے
قبضۂ شمشیر مین ایک ای جفا جو تنگ ہے

کیونکہ ہون دل کہولکر باتین کہ قسمت سے مرے
جا ہی پی قابو کشادہ جا ہی قابو تنگ ہے

آبلہ مین پانونکی کیونکر سمائین خار دشت
ای جنون اینوہ اتنا اور تنبو تنگ ہے

دیکہکر تحریر سرمہ چشم وحشی مین ترے
ہوتا پہی سی گلی کی اپنی آہو تنگ ہے

ای دل دیوانہ ہی داماں صحرا تو وسیع
توسن وحشت کا لیتا کیون نہین تو تنگ ہے

منہ ہی کیا تیری دہن سے ہو مقابل باغ بیز
قافیہ غنچہ کا پہلی ہی سی گلرو تنگ ہے

زشت خصلت کو ہمیشہ رنج مین دیکہا ظفر
اپنی خوئی بد سی رہتا آپ بدخو تنگ ہے

روی روشن پر تری کب زلف کا سایا سا ہے
رات کی اوڑہی سیاہی دن رہا تہوڑا سا ہے

دیدۂ تر جوش گریہ سی جو اک دریا سا ہی
دامن مژگان سراسر پاٹ دریا کا سا ہے

زلف سنبل خط ریحان چشم نرگس ہے ترے
رخ برنگ گل دہن غنچہ سا قد بوٹا سا ہے

وصل کی شب ہر گہڑی گہڑیال کی سنکر صدا
ہو رہتا اک دل کو صبح ہجر کا دہڑکا سا ہے

جو ہی اون انکہون کا مفتون او سنو اک حشر سے
جسکا اون نرغون مین دل اوچہلا او سی سودا سا ہے

حال مجنون کا نہ اپنی پوچہ ای لیلی منش
ہو گیا دشت جنون مین سر کہ کر کانٹا سا ہے

صبا تمام یہ داماں زاغ چلتا ہے

ہم اس سی جلتی ہین ای شمع رو کہ پروانہ
شب انجمن مین تری با فراغ جلتا ہے
سخن سی میری جلی ہی عدوی بد گفتار
ظفر مقال سی طوطی کی زاغ جلتا ہے

ولہ

ہمارا نام تو ہی ای ظفر مشہور عالم مین
اگرچہ ہم ہین اپنی گہر مین مانند نگین بیٹہے

وہ خط کی لکہنی پہ مجہسی جو بر خلاف رہے
تو جون قلم مری دل مین نہ کیون شگاف رہے

گوئی ہو خوب کوئی زشت چاہئی تجکو
مثال آئینہ تو سب سے سینہ صاف رہے

پہر اہی جو تری کوچہ مین ای صنم یکبار
پہر اوسکو کعبہ کی کیا خواہش طواف رہے

رہی نہ کیونکہ وہ گرداب فکر مین ڈوبا
جسی ہمیشہ تمہارا خیال ناف رہے

نہین درنگ مری قتل مین اوسی منظور
کمر مین اوسکی نہ کیون تیغ خوش غلاف رہے

ہم اوس سے کی ہین دیوانی اپنی عشق کی دہوم
ہمیشہ کیونکہ نہ از قاف تا بہ قاف رہے

جو در پہ بیٹہ رہی یار کی ظفر اوسکو
نہ فکر مسجد و پروای اعتکاف رہے

خط نورستہ سی تیری دل بیتاب مرتا ہے
سہی بوئی ہی وہ جس سی کہ یہ سیماب مرتا ہے

خبر لی جلد ای دریای خوبی اپنی مضطر کی
کہ تجہ بن وہ مثال ماہئی بی آب مرتا ہے

اوگی ہی سنبل اوسکی خاک سی جو تیرا آشفتہ
خیال زلف مین کہا کہا کی پیچ و تاب مرتا ہے

پلا اک جام ای ساقی کہ صورت زندگی کی ہو
کوئی مینوش پیاسا بی شراب ناب مرتا ہے

پڑی ہی حلقہ گیسو مین دل اور زنجیر خو کی
یہ نادان ڈوب کر ناحق تہ گرداب مرتا ہے

چمن مین غنچہ پژمردہ ہوا ہی دیکہکر اوسکو
مگر کچہ تجہ بن پانی ای گل شاداب مرتا ہے

کہی کون آی ظفر اوس سے ہنو مے نوش غم دیدہ
وگرنہ رشک سے پیکر کوئی زہراب مرتا ہے

وله

ای تغافل کیش تو [illegible]
عشق سے ہم عاشق کی [illegible]
ہر مرتبی مژگان [illegible]
بانوان ہی [illegible]
مہربانی ہی [illegible]
ہر جو [illegible] ہماری مہربان
ساقیا گردش مین لا ساغر کو جلد [illegible]
لا تا چلی کوئی دور آسمانی اور ہی
بلکہ اس آتش کو بہڑکا دیتا پانی اور ہی

۱۶۰

وله

[illegible]

تتمہ

[illegible]

ولہ

[illegible]

نبائیں یار اونہیں کیا بنا و ہو تو سہی
لگائیں کیونکہ یوہیں کچہ لگاو ہو تو سہی

جو میری رونی پہ ہنستی ہیں یارب اونکو ہو غم
نصیب اگر ہو سبب اوپاپاو ہو تو سہی

دکھاؤں کیونکہ تجہی میں کہ ہی وہ پردہ نشین
تمہیں کبہی اے دل مضطر دکہاو ہو تو سہی

اونہیں ہیں دیکہو تو دریا ہی دل میں کیا لہریں
تم آشنا ہی دل ای آشناو ہو تو سہی

برنگ نقش قدم جنکی ہم نہ اوٹہیں گے
پر اوسکی جہیں کچہ اپنا چاو ہو تو سہی

تم اپنی بوسہ کی قیمت میں ہمسی کیا لوگے
بتاو کچہ ہمیں معلوم بہاو ہو تو سہی

دبا کی بیٹہی ہم اسواسطی ترا زانو
اٹہ کچہ عدو پہ ہمارا دباو ہو تو سہی

جہاں میں کون ہی ہمدرد تیری زخمی کا
کسیکی ایسا کلیجہ پہ گہاو ہو تو سہی

جو اپنا نقد دل وجان ظفر لگا دیں ہم
قمار عشق میں ایک اذہ داو ہو تو سہی

اودہس عداوت کیش کو مجہسی عداوت ہو گئی
اس عداوت پہ بہی جو مجکو محبت ہی سو ہی

بہولتا ہرگز نہیں ہیں اوسکی قامت کا خیال
روز رہ با میری سر پر اک قیامت ہی سو ہی

کرچکی ساری اطبا بلکہ عیسی سب ہی علاج
پر تری بیمار ہجراں کی جو حالت ہی سو ہی

کیا بتاؤں میں کہ ہی مجہسی کیسا بیوفا
عشق میں اچہی نہیں منہ سی شکایت ہی سو ہی

اگیا آنکہوں میں دم ظالم تری مشتاق کا
پر تری دیدار کی آنکہوں کو حسرت ہی سو ہی

حب دنیا کی نشی نی جنکو غافل کردیا
تا بوقت مرگ اونکو وہی غفلت ہی سو ہی

میری گریہ نی نہ ہویا یار کی دل سی غبار
اوسکی دلمیں میری جانب سی کدورت ہی سو ہی

[illegible]

ولہ

[illegible]

کہتی ہین ملک مثل علی دیکہکی اوسکو | اللہ وہ کس شکل و شمایل کا بشر ہے

دکہلا دے کبہی جلوۂ دیدار تو اپنا
مشتاق تری دید کا مدت سے ظفر ہے

عشق مین ظالم تری کیا خاک ہم اچہے رہے
گر دل و دین دیکے اپنا ہم تہین کافر ہوئے
سہنے اس ہستی مین رہ کر یہ اوٹہائے رنج و غم
بندہ گیا دلکو جو تیری زلف پیچان کا خیال
عشق کا آزار صحت سے ہی بہتر ای طبیب
اب خدا جانے کہ دل مین کیا برائی آ گئے
وہ ہوئے کہل کر پریشان انکو جمعی رہا
خاک آخر ہونگے سب پر یہ ہی ہی جو خاکسار

برسون ایذا مین رہے گر ایکدم اچہے رہے
تمکو کیا نقصان ہوا تمتو صنم اچہے رہے
جو روانہ ہو گئے سوئے عدم اچہے رہے
موج دود آہ مین بہی پیچ و خم اچہے رہے
جو رہے اوس شوخ کی بیمار غم اچہے رہے
پہلی تو ہم پر تری لطف و کرم اچہے رہے
گل سے غنچے ای نسیم صبحدم اچہے رہے
ہو گئے اوس یار کی خاک قدم اچہے رہے

ہر کسی سے راز دل کہ بیٹہنا اچہا نہین
ای ظفر دنیا مین ہین اب لوگ کم اچہے رہے

غیر کر سکتا ہے کو مجہسے عداوت کیا ہے
جو نہ دیکہا تہا سو وہ عشق مین تیری دیکہا
زلف اکثر جو تری کان لگی رہتی ہے
سب جگہ ہی وہی اور سب کے نظر سے ہے نہان

مہربان دوست ہے دشمن کی حقیقت کیا ہے
دیکہئے اور دکہاتی ہمین قسمت کیا ہے
کہتی یہ کان مین ای کان ملاحت کیا ہے
پڑ گیا انکہون پہ یہ پردۂ غفلت کیا ہے

ولہ

ردیف ی ۱۷۰۰

[illegible]

١٧١

گرچہ خمدار او رہی شمشیر ہو سکتی تو ہے
گر بری بھی ہی تو کیا تسخیر ہو سکتی تو ہے
ورنہ ثابت مجھ پہ کچھ تقصیر ہو سکتی تو ہے
کچھ اگر یاری کری تقدیر ہو سکتی تو ہے

ی ابرو کا سا خم ہو یہ تو ممکن ہی نہیں
نبر بس مین کسی کی ہو یہ ہو سکتا نہیں
پیند قابل سفاک خون بی گناہ
بت عیار سی یاری نہیں امر محال

دل جو ہوتا ہی شکستہ پھر وہ بیتابی نہیں
ٹوٹ کر مسجد ظفر تعمیر ہو سکتی تو ہے

جیسی سرگردان سر فانوس پروانہ رہے
بو بی گل سی کیون نہ مہکا اپنا کاشانہ رہے
حشر تک یارب یونہین آباد میخانہ رہے
کیون نہ دست مہر مین آئینہ و شانہ رہے
پاس تا کافور کی قلقل کا بھی دانہ رہے
جبکہ شبنم سی بھرا ہر گل کا پیمانہ رہے
اسطرح سی شمع اوسکی رخ پہ پروانہ رہے
تا قیامت اس مری وحشت کا افسانہ رہے
دیکھنا کیا دور ہی مسجد مین بتخانہ رہے
جبکہ آئینہ تری صورت کا دیوانہ رہے
یعنی قایم شعلہ پر کسو جہ پروانہ رہے

ہم اسطرح اوسکی گرد کاشانہ رہے
سینہ واجب مثل گل وہ بی حجابانہ رہے
ہر مین ساقی رہی اور دور پیمانہ رہے
آرائش جو اپنا اور جانانہ رہے
زباؤ اپنی گوری منہ پہ اک کاجل کا تل
ہووی محتاج نمکدان زخم دل بلبل کا کیون
سطرح سی شمع پر پروانہ ہوتا ہی فدا
ہین وہ مجنون ہون کہ صحرا مین زبان خار پر
محراب خم آبروی چشم مست یار
جو ہر سی نہ کیونکر پای در زنجیر ہی
کیا اوسکی رخ پر کیونکہ ہین حیران نہون

تیغ قاتل کا ادا کر شکر ہوتا ہی ظفر
گو لب ہر زخم پر بسمل کی شکرانہ رہے

تمت

ولہ

ردیف ی ۱۷۲

بر اوسکی دل مین ہوئی دیکہی تا تو کسکی ہے
تری نظر نی صبح غضب ہی یہان ہم سی قیامت کسکی ہے
گر سنتا دل دیوانہ یہ نظر بر کسکی ہے
ترا ہی ناز بیجا یا برابری بر عمارت کسکی ہے
ہی قائم یہان منعم سر العمر کسکی ہے
بجز تیغ نگاہ یار گشت دخون عاشق پر
زیادہ تیز ہوئی دم بدم شمشیر کسکی ہے
کیا جو کچہ تصنیف نی تیری دل نی نہ انکہون نی
کہون مین کیا خطا کسکی ہی اور تقصیر کسکی ہے

تمہاری عاشق کو کیا ہوا ہی نہ منہ سی بولی نہ سر سی کہیلی
ہزار کوئی بنالی لائی کوئی بلائی کوئی کہلائی
گیا ہی تو ذ محو حیرت دکہا کی آئینہ وار صورت
تمہاری وہ بات ہی دہن مین ہزار انداز ہی سخن مین
ملا نہ سو کوئی منہ ہماری چلین ہزار اوسکی تیر آری
کہلی ہی جسپر کہ کچہ حقیقت وہ کہول کر دیدہ بصیرت
جو درد ہوتا تو غل مچاتا جو سایہ ہوتا تو سر ہلاتا
عزیزین نکیرین قبر مین گر سوال سو سو طرح سی آ کر

وہ مست مجذوب بن گیا ہی نہ منہ سی بولی نہ سر سی کہیلی
جسی کہ اسیب لعبت کا ہی نہ منہ سی بولی نہ سر سی کہیلی
وہ تیری صورت کو تک رہا ہی نہ منہ سی بولی نہ سر سی کہیلی
چمن مین غنچہ یہ کیا بلا ہی نہ منہ سی بولی نہ سر سی کہیلی
جو اوس لب لعل پر فدا ہی نہ منہ سی بولی نہ سر سی کہیلی
تماشی قدرت کی دیکہتا ہی نہ منہ سی بولی نہ سر سی کہیلی
الہی دل کو مرض یہ کیا ہی نہ منہ سی بولی نہ سر سی کہیلی
جو کشتہ چشم سرمہ سا ہی نہ منہ سی بولی نہ سر سی کہیلی

ظفر جسی اوس پری نی اپنا جمال دکہلا یا حیرت افزا
وہ نقش دیوار بن گیا ہی نہ منہ سی بولی نہ سر سی کہیلی

گالیون کا ہمیں چلیگا روز جزا صاف ہے
کیا غضب ہی جو محبت کا تیری بہرا ہی دم
دہو دیا رو نی زمین کو آب گریہ نی مری
حاشیہ کیا کیا چڑہاتی ہی محبت بگہی
جانہ تو باتون پہ زاہد رند می آشام کی
آج مرغان قفس کی کیا کہین گذری گا پر
حرص دنیا ہی اونکی واسطی آلودگی

کیا زبان ہی اوکی کیا روز جزا صاف ہے
اوسپہ ہوتا تیری محفل مین ترا صاف ہے
پر نہین ہوتا دل اوسکا ایک ذرا صاف ہے
ابتلک تو یہ کتاب دل معرا صاف ہے
منہ سی برآتا ہی پر دل مین مرا صاف ہے
کر رہا مقراض کا صیاد پر اصاف ہے
ہوگیا جسوقت یہ اوس سی ترا صاف ہے

[illegible]

[illegible]

تتمہ

[illegible]

عجب اشک انکہ سی کچہ زیر مژگان تیر بہتا ہے
اٹہا سی کہیت خشک اور آب دہقان تیر بہتا ہے

تری زخمی کو پانی ہی جب شمشیر کی تیری
تو کیا کیا خون زخم تیغ بران تیر بہتا ہے

سخن مین او لب جان بخش کی ایسی روانی ہے
کوئی جانی کہ گویا آب حیوان تیر بہتا ہے

کبھی دل مین جو ہر دریا دلی سی جوش آجاتا
تو کیا کیا لہر مین تنکا سا انسان تیر بہتا ہے

عرق افشان تیرے رنگین جو رخسارون پہ ہوتے ہین
چمن مین حسن کی کیا آب باران تیر بہتا ہے

کوئی کم آشنا ایسا ہی جسکی یاد مین آٹھ پہر
کہ دریائی محبت ای مری جان تیر بہتا ہے

ظفر بہتا ہی ناسور دل کا روز پر اسکو
کوئی گر چھیڑتا ہی اور بہی ہان تیر بہتا ہے

نظر کسو سے ملی تو اپنی او قاتل چراتا ہے
تہ خنجر تری کب دم ترا بسمل چراتا ہے

کبھی جا بیٹھتا ہون پاس مین اوسکی جو محفل مین
تو پہر کیا کیا بدن وہ رونق محفل چراتا ہے

متاع دل کی چوری یون نہین کرتا تیرا غمزہ
مگر جسوقت پاتا ہی کبہی غافل چراتا ہے

مجہی دل کہول کر رونی دو تم اور رونکو چشمو
کہ پانی انسوونسی میرا زخم دل چراتا ہے

لگا تیغ ستم تو شوق سی ظالم کہ مرنی سے
بہلا کب جان اپنی یہ ترا مایل چراتا ہے

یہ کیا اندہیر ہی جو دلکے خاصی او جانی ہین
مری دلکو رخ روشن کا تیری تل چراتا ہے

ظفر سبکو برابر دیکہتی ہین جو ہین روشن دل
کسی سے آنکہ اپنی کب مہ کامل چراتا ہے

کبہی لب پر جو ہنسی اپنی ذری آتی ہے
ساتھ ہی انکہون مین گریہ سی تری آتی ہے

ولہ

[illegible]

ہوتا ہی جب کام کا موقوف اپنی وقت پر
ہوتا جلوہ گر سی ترقی وہ کبہی [illegible] وقت سے
سنتے مرلی یہ ہی عاشق لیے تیغ و کفن
اوس ستمگر سی کہو اسوقت آئی وقت سے
وقت پر اپنے نہ آیا کام کوئی آشنا
ہمنے دیکہا جب وہ نا آشنا ہو وقت سے
ہاں یہ وقت امتحان عشق بازو بو الہوس
تو لگا شمشیر اپنی ازمانی وقت سے
ای ظفر راہ وفا مین ہا ثابت قدم
رفتہ رفتہ ہوگیا وہ رہنمائی وقت سے

ولہ

[illegible]

تتمہ

ہم کہان اور منزل جانان کہان لیکن ظفر
تجہہ تصور نی ہماری رہنمائی کی تو ہے

[illegible]

طریق حکمت ہندی و یونانی یہ لکہا ہے
دوا میری ہی وصل یار کیون نسخہ حکیمون نے

یہ نام تیغ گر تیغ صفاہانی پہ لکہا ہے
عیان ہی خط جبین اوس ابروئی خمدار پر دیکہو

مٹا جاتا ہی یون گویا کہ یہ پانی پہ لکہا ہے
کہون کیا ماجرائی بی ثباتی نقش ہستی کا

متانت دیکہتا ہی کیا ظفر کی طبع عالی مین
کہ جو لکہا ہی مضمون طرز خاقانی پہ لکہا ہے

ولہ

پہرتی انکہون مین جو اوس سرو دوتا کی شکل ہے
خواب مین آئی نظر مجہکو بلا کی شکل ہے

شوق مین اوس قد رعنا کی ہی مثل ازل
بنگیا لیکر جہری جو بینوا کی شکل ہے

ناتوان ہی تو تجہی ای دل ہمارا جانئے
آہ تیری واسطی تیری عصا کی شکل ہے

وہ دل کیا ہی کہ جو تیری غم الفت سی خالی ہے
وہ دیدہ کیا جو تیری دید کی حسرت سی خالی ہے

عجب انداز سی ہمکو خط اوس حراف نے لکہا
نہین اک حرف جسمین نامہ بر حرف شکایت سی خالی ہے

بہر اگو جام می ساقی نی لیکن ہمکو کیا حاصل
کہ اپنا ساغر دل بادۂ عشرت سی خالی ہے

ذرا صورت بتون کی دیدۂ تحقیق سی دیکہو
کوئی صورت نہین اللہ کی قدرت سی خالی ہے

گیا یہان سی نکل کیا جانی دیوانہ کہان تیرا
پڑا ہی بہر خانۂ زنجیر اک مدت سی خالی ہے

رہیگا داغہائی عشق سی سینہ بہرا یونہین
کوئی ہوتا خزانہ اپنا اس دولت سی خالی ہے

ظفر ہم باندہتی ہین جیسی مضمون کم اوسکا
ہمارا شعر کوئی بہی نہین ندرت سی خالی ہے

ردیف ی سہ ۱۲۷

[illegible]

تو خطو نسی ہنی یارب آشنائی کی تو ہے
دیکہئی لکہا ہو کیا بخت آزمائی کی تو ہے

یہ خدا جانی کہ دل مین ہی کدورت یا نہین
ظاہر اوس آئینہ رو نی کچہ صفائی کی تو ہے

قد رعنا سی بہی اپنی سکہی طرز راستی
سکہی جو زلفو نسی تو نی کج ادائی کی تو ہے

دست و پا مین ہی لگی مہندی اگر رنگ حنا سہی
آج کیفیت کچہ اوسنی ہاتہہ پائی کی تو ہے

[illegible]

ولہ

[illegible]

ولہ

[illegible]

آیا ہی پہر کسیکی محبت کا دل مین جوش
بلبل سی بعد مرگ گئی کب ہوای گل
انیگا کیا چمن مین کوئی رونق چمن
وحشت ہی یا جنون مجہی پر تیری عشق مین
جلجائی ہی جو گہاس سدا میری خاک پر
اتنی کشیدہ مجہسی ہو تم کہ اخر شش

پہر آئی ہین جو دیدۂ تر کچہ نہ کچہ تو ہے
اوڑتی پہری ہین باغ مین پر کچہ نہ کچہ تو ہے
گل ہنس رہین ہین باد سحر کچہ نہ کچہ تو ہے
پہرتا ہون مین جو خاک بسر کچہ نہ کچہ تو ہے
باقی ہنوز سوز جگر کچہ نہ کچہ تو ہے
دل کی میری کشش مین اثر کچہ نہ کچہ تو ہے

شاید کسی سی ہوگی بغل گیر آج تم
بغلین بجا رہی ہو ظفر کچہ نہ کچہ تو ہے

گرچہ بی طاقت ہون مین پر دل مین طاقت اور ہے
ہو دل بریان سی میری کسطرح ہمسبر کباب
ناز ہی ویسے نہین دل کو فقط غمزہ ہی چاہیے
میری رسوائی سی تو ہوتا ہی ناخوش کسلئے
جلد لی آکر مریض عشق کی اپنی خبر
میکدہ میری لئی تیری لئی ہی خانقاہ
کیون انا الحق کہہ کی سر منصور نے اپنا دیا

قوت ظاہر سی ہان باطن میں قوت اور ہے
اسکی لذت اور ہی اور اوسکی لذت اور ہے
بیچ سکی کیونکر کہ اک آفت یہ آفت اور ہے
اسی تو ہوتی زیادہ تیری شہرت اور ہے
آج ای رشک مسیحا اوسکی حالت اور ہے
تیرا مذہب اور زاہد میری ملت اور ہے
کون جانی سر حق یہ تو حقیقت اور ہے

ای ظفر جتنی جتاتی ہین ہم اپنی دوستی
ہوتی اوتنی ہی اونہین ہمسی نفرت اور ہے

[illegible]

تمام عمر گذاری ہی ابہی غفلت مین
جہان کی سیر ظفر ہمنی خواب مین کی ہے

ولہ

طرز انکی نرگس مین ہی تم [illegible] کا سنبل مین [illegible]
نقشہ ہی [illegible] کا سرو مین رخ کی شباہت گل مین [illegible]
جام جہان بین مین نظر آتا [illegible]
دیکھا تماشا سا تھا جو ہمنی جام [illegible]

[illegible]

ہم ہی کلک تصور کی ہین ظفر قائل
کہ دوستی یار کی تصویر کھینچا چہوڑ

نہ دل اس شعلہ رخساروں پہ لوٹے
تم انید دستہ گل پر تمہین کیسے
تہان پایا یہ منہ جو ہنستی سے ہنستے
سنین زلفوں کی سودائی کو کچہ ڈر
اوسی جو دیکھکر ہو برق بیتاب
گیا دل لوٹ میرا اون بہنووں پر

بلا سے گرچہ انگاروں پہ لوٹے
کوئی حسرت سی گر خاروں پہ کوٹے
گل اوس گل کی دل افگاروں پہ لوٹے
پر اس شب کو سیہ ماروں پہ کوٹے
زمین پر لوٹی دیواروں پہ لوٹے
وگرنہ کون تلواروں پہ لوٹے

ہمیشہ لوٹی بسمل کے طرح وہ
ظفر جو ان طرحداروں پہ کوٹے

ہی جبکہ خلق سوچکے تدبیر بولتے
ہنستا وہ گل چمن مین اگر کہل کہلا کے صبح
برپا ہی ہی خانۂ زندان مین ایک غل
بل بی ہوای شوق کہ اندہی کی شور میز
گرچہ نہین ہی میری نئی استخوان مین دم
افسون عشق سی دل عاشق کی سر پہ رونز

تجہہ اور ہی جواب مین تقدیر بولتے
حیرت ہی کیا جو بلبل تصویر بولتے
مجنون کی ہی جو پاؤن مین زنجیر بولتے
گیا کیا ہی خاک عاشق دلگیر بولتے
پر عشق کی ہی باعث تاثیر بولتے
ہی وہ بلا ہی زلف گرہ گیر بولتے

تیری کلام مین ہی وہ انداز ای ظفر
محفل ہی افرین دم تقریر بولتے

بلا ہی یار کی شمشیر کھینچکر چہوڑے
بہو نکی ہمنی ہی تصویر کھینچکر چہوڑے

وله

دیوان ١٧٦

قصد مجنون کی تیوہی لی کو ہی کیونکر قضا
کام نشترکا وہ ہر خار سی گر لے لینگے

ناتوان تیرا اوٹہی بستر غم سی کیا خاک
جبکہ کروٹ بہی ادہر سی وہ اودہر لینگے

تا نہ صد چاک ہو شانہ کی طرح دل اپنا
اوسکی زلفونکی بلائین نہ ظفر لینگے

ترے کوچے مین جاتا کون گر جاتی تو ہم جاتے
نجاتی ہم ہیر جانسے گذر جاتی تو ہم جاتے

نہ تہا ہمسے سوا آئینہ مشتاق اونکی صورتکا
گیا کیون اونکی وہ پیش نظر جاتی تو ہم جاتے

نہ لایا کچہ جواب اونسے گیا تو کیا گیا قاصد
دل مضطر کی نیکر نامہ بر جاتی تو ہم جاتے

نکالا تونی ہمکو تو گئی ہم تیری کوچہ سے
وگرنہ جیتی جی کب جاتی مرجاتی تو ہم جاتے

رفیق اپنی گئی جلدی ہم اونکی ساتہ جا لگیا
اگر یک دو نفس بہی وہ ٹہر جاتی تو ہم جاتے

گیا روتا ہوا کیا ابر تر گور غریبان پر
کبہی گر اوسطرف باچشم تر جاتی تو ہم جاتے

تبا نا گر جدا سایہ ہین اولکا تو ساتہ اونکی
نجاتا کوئی لیکن ای ظفر جاتی تو ہم جاتے

غرور حسن سی گر وہ جلال مین آوے
تو اوسکی مہر نہ ذرہ خیال مین آوے

اسیر زلف ہوا وس خال رخ کو دیکہ کو دل
بغیر دانہ کی طایر نہ جال مین آوے

کرے اوس ابروئے خم سی ہمسری کیونکر
کہان سی خم یہ کمان ہلال مین آوے

وہ خال رخ یہ جو بکہری ہین آج زلفکی بال
ستارہ دیکہنی کسکا وبال مین آوے

حنا جو اوسکی قدمبوس ہو تو پہر کیونکر
نہ حسرت اپنی دل پائمال مین آوے

تتمہ

بلا سی وصل کا داغ دوری کا عیش کا ہی قلق
سر ایکبار تو وہ ایکبال مین ہر بار او
ظفر رقیب نہ جواب مین کسطرح آدمی ہیرجان بدلال پر

ولہ

لی بال ہی کی بلی نہ زہی نہ ہر ہی چلے
ہیچ اگر اقبال او تقدیر سے چلے
یہ جو تجہ بال نمین تیلی ہین فلک پر چلے
آہ غلبہ عاشق کی دل کسی اپنی جاپ چلے
ہم السی بیٹہین اپنا تنشتر سی چلے
سوے زلف سی ہی مرہم زخمی سے اوس
خورشید کہا شمع کیا ہی کہ ہتیاب چلے
وہ لو شری ہی تصویر سی
پارک نہین وہ کہ ہپاوی جسی پا
عشق او دمی کہ تاب سی چلے
حسن او سکا نہ تیری کیون اپنا گر کہ سی چلے

عقدہ مین ہر بیری تہی پین جو کہا
تو اور ظفر وہ مری نظر سے

قطعہ

کتنی ہی نکی نہری کی اور کمانون کی نشان
یون ہی ہی کی زمین پر کہو پانونکی نشان
کیا نخل عشق کوئی کہین رہ گیا ظفر
پائی نہ اوسکی پانونکی چہالونکی نشان

سلام

سلام اسلام کا گیدو کی صبح و شام نماز
تو ای سلامی اوا کرنی لی سلام نماز
ہنوز ہی دل مین جو قربی ولال بہتی
تو کام آئی نہ روزہ نہ آئی کام نماز
جو اوس امام کا مجرد ہو تو خدا کا دوست
قبول ہو وہی اوسکی علی الدوام نماز
جو ہو تیم کا دشمن اوسی کہان ایمان
ارحم الراحمین ہو برای نام نماز

سلام

عبادت ایسی ہو کس سی کہ تہا ادا کرتا	ہو وقت قتل بہی جو قبلۂ انام نماز

کرین یہ اوسپہ ستم ہای کیا مسلمان ہین
پڑہین طریق پہ سب جسکی خاص و عام نماز

حسین کا ہی وہ رتبہ کہ جانین فخر اپنا	اگر پڑہای فرشتون کو وہ امام نماز
یہ کیا ستم ہی کہ نی خود پڑہین پڑہنی دین	کسیکو اوسکی جنازہ کی اہل شام نماز

کہا یہ شاہ نی اعدا سے چاہی تمکو
تو وقف اتنا کہ ہو میری اختتام نماز

یہی ہی دل مین مری آرزو کہ ہو تہ تیغ	ادا ہو تمام حیات اور ادا ہو تمام نماز
سرشک دیدہ پرآب سی وضو کر کر	ہمیشہ پڑہتی ہین شبیر کی غلام نماز

نہو دی کوئی مجہی غم بجز غم شبیر
ظفر یہ مانگ دعا پڑہ کی تو مدام نماز

نماز پڑہ کی سدا سجدہ و قیام کی ساتہ	وظیفہ چاہی ذکر غم امام کی ساتہ
اگر ہی دوستی اوس سرور انام کی ساتہ	تو ورد صبح کی ساتہ اور ورد شام کی ساتہ

سلام شہ ہو صلوٰۃ علی الدوام کے ساتہ
کہ ہر نماز ادا ہوتی ہی سلام کی ساتہ

ہزار کوئی عبادات مین رہی مشغول	جو دل مین رکہتا نہو حب اہلبیت رسول
نماز اوسکی نہ مقبول و نی دعا ہو قبول	جو ہو تو دولت ہر دو جہان ہو اس سی حصول

وہ شاہ ہر دو سرا اور شہ شاہ نجف
سلام شہ ہو صلوٰۃ علی الدوام کی ساتہ
کہ ہر نماز ادا ہوتی ہی سلام کی ساتہ
جہان مین ہی جو کوئی خاص بندۂ معبود

تتمہ

[illegible]

ایضاً

[illegible]

گلہ خو عالم آشنا ہین ہم	ہمسی کیا پوچھتی ہو کیا ہین ہم
یہ جہکے ہستی بار ہا ہین ہم	گرچہ آوارہ جون صبا ہین ہم

ایک لگ چلنی کو بلا ہین ہم

جرم ثابت ہوا ہے کیا ہمپر	ہنین کہلتا یہ ماجرا ہمپر
اور اک ظلم ہے بنا ہمپر	ای بتو اسقدر جفا ہمپر

عاقبت بندۂ خدا ہین ہم

تو نے دیکھا جسی اوٹھا کر چشم	گیا مفتون اوس سے دکھا کر چشم
سن لے یہ چشم سے ملا کر چشم	سرمہ آلودہ مت رکھا کر چشم

دیکہ اس وضع سی خفا ہین ہم

گرچہ ہوتی رہے جفا پہ جفا	پر نہ سر کے وہانسے ایک ذرا
ہمپہ احسان یہ وفا نے کیا	تیری کوچہ مین تا بمرگ رہا

کشتۂ منت وفا ہین ہم

ہنین مرہم طلب تن مجروح	ہی یہ اپنا عجب تن مجروح
دیکہ تو ستر کر اب تن مجروح	ہی نمک سو و سب تن مجروح

تیری کشتون مین میرزا ہین ہم

ہو گئی ہمکو نصیب جیسی عمر	ہتی وہ تہوڑی سی یا بہت سی عمر
ہمنی اس طرح سی بسر کے عمر	استان ای پہ تیری گذری عمر

[illegible]

یہان فنا کی ہوا بھی کو گرد دیتی ہے
سمجھا کر ہمیں آگاہ وہ کردیتی ہے
اقامت ہمیں پیغام سفر دیتی ہے
زندگی موت کی آنے کی خبر دیتی ہے

ایضاً

یار وہ ہین جو ہین یارونکی رفاقت والے
کیا غرض لاکہ خدائی مین ہون دولت والے
اونکا بندہ ہون جو بندہ ہین محبت والے

اسقدر خواہش نظارہ مجھے ہی تیرے
جبکہ لکھواتا ہون یارونسے حقیقت اپنی
چاہتا ہون مین اوسکو چھپاؤن تو نہین چھپتے
ہائے رے حسرت دیدار مری ہائے کوئے
لکھتے ہین ہائے دو وحشی ہے کتابت والے

بس مرونکے مرمرقد پہ کوئی بھی غمخوار
سوختہ جان کا بجز سوختہ جان کون ہوگا
فاتحہ پڑھنے کو صد حیف نہ آیا یکبار
نہین جز شمع مجاور ہے سر بالین مزار
نہین جز کثرت پروانہ زیارت والے

دمبدم کلبۂ احزان مین ہی دم گھبراتا
اور غمخوار تو صورت بھی نہین دکھلاتا
دم کی جانے مین مری اب ہی کوئی دم جاتا
کبھی افسوس ہی آتا کبھی رونا آتا
دل بیمار کے ہین وہ ہی عیادت والے

بھیجون کیا نامہ مین لکھواکے تمہین دل کا راز
بیقراری کی اثر سے مری اے بندہ نواز
ہوئی تحریر ہی بیتابی دل کی غماز
چھوڑ دیتی ہین قلم جون قلم اثنا باز
میری شرح طپش دل کی کتابت والے

تحسین رہتا ہی کوئی چارہ غم کی خواہش
مٹ گئی عشق مین سب اپنی تو دم کی خواہش
تحسین کرتا ہی کوئی قول قسم کی خواہش
نہ ستم کا کبھی شکوہ نہ کرم کی خواہش
دیکہ تو ہم بھی ہین کیا صبر و قناعت والے

جسکو باور نہو وہ دیکھ لے اسکو سوبار	تپ دل شمع کی جب کہ نہین کچھ نا چار

اوسکو کافور سفیدی سحر دیتی ہے

رکھتا ہی زیب گلو جب سی ظفر عشق کا طوق	کہتا ہی آہ دغا لکھی ہی مجھی عشق میں فوق
حال رسوای میرا سن لی سبھی یار کو شوق	کوئی غمخوار نہین میری طرف سی ای ذوق

کان اوسکی مری فریاد بھی بہر دیتی ہے

الضاً

سرور را تو وہ بنی جسکے نہین تعد نبی	دیکھکر شان تری عرش کی بہو شان عجب
انبیا تجھسی کہین وقت شفاعت طلبی	مرحبا سید مکی مدنی العربی

دل وجان باد فدایت کہ عجب خوش لقبی

ہی تری جلوہ سی مسجود ملایک آدم	ہی تری نور سی پر نور حدوث اور قدم
دیکھکر حسن کی شیدا تری دونو عالم	من بیدل بجمال تو عجب حیرانم

اللہ اللہ چہ جمالست بدین بوالعجبی

تجھکو گر خالق کونین نہ پیدا کرتا	پھر تو یہ ارض وسما ہوتی نہ پیدا اصلا
گرچہ اولاد مین آدم کی ہوا تو پیدا	نسبتی نیست بذات تو بنی آدم را

برتر از عالم وآدم تو چہ عالی نسبی

ابر احسان وکرم سی تری سیراب انام	تمر خلق سی ہی تیری جہان شیرین کام
ای تر وتازگی افزای ریاض اسلام	نخل بستان مدینہ ز تو سر سبز مدام

تتمہ

ای بیوفا کرلی ہو تجہسی ہمین وفا
قابل ہین آپ ہم کہ ہو ہمسی یہ جفا
جو اس خطا پہ مجہکو اذیت دی ہی بلی
اچھا کیا وفا کی عوض تونی کی جفا
بس اب ستم نہ کر کہ ہم اپنا جا چکے

لیکر قلم کو ہاتہ مین ہون سوچتا سہے	کیا خط مین مدعا لکھون اپنا کہ مدعے

سہلی ہی اونکو میری طرف سی پڑہا چکے

ہر چند اوسکا لطف عداوت سی کم نہین	اور آمد آمد اوسکی بھی آفت سی کم نہین
پر اپنی حق مین وہ بھی عنایت سی کم نہین	انا بلا سی اوسکا قیامت سی کم نہین

مرتی ہین انتظار مین اگر روز آ چکے

دل کی پہپہولے پہونچی جگر کی بھی متصل	اور شورش اونمین وہ کہ ہون [illegible] مخجل
تھی گرمی نظارہ سی گو آگ مشتعل	باز آیا دیکھنی سی نہ آتش نہ خون کو دل

سو بار آبلی اسی انکھین دکھا چکے

ہی تھون نی جان تہ شمشیر عشق دی	آلودگی نہ اونکو کسیطرح کی رہی
ہی تیغ آبدار تری پاک کر چکے	حاجت نہین ہی تیری شہیدونکی غسل کی

قاتل وہ تیری ہاتہ سی خون مین نہا چکے

بازار دوستی مین بہت سا پہرا ہی تو	سودا ہر ایک سی ہی کر رہا ہی تو
ٹہرا ہوا جو نرخ ہی وہ سن چکا ہی تو	کیا مجہسی قیمت دل و جان پوچھتا ہی تو

دونون ہین اک نگاہ پہ اہی دلربا چکے

مدت کی بعد مجہسی کہی تر لب و دہان	لیکن ابھی ہی پیاس ہماری بجھی کہان
اسوقت سوچتا ہی کسی سودا اور زبان	زہر آب ہی ہی بادہ تو کر لین گی نوش جان

ساقی پیالہ منہ سی ہم ابتو لگا چکے

یاد آیا بہانی اینکا وعدہ اونہین کیت
جب رات کو وہ یاد مین مہدی لگا چکے
تم دیکھکر ہماری تجلی و ضعف کو
پہچاہی ہو مرسی کی بوجہ دوست
اور ہم یہ کہتی ہین کہ ہین کچھ غم کہو
تب تک کہ مری ساتہی پہ سر ہو سو
ہم ابتو سر پہ بار محبت اوٹہا چکے
بسم اللہ ہی ارادہ اگر ہی سر قتل کا
جہوٹی کہین عذاب سی تا جان مبتلا

۱۶۲

تمت

الحمد للہ کہ [illegible] دیوان [illegible] [illegible] ابیات [illegible] اشعار [illegible] سواد [illegible] خیال و نظر بیان [illegible] گلشن یعنی دیوان [illegible] لسان [illegible] طبع والا [illegible] فیض عنوان [illegible] نتیجہ فکر [illegible] قبلہ انام [illegible] آفتاب اوج عالم [illegible] فاتح ابواب [illegible] عدل مروج دین محمدی

ای خانہ برانداز چمن کچھ تو ادھر بھی

مدت مین مری گھر کیطرف سی جو گذرنا	دو چار گھڑی غیر کی تو پاس ٹھہرنا
اور مجھسی دو چار انکھین بھی یکبار نکرنا	کیا ضد ہی مری ساتھ خدا جانی وگرنا

کافی ہی تسلی کو مری ایک نظر بھی

مانا تری آنسو در خوش آب ہین سارے	اور ایسی ہین تابندہ کہ پانی ہون ستارے
پر یہ تو بتا دی ہمین انصاف سی پیارے	ای ابر تبسم ہی تجھی روکی ہمارے

ٹپکا تری انکھون سی کوئی لخت جگر بھی

بیٹھی ہوئی ہمدم تو بہت ہین مجھی گھیری	پر ایسا نہین کوئی جو تقدیر کو پھیری
جانیکا نہین غم دل نالان سی یہ میری	ای نالہ صد افسوس جوان مرنے پہ میری

دیکھا نہ کبھی تو نے ذرا روی اثر بھی

اللہ ری بیہوش تری غفلت سرشار	نی دین سی ہی ہشیار نہ دنیا سی خبردار
ذرات جو یون رہتا ہی مست می پندار	کس ہستی موہوم پہ نازان ہی تو ای یار

کچھ اپنی شب و روز کی ہی تجکو خبر بھی

جب سی کہ ہوئی باد فنا دست در آغوش	اور شمع صفت مین ہوا اس بزم مین خاموش
ذرات جہان مین غم و حسرت کا اک جوش	تنہا مری ماتم مین نہین شام سیہ پوش

رہتا ہی سدا چاک گریبان سحر بھی

ہم کہتی ظفر ہوتی جو سودا سی ملاقات	کیون کرتا بسر آہ و فغان مین ہی تو اوقات

سرحد قاعدہ عدل افزا ظل اللہ ابو ظفر
سراج الدین محمد بہادر شاہ
در اسعد زمان و فرخندہ اوان تاریخ
ہفتدہم شہر ذی الحجہ سنہ ۱۲۷۸ ہجری
موافق بست و ہشتم ماہ جون سنہ ۱۸۶۲ عیسوی
بحسن اہتمام برگزیدہ انام
میر حسن قادر بخش مہتمم
سلمہ اللہ الاکبر مطبع اودھ اخبار
لکھنؤ در قیصر باغ چاندی والی
بارہ دری مرتبہ دوم طبع گردید

انتخاب لاجواب دیوان دیگر ظفر
مشتمل غزل ہای سلیقی بر دل اثر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدور کسکو حمد خدائی جلیل کا — اس جا پہ بیزبان ہی دہن قال و قیل کا

پانی مین اوسنی راہبری کی کلیم کے — آتش مین وہ ہوا چمن آرا خلیل کا

اوسکی مدد سی فوج ابابیل نی کیا — لشکر تباہ کعبہ پہ اصحاب فیل کا

پیدا کیا وہ اوسنی بشر عوج بن عنق — پل جسکی ساق پا سی بنا رود نیل کا

پہرتا ہی اوسکی حکم سی گردون رات دن — چلتا ہی یہان عمل کوئی جر ثقیل کا

بلوایا اپنی دوست کو اوسنی وہان جہان — مقدور پر زدن نہوا جبرئیل کا

کیا پای کنہ ذات کو اوسکی کوئی ظفر — وہان عقل کا نہ دخل نہ ہرگز دلیل کا

لیگیا ایک ہی بار اسی مین دل اپنا ظفر
ہوگا کیا دیکھئے جب وہ کبھی بار آوے گا

ہان فرو سوز دل اک دم ہوا پر نہوا
اور گریہ سے بڑھا کم ہوا پر نہوا

سنکر احوال جگرسوز غریب عاشق کا
ہای افسوس تجھے غم ہوا پر نہوا

کشتۂ ناز کی افسوس جنازی پہ ذرا
چشم پرآب تو اک دم ہوا پر نہوا

چارہ گر کی نہین تقصیر بہت کی تدبیر
کارگر زخم پہ مرہم نہ ہوا پر نہوا

سنکی نالون کو مری ہوگئی پتھر پانی
سر مژگان بھی ترا نم ہوا پر نہوا

مثل ہی اگیا دم ناک مین اپنا لیکن
یار اپنا کبھی ہمدم نہ ہوا پر نہوا

میری جانب سی پڑی سخت گرہ دیر تیری
سست پیمان ترا محکم ہوا پر نہوا

ہون وہ آزادہ کہ جون سرو کسیکی خاطر
قد تعظیم مرا خم نہ ہوا پر نہ ہوا

رات ہمسایون نے اوٹھ اوٹھ کے دعا مانگی
شور نالہ مرا برہم نہ ہوا پر نہوا

جہد کی صانع قدرت نے ولی تیرا سا
کسی مخلوق پہ عالم ہوا پر نہوا

کھل کھلا کی ہنسی گلشن مین ہزارون غنچے
دل ہمارا خوش و خرم ہوا پر نہوا

ای ظفر دیکھئی عقبی مین ہو کیا حال اپنا
چین دنیا مین تو اک دم ہوا پر نہوا

آیا نہ اگر نامہ و پیغام کسی کا
آخر ہی کوئی روز مین یہان کام کسیکا

دین جان تو ہم غیر کو دو بوسہ ستم ہے
لیجائی کوئی اور رہوا نام کسیکا

ولہ

ولہ

رات چهپر اتها جسی زلف سیہکر بہنی
ہای شامت کہ وہ اک افعی رہزن نکلا

نام سی کام نکلتا نہین بی جوہر اصل
تل سی عارض کی نہ ہرگز کبہی روغن نکلا

خون عاشق کا ہی گلگونہ تری عارض کو
قتل ہونی سی ہماری ترا جوبن نکلا

چارہ گر پہر نفسکی میری جگر کی ناسور
ایک گر بند کیا دوسرا روزن نکلا

ای ظفر نالۂ دل نی مری کچہ کی تاثیر
گہر سی گہبرا کی جو وہ غیرت گلشن نکلا

رات بہر مجکو غم یار نے سونی ندیا
صبح کو خوف شب تار نی سونی ندیا

شمع کی طرح مجہی رات کٹی سولی پر
چین سی یاد قد یار نی سونے ندیا

یہ کراہا ترا بیمار الم درد کے ساتہ
کسی ہمسایہ کو بیمار نے سونے ندیا

ای دل آزار تو سویا کیا آرام سی رات
مجہی پل بہر بہی دل زار نی سونی ندیا

مین وہ مجنون ہون کہ زندان نہین نگہبانونکو
میری زنجیر کی جہنکار نی سونی ندیا

سوؤن مین کیا کہ میری پاؤنکو ہو زندان نہین
آرزوئی خلش خار نے سونے ندیا

یاس و غم رنج و تعب میری ہوی دشمن جان
ای ظفر شب انہین دو چار نی سونی ندیا

وہ بی حجاب جو کل پیکی یان شراب آیا
اگرچہ مست تہا مین پر مجہی حجاب آیا

ادہر خیال مری دلمین زلف کا گذرا
ادہر وہ کہاتا ہوا دلمین پیچ و تاب آیا

خیال کسکا سمایا ہی دیدۂ دل مین
نہ دنکو چین مجہی اور نہ شب کو خواب آیا

ولہ

غمزہ وہ بر سر بیداد آیا
دہن تنگ جو یاد آیا مجھے
عشق مین تیشۂ اختر کے سوا
بلبلو دیکھو چمن مین اتنا نہ
بول او ٹھا دیکہ کے مجنون مجکو
اوڑ گئے ہوش مری ناصح کے
جو لکھا تھا مری پیشانے مین
تو نہ آیا مرے سنکر فریاد

مژدہ ای مرگ کہ جلاد آیا
تنگ کیا کیا دل ناشاد آیا
کچہ تری کام نہ فرہاد آیا
نکرو شور کہ صیاد آیا
یہ تو کوئی مرا استاد آیا
سامنے جب وہ پری زاد آیا
سو وہ پیش ای دل ناشاد آیا
دم لبون پر دم فریاد آیا

دیکھکر اوس بت کافر کے ستم
ای **ظفر** مجکو خدا یاد آیا

جو دل مین تیرا شوق ابروی خمدار ہو پیدا
مری گریہ سی یون اوسکا خط رخسار ہو پیدا
محبت مین بلا ہی رتبہ منصور قمری کو
اگر معجز نما آئینۂ رخسار ہو تیرا
قدم رنجہ کری مجنون ترا گر دشت وحشت مین
مثال برق حال عاشق بیتاب تجہی مین
بلا سی جسکی موت آئی مرض تجہ اور ہو اوسکو

عجب کیا کفر کعبہ سی اگر ای یار ہو پیدا
تو اوسکی خاک سی بھی نرگس بیمار ہو پیدا
نہ کیونکر سرو گلشن مین بشکل دار ہو پیدا
زبان طوطئ تصویر سی گفتار ہو پیدا
جہان رکھی قدم سبزہ بھی وان خار ہو پیدا
کہ سو سو بار ناپیدا ہو سو سو بار ہو پیدا
کسیکو پر نہ یارب عشق کا آزار ہو پیدا

ولہ

جسکو ہم نی مہمان اپنا نہ پایا
جسی پایا او سے بیگانہ پایا
کہان ڈہونڈہا او سے کس جا نہ پایا
کوئی پردہ ڈہونڈنے والا نہ پایا
ہلال عید سا گردون پہ [illegible]
[illegible] ایک بار نہ پایا
اور اگر [illegible] مرہم نہ پایا
[illegible] تہکانہ نہ پایا
اوسی پایا ہمنین [illegible]
[illegible] آنکھ بہر کر ہم نہ پایا
دوائی درد دل [illegible]
طلسم عشق کو ڈہونڈا نہ پایا

روز معمورۂ دنیا میں خرابی ہی ظفر
ایسی بستی کو تو ویرانہ بنایا ہوتا

بلبل کو بھی پروانہ بنایا ہوتا
شعلۂ حسن چمن میں نہ دکھایا اوسنے

تو چراغ در میخانہ بنایا ہوتا
تھا جلانا ہی اگر دوری ساقی سی مجھے

قابل جلسۂ رندانہ بنایا ہوتا
صوفیون کی جو نہ تھا لائق صحبت تو مجھے

زلف مشکین کا تری شانہ بنایا ہوتا
دل صد چاک بنایا تو بلا سی لیکن

تمت

گریبان کیا کہ چاک سینہ پر ہے	جنون کی ہاتھ سی ثابت نکلا نہ پایا
صبا نے جس دم سیکھا ہی کس سے	چمن میں سے بلٹے اک تنکا نہ پایا

ظفر دل جانی یا ہم کون جانے
کہ پایا اوسمین کیا اور کیا نہ پایا

کبھی جو خواب میں وہ شوخ پر عتاب آیا	تو پھر نہ خوف سی انکھون میں میری خواب آیا
جو تجکو دیکھ کی ای رشک آفتاب آیا	مثال آئینہ با دیدۂ پر آب آیا
بجای اشک دم انکھون میں اگیا میرا	وہ میری پوچھنی آنسو بہلا شتاب آیا
قفس میں مجکو نہ چین آیا پر فغان سی مری	تمام رات نہ صیاد کو بھی خواب آیا
ہزار نخل خزان دیدہ پر بہار آسکے	نہ اپنا شیب سے پھر عالم شباب آیا
میں وہ ہون غم وہ عشق جاک پر جسکے	جب آیا دور سی روتا ہوا سحاب آیا
اٹھی ہی دیکھ کی پروانہ شمع کا شعلہ	قیامت آئی کہ نیزہ پر آفتاب آیا

جھکی ہوئی ہی گلستان میں آنکھ نرگس کی
ظفر وہ کون ہی جسکی اسی حجاب آیا

یا مجھی افسر شاہانہ بنایا ہوتا	یا مرا تاج گدایانہ بنایا ہوتا
اپنا دیوانہ بنایا ہوتا تو نی	کیون خرد مند بنایا نہ بنایا ہوتا
خاکساری کی لیے گرچہ بنایا تھا مجھے	کاش خاک در جانانہ بنایا ہوتا
نشۂ عشق کا گر ظرف دیا تھا مجھکو	عمر کا تنگ نہ پیمانہ بنایا ہوتا

ولہ

خون سی ... انکھون میں ... گلابی ہو گیا
پھر تو رومال سفید اوسکا گلابی ہو گیا
تری دامن پر جو ٹپکا خون ... گلابی ہو گیا
... گلابی ہو گیا

ردیف الواو

ولہ

داغ کیا دل کو سے اے نگار لگا	عشق سے کے گہبر پہ اشتہار لگا
تیری ہاتہون سے ای جنون نہ رہا	جیب و دامن میں ایک تار لگا
جو ہوا تیر کشتۂ قامت	سرو اوسکے سر مزار لگا
ہمکو سیراب کر شہادت سے	قاتل اک تیغ آب دار لگا
کچھ اوٹھائی ہے عشق نی آفت	پہر جو دل ہونے بیقرار لگا
خوش ہوا دل میں وہ شکار افگن	کہ مری ہاتہ اک شکار لگا

ای ظفر کب سنی ہی وہ میرے
اوسکو باتون میں تو ہزار لگا

لگی ہی جا گلشن میں دل ای غنچہ دہن کسکا	برنگ گل تری فرقت کی ماری کو روش کسکو چمن کسکا
مری وحشت سی ہمسر ہوسکی دیوانہ پن کسکا	برنگ گل ہی سینہ چاک مثل پیرہن کسکا
مرا یا آتش الفت سی مثل شمع جلتا ہوں	نہین پروانہ عاشق کو کہ جلتا ہی بدن کسکا
خطا ہی گر نہ اسکو نافۂ مشک ختن کہیے	گرہ میں تونی دل باندہا ہی زلف پرشکن کسکا
تصور میں شب جسکی اپنی دم سی اوٹہا ہون	خدا جانی نظر میں کہپ رہا ہی بانکپن کسکا
زمین سی تا فلک برپا جو اک طوفان آتش ہے	شرر انگیز ہی نالہ بعزم سوختن کسکا
مسافر خانۂ دنیا میں جو آیا ہوا راہی	یہ منزل آمد و شد کی ہی اسمین ہی وطن کسکا
عزیز جان شیرین دی کسی عشق شیرین مین	زبان تیشہ پر مذکور ہو جز کوہکن کسکا
مہ نو غرق ہی خون شفق میں دیکہ خجلت سے	لب زخم جگر ہنستا ہی اب زیر کفن کسکا

ظفر اوسکی لب نمکین سی ہی [illegible]
سرمہ اوسکا لعل [illegible] ہی یاقوت [illegible]

ولہ

[illegible]
نمین [illegible] عاشق [illegible] محبت کا
[illegible] مجنون [illegible]
چراغ [illegible] خوب [illegible] صورت کا
مرقع [illegible] نقشہ [illegible]
نظارا کوئی [illegible]
دل اپنا [illegible] مشتاق [illegible]
ظفر [illegible] قیامت کا

ولہ

کیا وصف جبین میں ہون اوس ماہ جبین کا
اک تختۂ مرمر ہی وہ فردوس برین کا
یا صبح ہی یا آئینہ ہی پر صفا ہی
یا صفحۂ رخسار کسی شمع جبین کا
یا مشتری و زہرہ ہی یا مہر درخشان
یا جلوۂ پر نور ہے ہے ماہ مبین کا
یا تخت بلورین ہی کہ ہی لوح سیمین
یا صفحہ ہے سادہ کسی اموال نگین کا
[illegible]
ای وصف ظفر اسمین بیان [illegible]
[illegible]

گر ہی یہ موج تبسم خنجر ؛ چاک سینے غنچے کا شکم کیجیے گا

کام عاشق کا تو مر جانا ہے آپ کچھ اسکا نہ غم کیجیے گا

خط جسمی چاہو لکھو تم لیکن ؛ اتنا بندہ پہ کرم کیجیے گا

وہ جو القاب لکھا ہے مجھکو وہ کسیکو نہ رقم کیجیے گا

اے ظفر دل کو وہ لیں گر تقسم اونکی باور نہ قسم کیجیے گا

ولہ

جگر کی ٹکڑی ہوئی جلکی دل کباب ہوا یہ عشق جان کو میری کوئی عذاب ہوا

کیا جو قتل مجھی تمنے خوب کام کیا کہ میں عذاب سی چھوٹا تمہیں ثواب ہوا

کبھی تو شیفتہ اوسنی کہا کبھی شیدا غرض کہ روز نیا اک مجھی خطاب ہوا

پیوں نہ رشک سی خون کیونکہ دم بدم اپنا کہ ساتھ غیر کی وہ آج ہم شراب ہوا

تمہاری لب کی لب جام نی لئی بوسی لب اپنا کاٹا کیا میں نہ کامیاب ہوا

گلی گلی تری خاطر پھرا بچشم پر آب لگا کی تجھسی دل اپنا بہت خراب ہوا

تری گلی میں بہائی پھری ہی سیل سرشک ہمارا کاسۂ سر کیا ہوا حباب ہوا

جواب خط کی نہ لکھنی سی یہ ہوا معلوم کہ آج سی ہمیں ای نامہ بر جواب ہوا

منگائی تھی تری تصویر دل کی تسکین کو مجھی تو دیکھتی ہی اور اضطراب ہوا

ستم تمہاری بہت اور دن حساب کا ایک مجھی ہی سوچ یہی کس طرح حساب ہوا

ظفر بدل کی ردیف اور تو غزل وہ سنا کہ جسکا تجھسی ہر اک شعر انتخاب ہوا ؛

تتمہ

[illegible]

تو عیادت کو گر نہ جائے گا
تیرا بیمار مر نہ جائے گا

لگی رہتی ہین گر زبان جاسوس
بند کیا دیکہ کر نہ جائے گا

سر سے جائیگا کب ترا سودا
جب تلک میرا سر نہ جائے گا

قاصد اشک کے سوا میرے
کوئی وان نامہ بر نہ جائے گا

ساتہ اپنے کوئی بہی زیر زمین
غیر داغ جگر نہ جائے گا

ایک کالی بلا ہی زلف ترے
جو کہ دیکہی گا ڈر نہ جائے گا

لی چلی لوگ خون بہا میرا
گیا وہ قاتل مگر نہ جائے گا

شوق بوسہ رہا اگر دم نزع
دم لبون پر ٹہہر نہ جائے گا

گرچہ مر جائیگا ترا بیمار
تو بنجائیگا پر نہ جائے گا

تو اگر جائیگا تو ساتہ ترے
سایہ سان اب ظفر نہ جائیگا

ولہ

[illegible]

ترے خنجر کو کہان پنجہ مرجان پہونچا
حب نہ فندق کو ترے لعل بدخشان پہونچا

نامہ بر میرا کہان دیکہو عزیزان پہونچا
جای جسجا نہ فرشتہ وہان انسان پہونچا

اوسکی انگشت لب جان بخش تلک کا خط سبز
خضر گویا کہ سر چشمہ حیوان پہونچا

بخیہ گر کون تہا جو چاک جگر کو سیتا
خوب بر وقت ترا اے ناوک جانان پہونچا

چہوڑتا حشر تلک بہی نہ تجہی اے قاتل
ہاتہ بسمل کا نہ تا سر دامان پہونچا

غم مین او سرپہ نشین کی ہی مرا ناک مین دم
او صدمہ نہ مجہ اے غم جانان پہونچا

ولہ

[illegible]

دوستی کی ہین سب انداز تمہارے ظالم
پر کہین تم نہ مری دشمن جان ہوجانا
مژۂ یار کو کیا جانے سکھایا کسنے
جگر و دل مین مری تیر و سنان ہوجانا
وہی دیا ہمنے دل اوس جان جہان کو اپنا
تہا نصیبون مین جو سودای جہان ہوجانا
عشق دمساز اگر ہو تو عجب کیا جو نے
استخوان کا مری لبریز فغان ہوجانا
یون تو پروانہ بہی جلجاتی ہی پر مشکل ہی
عشق مین میر طرح سوختہ جان ہوجانا
دیکھتی جاد مری جان ہی جاتی کیونکر
ابہی بالین سی مری جاتی کہان ہوجانا
روسیاہی ہی فقط نام و نشان کی خواہش
ای نگین چاہیی بی نام و نشان ہوجانا
کہہ سی عاشق کی بخانا تہا خفا ہو کی تجہی
گہ ترا جانا اور اوسکو خفقان ہوجانا

ہمکو دکہلاتی ہی ہر لحظہ جمال جانان
دل کا صاف اپنی ظفر آئینہ سان ہوجانا

آ گیا بلا دل مین ہوئی سوزش پنہان پیدا
ہی دم سرد مین بہی آتش سوزان پیدا
ہی افسوس سدا طوق بگردن قمری
گو ہوا سرو چمن صورت سوہان پیدا
اوسکی دندان مین لگریان کی سرخ ہو متوز
کان الماس مین ہو لعل بدخشان پیدا
رہ گئی ٹوٹ کی جو پانو مین خار سر دشت
چشم پر آبلہ پر ہو گئین مژگان پیدا
خاک گشتہ مژگان کی اگر ہو گلشن
جای غنچہ سر ہر شاخ ہو پیکان پیدا
حلقۂ زلف مین بالیکی کہان مین سے
دہن یار سیہ مین ہوئی دندان پیدا
اوسکی رخسار مخطط کی کہون کیا تعریف
تفسیر اس خط کا جہان مین نہین قرآن پیدا

ولہ

دیکھا ای پردہ نشین تجھی دکھا وکس کا
ہوئی ہم چشم مری اشک روان دریا کسکا
دیکھیے دونون مین زیادہ ہو بہاؤ کسکا
رکھتی ہین سیکڑون وہ سوزن مژگان لیکن
کوئی پوچھی کہ سیا آپ نی گھاؤ کسکا
رات دن رہتی ہو تم خانۂ دل مین لیکن
گھر تمہارا ہمین تو ہی بتاؤ کس کا
استقدر آج جو بگڑی ہی مزاج دلبر
نہین معلوم کہ دیکھا ہی بناؤ کس کا

ولہ

تتمہ

[illegible]

ظفر

[illegible]

ولہ

[illegible]

بی ضبط فغان راز نہان ہو نہیں سکتا
اور تجھسی دلا ضبط فغان ہو نہیں سکتا

بیطاقتی دل سی یہ عالم ہے کہ اب تو
اشک انکہ سی بہی میری روان ہو نہیں سکتا

سر تا بقدم شمع صفت گو کہ زبان ہو
پر سوز غم عشق بیان ہو نہیں سکتا

جب تک وہ خفا مجھسی ہین سنلو طبیبو
مجھہ پر علاج خفقان ہو نہیں سکتا

ہم چشم مری چشم سی ہو ابر تو کیونکر
اسطرح وہ خونناب فشان ہو نہیں سکتا

کیا جانی بلا کیا ہی ترا غمزہ کہ جس سے
جان بر کوئی ای آفت جان ہو نہیں سکتا

جب تک نہ قلم شہپر عنقا سے بنائین
تحریر ترا وصف دہان ہو نہیں سکتا

بدنام تو عشاق ہین سب عشق مین لیکن
مجھسا کوئی رسوای جہان ہو نہیں سکتا

سودای محبت مین ظفر سو ہی لیکن
جب تک کوئی رسوای جہان ہو نہیں سکتا

کوچی مین تری تنہا ہر شب مجھی ہو جانا
دو چار گھڑی اپنا دل کھول کی رو جانا

[illegible]طرح مجھی انکھین ہر لحظہ دکھاتے ای[illegible]
نشتر کہین مژگان کی دل مین نہ چبھو جانا

وہ ہمتسی ملی جسکی تقدیر مین جلنا ہو
دل دیکی ہمتین ہمتی ای شعلہ رخو جانا

کہتی ہو کہ جاتا ہون مانع نہین ہم لیکن
احوال جو ہی میرا تم دیکہ تو لو جانا

زنجیر پا دیکھا جب موج سی جوہر کے
دیوانہ ترا ہنسنے پھر آئینہ کو جانا

ای بی خرد دنیا یہ مزرع عقبی ہے
جز تخم نکوئی تم کچہ اور نہ بو جانا

ای حضرت دل جاو گر زلف کی کوچی مین
تو مجھکو بہی سات اپنی دنیا سی نہ کھو جانا

[illegible]

ولہ

[illegible]

ظلمات کیون ہین یا شب تار
ہی زلف تری سیاہ کیا خوب
دولاب مقابل سرا وہ ہی
کیا دل ہی آہ کیا خوب
اوس نگاہ نے کیا ظفر
بس دیکھی تمہاری چاہ کیا خوب

ماسہ بر خط دیکھی اوس نوخط کو تونی کیا کہا
خاکساری کیا عجب کہوی اگر دلکا غبار
جنکو یکتائی دعوی تہا وہ مثل آئینہ
تیری آنکہونکی تصور سی نہ تہا گر آبدار
جو نہونا تہا ہوا ہمیں تمہاری عشق مین

کیا خطا تجہسی ہوئی اور وہ خفا کیونکر ہوا
خاک سی دیکہو کہ آئینہ صفا کیونکر ہوا
مجکو حیرت ہی کہ پیدا دوسرا کیونکر ہوا
جو بہا آنسو وہ دُر بی بہا کیونکر ہوا
تمنی اتنا بہی نہ پوچہا کیا ہوا کیونکر ہوا

وو تو ہی نا آشنا مشہور عالم مین ظفر
پر خدا جانی وہ تجہسی آشنا کیونکر ہوا

اودہر کی پہلو سی ہمارے جسطرف جائین گی آپ
مجکو سمجہائینگی یا میری دل دیوانہ کو
مر مٹین گی پر نہین اوٹہنی کی ہم وہانسی کبہی
مارتا ہی عاشقونکو اپنی تلوار ونسی کیون
دیتی نرگس کی تہین کیون سہیجتی رشک چمن
تم یہان تشریف فرما ہی اگر ہوتی تو کیا

مثل سایہ آپکی ہمراہ ہم آئین گی آپ
حضرت ناصح سی پوچہو کسکو سمجہائینگی آپ
ہمکو مثل نقش پا جسجا سی اٹہلائینگی آپ
چین ابرو دیکہکر تجکو وہ مرجائینگی آپ
جانتی گر ہم کہ آنکہین ہمکو دکہلائینگی آپ
جب کرونگا ضمین کچہ غصہ فرمائینگی آپ

دل اولجہ کر زلف مین کوئی سلجہتا ہی ظفر
اور اولجہیگا زیادہ جتنا سلجہائین گی آپ

کیا ہنسی کیا بنا وہ کیا خوب
آئی نہ قرار بر زہ دستشکو

صد آفرین اونکو واہ کیا خوب
ناصح نے کہائی راہ کیا خوب

ولہ

دیکھ کر اوس مہ کو وقت تجلی آفتاب

ردیف الباء

۱۹۵

دیر کی گہری گلی میں جو تمنی تو یہاں
تن ہی جائیگی نکل جان حزیں آپسی آپ

عشق چمکای اگر داغ الم کو اپنے
ہووی بہر کشور دل زیر نگیں آپسی آپ

کھینچیں ہم کلک تصور سے جو تیری تصویر
مانی صورتگر چین دیکھی ہیں آپسی آپ

گر محبت نے دیا دل کی صفائی میں اثر
میری باتو نکا او نہیں ہوگا یقین آپسی آپ

کیسی تدبیر ظفر جب وہ کرے اپنا کرم
کام بگڑی ہوی بنجائیں تو ہیں آپسی آپ

کیا ہوا مجھ سی کشیدہ ہی وہ گر آپسی آپ
کشتہ دل اوسی کھینچی گی ادہر آپسی آپ

اوس دل آزار گلیا جاتی ہی کیا خوف مجھے
دل وہ ہرکتا ہی مرا دود بہر آپسی آپ

ہی ابھی رات کہاں جاتی ہی ای ماہ لقا
بول اوٹھتا ہی تو ہیں مرغ سحر آپسی آپ

بخت برگشتہ جو ہو جائینگی پہر سیدہی
وہ چلی سنگی سیدہی ہی گہر آپسی آپ

گل ہی بو اتی ہیں تری کو جو آتی ہی بہار
ٹکری کرواتی ہیں سب جیب جگر آپسی آپ

آتش شوق سی اوڑ جاتا ہی رنگ سیماب
لگ گئی ہیں دل بیتاب کو پر آپسی آپ

دل ہی یہ راہ اگر لگ تو ہو جائیگی
بی خبر تجکو محبت کی خبر آپسی آپ

جبکہ ہو جائیگا اوس لعل سی دل کا سودا
ہمہ کہل جائیگا سب سود و ضرر آپسی آپ

دل کی آئینہ کو تو صاف تو کر دیکھہ ذرا
اوسکی صورت تجہی آئیگی نظر آپسی آپ

ای پریوش تری انکھیں وہ بلا ہیں جنکو
دیکھکر ہوتا ہی دیوانہ بشر آپسی آپ

فکر تو یہ ہی کیا ہوگا کہ جو ہونا ہی
ہو رہیگا تری قسمت سی ظفر آپسی آپ

ولہ

نکھلا عقدہ یہ اسی شانہ کہ ہمسی دل ہوز | کیون گرہ کہتی ہی وہ زلف گرہ گیر عبث

نشتہ کامون ہی کو تیری نکیا گر سیراب | یادگار اپنی نہ کھواے تصویر عبث

فکر کر وہان کا ہمیشہ تجھی رہنا ہی جہان | یان مکان کرتا ہی کسواسطے تعمیر عبث

السیی ویرانی کو یہ اٹھ بھی ہین بنیاد ان مین | پاؤن پڑتی ہی مری انکی زنجیر عبث

وہی پیش آئیگا لکھا ہی جو پیشانی مین
نامہ کرتی ہو ظفر تم اوسی تحریر عبث

نکلی جو اللہ سمر کی منکی آئی آج | ہنسی ہمین مین تجھی تیری یاد آئی آج

ہمسی یہ شوخ کی لب پر ہنسی لگی آج | اٹھا ہی چشمہ حیوان سی خوب جدائی آج

نہین ہی وجہ کدورت کوئی مجھی معلوم | کرون اوس آئینہ رو سی جو مین صفائی آج

بہار تحفہ او رنگ ہو گئی پامال نہ | ہمین مین فندق پا تمنی جب دکھائی آج

مثال نقش قدم آ او ٹھ نہین سکتا | ملا یا خاک مین تو نی شکستہ پائی آج

عجب روش سی وہ غنچہ دہن ملا یارو | آہ ہو گئی مری دل کی گرہ کشائی آج

نکیونکہ پنجہ مژگان ہوا اپنا خون آلود | نظر پڑا ہی ترا پنجہ حنائی آج

برنگ شانہ نہ کیونکر ہو دل کشاکش مین | کری ہی زلف تری ہمسی کج ادائی آج

تمہاری حسن کی کوچہ مین لیکی کاسہ چشم | لعوذ دیکھی کرتا ہون مین گدائی آج

بنا وہ شوخ تو سچ ہی کہ ای ظفر ہم سی
سواے گریہ کی کچھ بات بن نہ آئی آج

ولہ

برگشتہ بخت وہ ہون کہ بیون جو دل کو مین | پھر جا ہی لیتی لیتی خریدار سے صلاح

کیا ذکر اپنی منہ سی نکالین وہ ایک بات
جبتک کہ اے ظفر ہو دو چار کی صلاح

خود رفتگان کو روکی کوئی کیا کسطرح | چل نکلے پر قدم نہین تھمتا کسی طرح
سوز غم فراق سی دل اسطرح جلا کہ | پھر ہو سکا کسی سی نہ ٹھنڈا کسیطرح
ٹوٹی ہزار خار غم و نشتر و الم | پھوٹا نہ میری دل کا پھپولا کسی طرح
نالون سی میری آب ہوئی سنگ بارہا | اوس سنگدل کا دل نہ پسیجا کسی طرح
مین خاک ہوکی عشق مین برباد ہوگیا | دامن تلک پر اوسکی نہ پہونچا کسیطرح
سمجھایا تو نی ہمکو تو سو طرح ناصحا | لیکن ہمارا دل نہین سمجھا کسی طرح
جسطرح دام زلف بتان مین ہی دل اسیر | چھوٹے یہ اس بلا سی خدایا کسی طرح
روتی ہی روتی ٹوٹ گیا رشتہ حیات | پر آنسوون کا تار نہ ٹوٹا کسی طرح

ٹھہرا ہی اک زمانہ سی گردون اگر سے نبے
اسکو ظفر بنائی سیدھا کسی طرح

نظر کی اوسکی جو بیٹھی مری نظر مین سلاخ | تو گڑ گئی وہ سراسر دل و جگر مین سلاخ
عیان ہی اشک کی قطرے مین بال مژگان کا | عجب ہی گر عوض تار ہو گہر مین سلاخ
اشارہ دار یہ ہی کینچنی کا یہ کسلئے | کہ اوسنی گاڑی ہی لوہی کی اپنی گھر مین سلاخ
وہ اپنی انکھوئین پھیری جو میل سرمہ کی | تو کیون نہ رشک سی ہو میری چشم تر مین سلاخ

صفرای رنج وغم سی ہی جو تیری مریض کا
ہی شیشۂ سپہر مین زہراب جام تلخ

منہ تلخ حلق تلخ زبان تلخ کام تلخ
کیونکر نہ عیش بزم جہان ہو مدام تلخ

گو حرف پند تلخ ہی پر دل مین رکھ ظفر
اک روز یہ دوا تری آئی گی کام تلخ

ندرا ای عشق رہی گی تری کیا میری بعد
کہ تجھی کوئی نہین پوچھنی کا میری بعد

زخم پر دل کی گوارا ہی مجھی کو یہ نمک
کون چکھی گا محبت کا مزا میری بعد

در جانان سی مری خاک نکرنا برباد
دیکھ جانانہ ادہر باد صبا میری بعد

خار صحرای جنون یون ہین اگر تیز رہے
کوئی آئی گا نہین آبلہ پا میری بعد

میری دم تک ہی ترا ای دل بیمار علاج
کوئی کرنی کا نہین تیری دوا میری بعد

اوس ستمگر نی مجھے جرم وفا پر مارا
کوئی لینی کا نہین نام وفا میری بعد

ای ظفر کیونکہ محبت کو نہو غم تیرا
کوئی غمخوار محبت نہوا میرے بعد

کیونکہ خسرو کو نگین لو سکی نہ دشنام لذیذ
جبکا شیرین ہو دلا نام خدا نام لذیذ

تشنہ لب جو کہ شہادت کی ہین اونکی قاتل
کیون نہ شربت سی ہو آب دم صمصام لذیذ

یہ مزا قند و شکر مین بھی نہین ہی ہرگز
لب شیرین تری جیسی ہین دلارام لذیذ

یاد چشم بت بدمست نی ہمکو ساقی
وقت می نوشی کی کیا لگتی ہین بادام لذیذ

تلک کی تو نخل محبت مین ولا ہو نخستہ
یعنی ہوتا نہین ہرگز ثمر خام لذیذ

ولہ

ولہ

۱۹۸

ولہ

رہی ہی آئینہ رو ہمسی کیون تو چین بجبین
اٹہ ہوتی ہین ہنین بیوجہ باصفا دلگیر

ہلال ہی ہنین کچہ سر بجیب گردون پر
ہر ایک ہی لب نان کی لئی ولا دلگیر

وہ کون ہی جو زمانہ کی ہاتہ سی ہی شاد
رہی ہی روی زمین پر ہمی نقش پا دلگیر

اوٹہاون گا سر زانو سی کیونکہ مین سر کو
فراق یار نے ایسا ہنین کیا دلگیر

برائی اسنی تو کچہ کہی بھی کی ہنین اتبک
ظفر سی کس لئی رہتا ہی تو بہلا دلگیر

گرچہ تو پردہ نشین ہی بت لی پر ہنوز
پر مری دل پہ کہنچی ہی تری تصویر ہنوز

خاک آئینہ مین اب دیکہون مین صورت اپنی
میری نظرون مین پڑی ہی تری تصویر ہنوز

مجکو بیعت ہی جنون سلسلۂ مجنون مین
پاؤن پڑتی ہی مری دیکہ لی زنجیر ہنوز

خواب مین اوسکی جو لین زلف کی بلائین مینے
پیچ کہاتی ہی پڑی زلف گرہ گیر ہنوز

منفعل کیون ہو تقصیر پر اپنی قاتل
شمع کی پاؤن پہ سر رکہی ہی گلگیر ہنوز

تکمہ یاقوت کا ہی اوسکی گریبان مین کہان
قطرۂ خون ہی کسکا یہ گلوگیر ہنوز

جلوہ گر ماہ ہنین واہ ری انجم فلک
منہ سی رکہتا ہی لگا ہی قدح شیر ہنوز

کون کہتا ہی معلق ہی یہ سقف گردون
کہکشان کا ہی لگا اسمین تو شہتیر ہنوز

وہ ترا طالب دیدار ہی ای صید فگن
وا رہی کیون نہ بہلا دیدۂ نخچیر ہنوز

غیر تقدیر ہنین ہونی کا وصل دلدار
ای ظفر تو ہی عبث درپئ تدبیر ہنوز

ولہ

خاک اوس در کی ہی ای تن عریان کا لباس

ای ظفر سن چکی ہم بزم سخن کی اجی بس

ولہ

یہ قتل کا ہی شوق کہ اوڑ جائی اگر سر
پیدا ہو صدا حلق سی جلاد کو شاباش

مرغ چمن قدس کو اس دام سی کیا کام
پر کھینچ ہی لایا مجھی صیاد کو شاباش

کیا طرز وفا عشق سی سیکھا ہی دلا واہ
شاباش تجھی اور تری استاد کو شاباش

مر مر کی ہوئی داخل جنت ہی نہ آدم
پر چھوڑ نہ جائی پدر اولاد کو شاباش

آسان نہین سنگ پہ سر مارکے مرنا
کیا کام کیا عشق مین فرہاد کو شاباش

ہین لاکھون خیالات مین فکر سخن اپنا
تری ظفر اس طبع خداداد کو شاباش

نہ ملک پر ہی نظر اور نہ مال و زر کی تلاش
نظر کو اپنی ہی اک شوخ خوش نظر کی تلاش

ہمیشہ پیک تصور رہا مرا قاصد
کبھی ہوئی نہ مجھی مرغ نامہ بر کی تلاش

چمکتی ابر مین ہی برق میکشو جام
حریف تیغ بکف ہی کر و سپر کی تلاش

ہماری طایر دل کو اوڑائی صدقے
جو تمکو ہو تصدق ہو جانور کی تلاش

سراغ پا سکی عنقا کا کسطرح کوئی
مجال کسکی کری جو تری کمر کی تلاش

عیان ہی دیکھ سر نیزہ اب سر عاشق
تجھی ہی نخل محبت کی گر ثمر کی تلاش

خیال چھوڑ ہی دنیا کا کیجی دین کا فکر
تلاش اودہر کی ہی کیا چاہئی ادہر کی تلاش

جبھی تلاش ہی مضمون کو جاتا ہے وہ
کہ ہی تلاش سی سکی جدا ظفر کی تلاش

بجز آہ ستم کچھ نہین ترا اخلاص
یہی ادا ہی تو بس ہو چکا ادا اخلاص

ولہ

ولہ

اوس سے دی زیر زلف کی کنگھی کر بہر ہو نگر
پروانی کو ہی شمع شبستان سی اختلاط

صد چاک دل پہ او بہی نہ کاکل پہ اوس کی ہو گن
رکھتا ہی شانہ زلف پریشان سی اختلاط

تک تک کی شکل و صورت آئینہ طلعتان
مجکو ظفر رہی ولی حیران سی اختلاط

جیسا یا تھو لیتی رہا تیری بسمل مخطوظ
ایسا ہی روز جزا تو بہی ہو قاتل مخطوظ

نالہ و آہ سی خوگر ہوا سدا مین غم کش
ہو وہی کیا نغمۂ مطرب سی یہ دل مخطوظ

ملکی لعنت کو مین اوسی اک پل مین
ہو گیا دیکہ کی تجکو ترا مائل مخطوظ

آبرو خاک مین ملجائیگی آئینہ کے
ہو گیا خاک تری ہو کی مقابل مخطوظ

رقص مستانہ وہ کرتی ہی تری گردش چشم
ساقیا دیکہ کی ہو جاتی ہی محفل مخطوظ

بہی جی یہ بہر تہین ملنی کا کسی دلبر سے
دیکہی دل تجکو ہوا خوب یہ بیدل مخطوظ

کچہ بتائی خبر راہ نوردان عدم
کہ وہ تکلیف مین ہین یا سر منزل مخطوظ

خلد زاہد کو مبارک کہ عاشق تیرا
ہی تری کوچی مین ای حور شمائل مخطوظ

ای ظفر چاہیئی ہان لطف سخن مین ایسا
کہ جسی سنکی ہون عالم و جاہل مخطوظ

دریا بہا ہی گر مژۂ اشکبار شمع
تو بہی بجہی نہ سوز دل داغدار شمع

ہوتا ہون شب جو انجمن آرای رنج و غم
لیتا ہون اپنی آہ کی شعلہ سی کار شمع

اوس شعلہ خو پہ کیونکہ نہ دون اپنی جان نثار
پروانہ کسطرح سی ہو وی نثار شمع

ولہ

ولہ

روشن رکھی ہی خانۂ دل مین مدام عشق
آتش شعلہ خو کی کوئی سی ای صبا کہ یون
جو میش زن ہین تپتی ہین دنیا مین فروغ
چشم و چراغ بادہ کشان ہی یہ جام مے
تربت پہ میکشون کی مناسب ہی ساقیا
روشن اگر ہو نور حقیقت سی تیرے چشم

سوز و روشنی روزن ناسور کا چراغ
ٹہرا حیات عاشق مہجور کا چراغ
دیکھا ہی کسنی خانۂ زنبور کا چراغ
روشن ہی جیسی دیدۂ مخمور کا چراغ
روشن ہو جام بادۂ انگور کا چراغ
ہی ہر شرار سنگ نہان طور کا چراغ

روشن تر ہی فروغ سی کیونکر نہو چراغ
تو ہی ظفر ہی خانۂ تیمور کا چراغ

کب تک دیکھی ہی جاؤگی سدا اور طرف
بیٹھی ہوگی جو تم رات کو جا اور طرف
بوسہ جب مانگا تو بولی وہ یہی جھنجلا کی
جانب ابروئی دلدار سدا رہ ای دل
زخم دل دیکہ مرا تجپہ ہنسی کا جراح
دل گرفتہ جو گیا بزم مین اوسکی شب کو
مسکرا ہاتہ مین لی ہاتہ لگی یون کہنے
ناگنی زلف بتان کی یہ عجب کافر ہے
لکہ ظفر دوسری تبدیل توافی مین غزل

کبھی دیکھا تو کر ایک ذرا اور طرف
دل لگایا ہی کہین اپنے کیا اور طرف
جا کے جا جلوہ کہان ہوا اور طرف
چھوڑ کر قبلہ نہ پھر قبلہ نما اور طرف
تانکی مت سوزن مژگان سی لگا اور طرف
جی مین جب آگیا تب اوٹھ کی چلا اور طرف
مرہم جا اور لگا جو تو ہوا لسی گیا اور طرف
کانکی ... ہی یان ہو کی دوتا اور طرف
توسن ناز کی مت باگ اوٹھا اور طرف

ولہ

ولہ

۲۰۲

تتمہ

ولہ

اشک تھمنی کی نہین گرچہ تہی اکہون مین عناب
خاک کو مسند کمخواب سمجھتی ہین فقیر
صاف و بینا سی ہین دنیا پہ کوئی روشن دل
سطح خاکی پہ بہت زور دکہائی لیکن
خاک ہوتا ہون نہین اوسپر کہ جہینک دی ہین

روک سکتی ہی کوئی بہتی ہوئی آکو خاک
اور وہ جانتی ہین مسند کمخواب کو خاک
خاک پر لگتی نہین چادر مہتاب کو خاک
عاقبت کہا گئی رستم و سہراب کو خاک
گر لگی جاکی مری دامن احباب کو خاک

تاب دندان سی ظفر اوسکی گری گر بجلی
کری اک دم مین جلا کر دز خوش آب کو خاک

میری اونکی ملنی سی گر رشک یہان کہاتی ہین لوگ
کیا مرا کر سکتی ہین اپنا ہے سر کہاتی ہین لوگ
جو کہا تمنی سو سچ مین غیر سے ملتا نہین
جہوٹہی قسمین کیا میان پہر اکثر کہاتی ہین لوگ
سمجہکی لکہا خط جو ہی اوس سبزہ خط نے ہمنشین
زہر کہا کیا دیکہئی اس بات پر کہاتی ہین لوگ
تو بہی در پر جابی سی اوسکے وہ باز آتی نہین
جہڑکیان دربان کی ای دل اسقدر کہاتی ہین لوگ
غصہ ہی کہاتی ہین اور ہم خون دل پیتی ہین نت
ساتہ کہانا اوٹہی جب وہان بیٹہہ کر کہاتی ہین لوگ

۲۰۳

دیوانہ سی اوس غنچہ دہان کا دل حیران کو خیال — آگی رکہدی کوئی جون بلبل تصویر کی پہول

ہمین خلد بہین دیکہ کی ہو سرو ظفر
ہین تری باغ مین وہ گلشن کشمیر کی پہول

ندر دشنام ہمکو اتنی بدخوئی سی کیا حاصل — ہمین دینا ہی ہوگا بوسہ خمروئی سی کیا حاصل

دل آزاری نی تیری کردیا بالکل مجہی بیدل — نکر اب میری دلجوئی کہ دلجوئی سی کیا حاصل

برائی یا بہلائی کوئی اپنی واسطی لیکن — کسی کو کیون کہین ہم بد کہ بدگوئی سی کیا حاصل

نکر فکر خضاب الشیخ تو پیری مین جوانی کی — جوان ہونا نہین ممکن سیہ روئی سی کیا حاصل

محبت بینہ ترکہ داغ دل سوزان تو میری — تہ انگاری یہ کیا ہو چارہ گر روئی سی کیا حاصل

جگر پاسی اتین خنجر نکلت وہ یون جو بہرتا ہی — ادسی کیا جانی ہی اس عربدہ جوئی سی کیا حاصل

شمیم زلف بہوا وسکی تو ہو نصت مری دل کو — صبا ہو دیگا مشک چین کی خوشبوئی سی کیا حاصل

نہو وی جتبلک الفت کو کسی میل یکجانب
ظفر یوگونکی دکہلانیکو یکسوئی سی کیا حاصل

گر اشک روان ہووی مرا نامہ بر دل — لکہون ورق پارہ دل پر خبر دل

نہ قاتل دل ہی نہ کوئی نامہ بر دل — ہو جاتی ہی کچہ آپ ہی دل کو خبر دل

گر یا بشکستہ ابہی تو سنگ ستم سی — لی قدر جو ہوتی تجہی قدر گہر دل

سودای محبت مین نہین سود کی امید — یا جی کا زیان اسمین ہی یا ہی خطر دل

وہ دل ہین اتہر مری یہ غم عشق کی آتش — جل جای دو عالم جو گری اگ شرر دل

سب پہ روشن ہی ہمارا سوز دل بزم مین
شمع سان جلتی ہین اپنی گرم بازاری مین ہم

کب ہنسایا گردش گردون نی ہمکو شکل گل
مثل شبنم ہی ہمیشہ گریہ وزاری مین ہم

یاد مین ہی تیری دم کی آمد و شد کا خیال
بیخبر سب سی ہین اس دم کی خبرداری مین ہم

چشم دل بینا ہی اپنی روز و شب ای مردمان
گرچہ سوتی ہین بظاہر پر ہین بیداری مین ہم

دوش پر رخت سفر باندہی ہی کیا غنچہ صبا
دیکہتی ہین سبکو یہان جیسی کہ تیاری مین ہم

کب تلک بیدردیسی یارب کہین چشم وفا
لگ رہی ہین تو اپنی دل کی غمخواری مین ہم

دیکہکر آئینہ کیا کہتا ہی یار واہ وہ شوخ
ماہ سی صد چند بہتر ہین ادا داری مین ہم

ای ظفر لکہہ تو غزل بحر و قوافی پہیر کر
خامۂ دُرریز سی ہین آب گہرباری مین ہم

ولہ

دیوانگی مین ہمنی لیا کب وطن مین دم
مجنون کا اپنی آگ نہ ٹھہرا ہی رم مین دم

دم مین نہین فراق بت سیم تن مین دم
جز نالہ کب ہی نی کیطرح اس تن مین دم

مانند بوی گل یہ پریشان مزاج کر
لیتی ہی باد صبح ہمین تک چمن مین دم

مین اس پری کا کشتہ کاکل ہون دوستو
واللیل پڑھ کی کیجیو مجہپر کفن مین دم

محفل مین اوسکی قلقل مینا کی طرح آہ
اٹکا گلی مین انکی ہمسر ہر سخن مین دم

خط کیا لکہون پیام کہون کیا کہ اب مرا
جون بوی گل سمای ہی کب پیرہن مین دم

ہنگامہ حشر کا نہین غم مجہی ظفر
بہرتا ہون دل سی دوستی پنجتن مین دم

ولہ

کبھی تو آؤ ہماری گہر مین سنو ہماری بہی چار باتین
عجب ہی شکوہ رقیب کا یہان ہزار منہ ہین ہزار باتین

چڑہا ہی کوٹھے پہ کون اپنی کہ دیکھنے کو آب آہ جسکی
بگولا بنکر یہان فلک سی کرے ہی اپنا غبار باتین

نہ ہم کو دم دیجے آپ ہردم بہر نگی الفت کا تیری ہمدم
ہوا سکا ہی کوئی ہمدم یہ سب ہین کہنی کی یار باتین

چڑہا وہ مست بہول کوی لاکر ہنسا دو ٹک اسکو کہلکہلا کر
کچہ ایسی یارو بنا کے لکہو مری بلوح مزار باتین

رہی ہین سرگرم گفتگو وہان یہ اپنی محفل مین شعلہ خویان
کرین ہین دیوار و در سی ہم یہان تری ہی لیل و نہار باتین

خیال ہمکو رہی مقرر رقیب بیٹھی ہین یہان سراسر
جتائین پردی مین اب بجا کہ یہ اوسنی مطرب ستار باتین

تمہاری اعجاز پا سی کیا ہی عجب نہین اوس ہی شک جسبے
ہر ایک تصویر فرش قالی کری جو بے اختیار باتین

گئی ظفر کل جو اوسکے ہم گہر کہیلا یہ شکوہ نکا اکی دفتر
گذر گئی شب تمام تسپر نہو چکین زینہار باتین

ولہ

کہین مین برق خرمن ہون کہین مین ابر گلشن ہون
کہین مین اشک دامن ہون کہین مین چشم گریان ہون
کہین مین عقل آرا ہون کہین مجنون رسوا ہون
کہین مین پیر دانا ہون کہین مین طفل نادان ہون
کہین مین دست قاتل ہون کہین مین حلق بسمل ہون
کہین زہر ہلاہل ہون کہین مین آب حیوان ہون
کہین مین سرو موزون ہون کہین مین بید مجنون ہون
کہین گل ہون ظفر مین اور کہین خار بیابان ہون

وای ای بیخبر تمکو خبر خاک نہین
کہ سفر سر پہ ہی سامان سفر خاک نہین

تیری بیمار کی کیا خاک کری کوئی دوا
ہوتا اکسیر کا ہی اوسکو اثر خاک نہین

برسون گذری کہ ہوئی خاک ہماری پامال
اتوا اوس کی جی مین ای باد سحر خاک نہین

جلکی ہم خاک ہوی عشق مین اوسکی لیکن
اوسکو اینک اثر سوز جگر خاک نہین

ذرہ ذرہ مین ہی پیہان خاک کی پیدا خورشید
لیکن آتا ہی غفلت سی نظر خاک نہین

ہی یہ تقدیر سوا اونکو ہنرمندون سے
جنکو جز بی ہنری آتا ہنر خاک نہین

خاک مین آنسوؤنکو میری ملانا کیا ہے
تجکو ای دیدۂ تر قدر گہر خاک نہین

گرم جوشی جو ہی اس ہستی موہوم تپہ
اور فرصت ہمین مانند شرر خاک نہین

ابر مژگان سے کہا مین نی ہمیشہ سیراب
لیکن اس نخل محبت مین ثمر خاک نہین

وله

ناکہون اندامِ پیش کس کسکو ہم اوسسی پوچھین
تمکو یہ کسنی سکہایا اسی کیا کہتی ہین

گرتی خون سی سلگتا ہی تہا دل اوسکا ظفر
سرد مہری نی جلایا اسی کیا کہتی ہین

پاک شی کچہ او رہی مین قطرہ ناپاک ہون
بولتا کیا جانی کیا ہی مین تو مشت خاک ہون

خواہش دنیا ہی دل پی استقامت کیونکہ ہو
اوڑتا پہرتا مین ہوا مین جون خس و خاشاک ہون

دور ہی منزل بہت اور پاؤن مین طاقت نہین
گرچہ مین پر کہتا طبیعت عشق مین چالاک ہون

بیحجابی سی اوٹہا کافر تو منہ سی نقاب
دیکہکر کیا جانی کیا بولون کہ مین بیباک ہون

ناصحا کرتا ہی کیا چاک گریبان کو رفو
فکر کر اسکا کہ رکہتا سینہ مین صد چاک ہون

ای ظفر دونو جہان مین کیون نہو مجکو ظفر
جان و دل سی مین غلام صاحب لولاک ہون

ہم جدا ہوکر جو اوس قاتل سی گہر مین آئی ہین
کیا کہین کیا مضطرب بسمل سی گہر مین آئی ہین

جبکہ ہم اوٹہکر تری محفل سی گہر مین آئی ہین
تنگ کیا کیا اضطراب دل سی گہر مین آئی ہین

راتکو کرتا ہی نالی کہ اوڑ جاتی ہی نیند
لوگ سب عاجز تری مائل سی گہر مین آئی ہین

جب کبھی لوٹی ہین خاک کوی جانان پر تو ہم
کیا معطر ہوکی عطر گل سی گہر مین آئی ہین

جب گئی ہین لوگ سمجہانی تری دیوانی کو
اولٹی پانون ہوکی وہ قاتل سی گہر مین آئی ہین

تو نہو گہر مین تو دل گہر مین لگی کیا سنگدل
توڑنی ہم سر سی گہر کی سل کو گہر سی آئی ہین

کہدو شور حشر سی آسودگان گور کو
مت اوٹہا تہک کے ابہی منزل سی گہر مین آئی ہین

اپنا احوال محبت سامنی اوسکی ظفر
آپ مین لکھکر پڑہون گو مگر کہو تو کیا کرون

بھری ہی دل مین جو حسرت کہون تو کس سی کہون	سنی ہی کون مصیبت کہون تو کس سی کہون
جو تو ہو صاف تو کچھ مین بھی صاف تجھسی کہون	تری ہی دل مین کدورت کہون تو کس سی کہون
نہ کوہکن ہی نہ مجنون کہ تھی مری ہمدرد	مین اپنا درد محبت کہون تو کس سی کہون
دل اوسکو آپ ہی دیا آپ ہی پشیمان ہون	کہ سچ ہی اپنی ندامت کہون تو کس سی کہون
کہون مین جسسی اوسی ہووی سنتی ہی وحشت	پر اپنا قصۂ وحشت کہون تو کس سی کہون
رہا ہی تو ہی تو غمخوار ای دل غمگین	ترے سوا غم فرقت کہون تو کس سی کہون
جو دوست ہو تو کہون تجھسی دوستی کی بات	تجھی تو مجھسی عداوت کہون تو کس سی کہون
نہ مجھکو کہنی کی طاقت کہون تو کیا احوال	نہ اوسکو سننی کی فرصت کہون تو کس سی کہون

کسیکو دیکھتا اپنا نہین حقیقت مین
ظفر مین اپنی حقیقت کہون تو کس سی کہون

نہ عکس ابر ہی چمدار ڈال پانی مین	اوتر پڑیگا فلک سی ہلال پانی مین
وفور اشک سی مژگان کو دیکھ حیران ہون	کہ خشک کیون ہوئی ہی نونہال پانی مین
ہر اک حباب ہو مانند اختر پُر نور	پڑی جو عکس رخ مہ جمال پانی مین
بنی ہی تہ دریا صدف برنگ عقیق	جو پان کھاکی وہ پھینکی اوگال پانی مین
کیا ہی جنگ کا سامان کس سی دریا نی	کہ موج تیغ ہی گرداب ڈھال پانی مین

[illegible]
ولہ
[illegible]

آفت جان ہی لا وہ غمزہ وہ ناز و ادا
دیدہ و دل نہ کیون ہستا ہی نو آفات مین
مہرہ شطرنج کی صورت بساط دہر پر
مرگئی کتنی ہی اے و ناکام اردو بات مین
کیا حقیقت وا اصلان ہی کیا تھی ای ظفر
ہوگئی ہی محو بالکل وہ تو اوسکی ذات مین

ولہ

جو دل کو دل کی خبر ہان نہین تو یہان بھی نہین
[illegible]

ہی صلاح ہماری ہی جو ہی اونکی صلاح — اگر مزاج میں شر وہاں نہیں تو یہاں بہی نہیں
جو عاقبت کا ہی سودا وہی ہی دنیا کا — جو اسمین تجکو ضرر وہاں نہیں تو یہاں نہیں
نہ دیکہا دیر میں تو کیا حرم میں دیکہی گا — وہ تیری آتش اطر وہاں نہیں تو یہاں بہی نہیں

اودہر دہ بوسہ عنایت کریں ادہر لیں دل
جو کوئی عذر ظفر وہاں نہیں تو یہاں بہی نہیں

مانند شمع عشق میں گردن بریدہ ہون — پربل بی سرکشی کہ وہی سر کشیدہ ہون
مطلب نہ آشیان سی نہ دام و قفس سی کام — مین اس چمن مین طایر رنگ پریدہ ہون
بدلی زلال خضر نہ منہ کا مرے مزا — مین تلخ کام زہر محبت چشیدہ ہون
مقدور کیا کہ چشم سی اک بوند بہی گرے — رکہتا مثال آئینہ گو آب دیدہ ہون
وحشت کی وہ بہی ڈہنگ مین ہستی سی تا عدم — مین وحشی رمیدہ کہان آرمیدہ ہون
نہ شمع انجمن ہون نہ مین لالۂ چمن — پہر کیون جہان مین داغ بدل آفریدہ ہون

ہون خاک بہی تو خاک رہ پیر میفروش
مین رند مشرب ہون مین ظفر خوش عقیدہ ہون

ہمسی شرماو نہ تم چشم حیا کو کہو لو — مثل گل شوق سی اک بند قبا کو کہو لو
پاؤن مین مہندی لگا بیٹہی ہو تم وہان ہاتہ — خون دل ہوتا ہی یہان جلد حنا کو کہو لو
مار رکہی گا سراپہ یہ کافر دل کو — جان من رخ پہ نہ تم زلف دوتا کو کہو لو
مجکو رسوا کرو رو روکی نہ تم ای انکہو — راز ہمچشموں مین مست مالوان خدا کو کہو لو

ہم ہین عاشق ہمکو آب تیغ ہی آب بقا
ب ہووی آشنا کوئی حقیقت آشنا
ی بالین تک ہماری جبکہ پہر جاوی بیار
دیکہکر آہو کو یاد آیا کوئی آہو نگاہ

تشنۂ جام شہادت ہم ہوان تو کون ہو
فی الحقیقت بحقیقت ہم ہہون تو کون ہو
واقعی برگشتہ قسمت ہم ہہون تو کون ہو
دشت مین سرگرم وحشت ہم ہہون تو کون ہو

ہی گنہگار و نئی خاطر اوسکی بخشش الطف
مستحق عفو رحمت ہم ہہون تو کون ہو

ری قاصد سی پیام ای یار جانی سنتو لو
و میری جانفشانی کی نہیں دیتی ندو
مین بہی تو دیکہون کہ تمکو کسطرح آتی ہی نیند
حال دل میرا نہین سنتی تو میری حال
ین نہین کہتا کرو تم رحم میری حال پر
اتا ہون مین کہ ہو غمزدن ہی کیتم راز دل

چاک کرتا ہی خط پہلی زبانی سنتو لو
پر کرون جو کچہ بیان مین جانفشانی سنتو لو
اک ذرا میری مصیبت کی کہانی سنتو لو
مجہسی کوئی شعر وقت شعر خوانی سنتو لو
لیک مین کرتا ہون کیونکر زندگانی سنتو لو
پر کہون مین بہی جو کچہ راز نہانی سنتو لو

ای ظفر گرچہ سناتی ہین وہ تمکو گالیان
گالیون مین بہی ہی لیکن مہربانی سنتو لو

ای قاصد اگر تو وہان قدم بر داشتہ
زمین تہمت کو انسان کی یہ پتلا خاک کا
ب روان ہووی ہی انکہون سی ہماری فوج اشک

ایک خط ہم لکہین سو خط قلم بر داشتہ
عشق مین پہرتا ہی سر پر بار غم بر داشتہ
نالۂ دل آگی چلتا ہی علم بر داشتہ

ولہ

…عنایت آئینہ
ہی جہان رشوق حال اوسکا تو اوسکو صاف لیکن کدورت آئینہ
…ہی دل کا سراز نہان…
…زباطن حال کہین عزت اہل صفا
…زیر و ابر ہونکی ہی بقدر و قیمت آئینہ
حسن پر اپنی ہی کیا کیا خود پسند و نکو غرور
یا الٰہی ہو کہین دنیا سی غارت آئینہ
دیا اوسکی مصحف تیغ کا کی دولت ظفر
…سحر کرتا ہی قرآن کی تلاوت آئینہ

ولہ

نہین ای ہمدمو ن چلتا یہ دم اب زینہ
روان ہی کاروان سوی عدم اب زینہ

بسمل کی طرح ... مرغ قفس ...
بالین دم نزع علی ... اس شب ہجران ہمارے
ای زیست ... جنون دست و گریبان ہمارے
تب ہی تو ... ہمارے

ولہ

... جلوہ ... ظفر

جواب ایسا دیتے ہین کہ کہلی تا ہی مطلب
اگرچہ کان مین کہتی ہین ہم آہستہ

نہین رہنی کا باقی دل مین خون کا ایک بہی قطرہ
بہا دیگی ظفر جب چشم نم آہستہ آہستہ

ای غنچہ دہن ہی تو سرو گلستان ہی
دل کیون نہ شگفتہ ہو تو بہی گل خندان ہی

دلسوز ہی اک عالم روشن ہی سبہی تجہہ پر
پروانہ مین تیرا ہون تو شمع شبستان ہی

کیا پان کی سرخی ہی لب پر تری ای کافر
دیکہی سی خجل جسکو ہر لعل بدخشان ہی

اس آبلہ پائی کی دولت سے مری یارو
سرسبز جہان دیکہو ہر خار مغیلان ہی

کیا اوسکی چمکتی ہین دندان مسی آلودہ
یہ خانۂ نیلم مین الماس نمایان ہی

جانا مری پہلو سی ہر دم نہ دلا کہیں
تو ہی مرا جانان ہی اور تو ہی مری جان ہی

وہ غنچہ دہن اپنا ایسا ہی بصد خوبی
الفت مین ظفر جسکی دل چاک گریبان ہی

یاد آتی ہی اوس آئینہ رو کی کمر مجہے
کس طرح سی نہو وے عدم کا سفر مجہے

کس گلبدن کی یاد مری دل مین تہی جو رات
آیا نہ خواب مسند کمخواب پر مجہے

نرگس مین سیر چشم ہون بستان دہر مین
تیری طرح نہین ہوس سیم و زر مجہے

کچہ ہوش مین بہی آنی دی مجکو خدا سی ڈر
ای بیخودی چلی ہی تو لیکر کدہر مجہے

روز وفات کا تو خطر کچہ نہین مجہے
ای ہمنشین ہی شب ہجران کا ڈر مجہے

دریا کا پاٹ تختۂ دامن تو بن گیا
اور اس سی کیا دکہائیگی ای چشم تر مجہے

ہو یان ... ہمارے
... ہمارے
... عطاران ہمارے
آیا ہی ظفر ... دست کہ وہ گلگون
قاتل نی کیے قتل کی سامان ہمارے

ولہ

چاندنی کی سیر خوبان تا سحر دیکہا کیے
اور ہم اونکا رخ رشک قمر دیکہا کیے
کیا کہون ... رشک قمر دیکہا کیے

وہ نظر ... دیکہا
... دیکہا
[illegible]

اس دور میں کیا خاک کوئی عیش کرے
نہ جام نہ ساقی نہ شراب عنبی ہے

دل کو ظفر کا نہ لوا بسنگ جفا سے
ای کافر بد کیش یہ شیشہ حلبی ہے

ہی اٹھ لگی زرتی یہاں بادہ کشان کے
بیعت نکریں کیونکہ بھلا پیر مغان سے

مینبھی کا یہ عالم ہی کہ ہوتا ہون میں بیہوش
لی لیکی بلائیں تری دندان و دہان کے

مرجھائی ہی جا کیونکہ یہ گل زخم دل اپنا
کہتی ہین کہ گلشن میں اب آمد ہی خزان کے

سچ ہی کہ وہی جانی کہ جس شخص پہ گذری
اوس بت کو خبر کیا ہی مری درد نہان کے

پائی نہ وزا گل مین ظفر بوی محبت
جون باد سحر گرچہ بہت سیر جہان کے

ظاہر ہین کیا ظہور کی مظہر نئی نئے
جلوے ہین اوسکی پردہ کی اندر نئی نئے

ہون زخم دل پہ میری نہ کیونکر نئی نئے
روز امتحان وہ کرتی ہین خنجر نئی نئے

صیاد یہ اسیر تڑپین تو کیا کرین
ہین دام مین پہ پنھسی ابھی آکر نئی نئے

ناز و ادا و غمزہ تو ہین شیوہ قدیم
انداز اونکی اور ہین اکثر نئی نئے

گل کٹ کٹ ہی گمر ہی خط کو کیا نامہ بر کو آج
لکھتی ہی روز گل یہ ستمگر نئی نئے

کرتی ہی تازہ فتنہ بپا گردش فلک
لاتی ہی ہمسی روز یہ چکر نئی نئے

اک دل ہی اوسکو دیجئی کسکسکو ای ظفر
آتی نظر ہین سیکڑون دلبر نئی نئے

زلف تیری ہی وہ بلا کا نسہ
پوچھ بیٹھی ہی تیری بلا جانے

بیوفا جانی کیا وفا میری
باوفا ہو تو وہ وفا جانے

کردیا اک نگاہ مین بیخود
چشم کافر ہی کیا خدا جانے

ہو نمک سود گر نہ زخم جگر
دل محبت کا کیا مزا جانے

ہی بیمار عشق کو تو اگر
زہر بھی دیجی وہ دوا جانے

سرفرازی اوسیکو ہو تو ظفر
آپ کو سب کا خاک پا جانے

مخمسات

گوش دل مین مری آئی سحر آواز سروش
کہ کسی یار کی شکوہ یسی نکر کچھ تو خروش
گرکہین یار بر الطف سی تو ہو خاموش
یار عیار ہی پہر یار ہی اچھا ہوش
لطف کن لطف کہ بیگانہ شود حلقہ بگوش

مجھسی ہی کس لئی بیگانگی آشنا کرتا
اور سہی تنہا ہو تو ایسا کہ وہ ہو تجھ پہ فدا
گر شہ سی جو مری زہر دہی دیوی بلا
تو خفا ہو کی نہ کر آپکو اپنی سی خفا
لطف کن لطف کہ بیگانہ شود حلقہ بگوش

مجھسی بیکار کو گر ناہی گر اپنا منظور
کہ رہی حلقۂ طاعت مین سدا میری حضور
ترک کر بخل و نفاق و حسد و عجب و غرور
لطف کر اپنا عمل لطف کر اپنا دستور
لطف کن لطف کہ بیگانہ شود حلقہ بگوش

	لطف کن لطف کہ بیگانہ شو حلقہ بگوش	
قیس لیلی پہ ہوا لطف کی باعث مجنون ہیر کی واسطی تہا لطف سی رانجہا مجنون		کوہکن لطف سی شیرین کا ہوا تہا ممنون لطف سا نی کوئی جادو ہی نہ کوئی افسون
	لطف کن لطف کہ بیگانہ شو حلقہ بگوش	
عاشق لطف ہین ہم عاشق و ہم جانانہ لطف وہ شی ہی کہ اغیار کری یارانہ		لطف سی شمع جلی شب تو جلا پروانہ گر نہ ہو لطف تو اپنا بہی نہیں ہیگا ؛
	لطف کن لطف کہ بیگانہ شو حلقہ بگوش	
لطف کی آگی ہی کیا چیز طلسم اکسیر حق تعالی نی بڑی لطف مین دی ہی تاثیر		روبرو لطف کی سب ہیچ ہی جب اور شمشیر لطف ہی غیر ہو کیوں دام محبت مین اسیر
	لطف کن لطف کہ بیگانہ شو حلقہ بگوش	
گو بگولا نسیم چل کی ہوا اور تراب ہی کہان شعلہ جوالہ کہ ہر ہی گرداب		تسمین ہی لطف چلی اوسکی یہ ہمراہ رکاب صاحب لطف کی ہین حلقہ بگوش آتش و آب
	لطف کن لطف کہ بیگانہ شو حلقہ بگوش	
غنچہ گل و سرو مین بہی لطف کا دیکہا اسلوب ای ظفر لطف وہ ہی شی کہ ہی سب کو مرغوب		اونکو بہی بلبل و قمری نی جو سمجہا محبوب یہ گلستان مین کہا بلبل شیراز نی خوب
	لطف کن لطف کہ بیگانہ شو حلقہ بگوش	

ایضاً

جو ہماری لئی خالق نی بنائی تکلیف
وہ ہمین عشق کی رستی مین فقط آئی تکلیف
بر کہون کیا کہ بڑی انذ تو بائی تکلیف
ابہی جو راہ محبت مین اوٹہائی تکلیف
سخت ہوئی ہمین منزل کبہی ایسی تو نہ ہی

المصطفی والمرتضی وابنہما والفاطمہ [illegible]

لی خمسۃ اطفی بہا حر الوباء الحاطمہ

المصطفی والمرتضی وابنہما والفاطمہ

ایضاً

[illegible]

خوتری حورشمایل کبھی ایسی تو نہ تھی

ایضاً

حق نبی ہی بطرح باغ جہان مین یہ ہوا یارب طفیل پنجتن مجکو اس آفت سی بچا	یعنی سموم جانگزا بہتی ہی جسکی ہر ہوا ہین ہر گھڑی اور نفس پژمردہ کرتی ہی نمو

لی خمسۃ اطفی بہا حر الوباء الحاطمہ

المصطفی والمرتضی وابنہما والفاطمہ

ای نبی اللہ خبر یا حرمت آل و دمے سیر وسیلہ پنجتن برکت سی اونکی نام کے	تا آب رحمت سی کہین ہو زور بانہو مصطفی تٹتی ہی ہر آفت بلا ہوکیون نہ دل میرا قوی

لی خمسۃ اطفی بہا حر الوباء الحاطمہ

المصطفی والمرتضی وابنہما والفاطمہ

ہی یا جناب پنجتن صفت آپکا قرآن مین دافع بلا کا تم سوا آتا نہین ہی دہیان مین	لولاک اور تطہیر ہی آیا تمہاری شان مین یہ ہی ماور زبان ہی جب تک جان مین

لی خمسۃ اطفی بہا حر الوباء الحاطمہ

المصطفی والمرتضی وابنہما والفاطمہ

واللہ غیر از پنجتن یارا کسیکو یہ کہان یا ورنہ آتا ہو جسی دیکھی عیان کا کیا بیان	جو اس بلا کو ٹال دی ہو وہی شفیع عاصیان لکہتی ہین دروازی پہ سب تا گہر رہی دار الامان

لی خمسۃ اطفی بہا حر الوباء الحاطمہ

ایضاً

[illegible]

تتمہ

[illegible]

کچہ خبر پہلی کدورت اور صفائی کی نہتی	وجہ کرنی صلح کی صورت لڑائی کی نہتی
تہی خدائی مین مگر سیر خدائی کی نہتی	جبتلک دنیا نی ہمسی کچہ برائی کی نہتی

ہمکو آگاہی برائی اور بہلائی کی نہتی

سامنی اوس شوخ کی جسوقت مین شیدا گیا	یک بیک قابو سی میری دل کل میر اگیا
وہ خدا جانی کہ باغ سبز کیا دکہلا گیا	دل فریبون مین جو اوس نا اشنا کی آگیا

اسنی کیا اگلی کسی سی آشنائی کی نہتی

دولت حسن کا تیری مہر روشن موصوف کیا	ماہ بہی جب سی سدا دریوزہ گر ہی حسن کا
تو نی اپنی آنکہ سی کیا شام کو دیکہا نہ تہا	ماہ نو کشتی لیئی نکلا تہا کیون مثل گدا

حسن سی تیری تنا گر گدائی کی نہتی

اوس مہ نا مہربان سی ہمنی کی تہی دوستی	یہ سمجہکر ہم جدا اوس سی ہونگی کبہی
پر نتہا معلوم یون آجائیگی آزردگی	جانتی تہی چین سی گذرینگی راتین وصل کی

ہمنشین ہمکو خبر روز جدائی کی نہتی

خشک مثل سایہ ہو نہ ہاتہ اپنا سر سی	ہمنی اونگلی بہی اوسی اپنی لگائی ہو اگر
کیا خطا کیا جرم بہر ہم جو ہین وہ اسقدر	زلف او سکی ہمسی بل کرنی لگی ناحق ظفر

ورنہ کوئی وجہ ایسی کج ادائی کی نہتی

الف

ہمیشہ از ندامت اشکبارم	ز جرم خویشتن خود شرمسارم

الہی کردہ ام عصیان [illegible]

دران حضرت نہایت شرمسارم

بجای آگر دل مضطر کرا ہے

نگہبان نہری جو کچہ آرام جا ہے

بپای منزل مقصود گاہے

الہی رخت از غیب در آ ہے

زچندین سال و مہ در انتظارم

اگر ہی کوہ کی کوئی زبردست

سر راہ فنا ہو جاتی ہی پست

نہین رہتی ہی مطلق طاقت جست

الہی راہ مردان سخت راہست

تو آسان بگذران زین رہگذارم

لگی کوزہ [illegible] ہی عالم

کبہی ماہ تموت اور زندگانی

بجا نون من غضب کی ناتوانی

الہی گر برانی ور بخوانی

تو دانی بندہ کی اختیارم

سیہکاری

سیہ کاری میں ہون غلطان و پیچان
کرون کیا اپنی جمعیت کا سامان
پریشان حال مثل زلف خوبان
الٰہی خاطرم را جمع گردان
کہ مسکین و پریشان روزگارم

کہلی توحید کی معنی سمجھے یہ
قضا جسدم کری اپنی کمان زہ
دولی اچھی نہین اس سی خدر یہ
الٰہی بر یکی گفتن مدد دہ
کہ تا من جان بآسانی سپارم

نہ گریہ مین نہ سوز دل مین تاثیر
تجھی سی ہی امید عفو تقصیر
گناہون کی ندامت سی ہون دلگیر
الٰہی از کمال لطف بپذیر
دل سوزان و چشم اشکبارم

رہا مین جیسی یہان خرسند و فیروز
رہون دونون جہان مین بہرہ اندوز
اونہین ہون حشر کو بھی جلوہ افروز
الٰہی گر عزیزم کردے امروز
مکن فردا بنزد خلق خوارم

یہ کافر نفس ہی ایسا بلا بد
عداوت مجھسی یہ رکھتا ہی بیحد
کہ جس سی جز بدی ہو کچھ نہ سرزد
الٰہی گر نہ توفیق تو باشد
برآرد نفس بد از جان دمارم

مکان تاریک مین تنہا وبی زور
سنی کون آہ و نالی کا مرے شور
جو کوئی پاس ہی تو مار یا مور
الٰہی در شب منزل گہ گور
تو لطف خویش گردان غمگسارم

ہر رگ گل ہی اک ستار کا تار	زخمہ ہی عندلیب کی منقار
جب وہ چھیڑی ہی اسکو مطرب وار	ہوتی ہی یہ ترانہ ساز بہار
ای ظفر آمدہ بہار بجوش	موسم توبہ نیست بادہ بنوش
جام برکف ہی ساقی طناز	مطرب خوش نوا ہی نغمہ طراز
ہو نسیم بہار گرد مساز	نی نرگس سی نکلی یہ آواز
ای ظفر آمدہ بہار بجوش	موسم توبہ نیست بادہ بنوش
ی لعلین سی بہر کی جام بلور	دی دمادم کہ وہ خدا ہی غفور
بس توبہ کا رکھہ خیال سی دور	ہی یہ عہد نشاط و وقت سرور
ای ظفر آمدہ بہار بجوش	موسم توبہ نیست بادہ بنوش
ور توبہ ابھی نہیں ہی بند	توبہ ہر وقت ہی قبول و پسند
روز بی بادہ روز ہو خرسند	بلکہ آج اور بھی دو چند و سہ چند
ای ظفر آمدہ بہار بجوش	موسم توبہ نیست بادہ بنوش

مثلث

کروں خط مین کیا حال تحریر پہلے

باتی لکھیں سی پہلے ادسنو دیو سب تہر کانپے | قاصد سو چکی باتی دیا مگر بات کہتا جاے

وہاں جا کے خط کی ہی تدبیر پہلے

سے کول نودی جیسے انجہا اگی ہیر | جو کوئی دیکھی کہ لگی انکھیان تیر ان دی تصویر

ظفر ہونی ہی [illegible]

ایضاً

نادہ اگر مین نادہ جس مین
وہ دل مین یہ دل تیری بغل مین
بشرطی تو بھی ہوا گاہ دل سے
دل ہی سیت دل ہی سے از
جو چاہے سو دل کے اندر
نہین بہتر [illegible] گاہ دل سے
[illegible] کوئی دلکین اتر و کا ہے

[illegible]

ہمنی دنیا مین آکے کیا دیکھا
ہی تو انسان خاک کا پتلا
خوب دیکھا جہان کی خوبانکو
ایکدم پر ہوا نہ بادہ حباب
سامنی اوس نگاہ کے دلکو
نہو ئی تیری خاک پاسینے

دیکھا جب کچھ سو خواب سا دیکھا
لیکہ پانے کا بلبلا دیکھا
ایک تجھسا نہ دوسرا دیکھا
دم کو دم بھر مین یہان ہو تو دیکھا
حدف ناوک قضا دیکھا
خاک مین آپ کو ملا دیکھا

اب نہ دیکھی ظفر کسیکو دل
کہ جیسے دیکھا سبے وفا دیکھا

عمر دل کس سی کہون کوئی بھی ہمنہ ہمت فرصت
زلف کی پیچ سی چھٹ سکتا نہین کچھ دل ور پیچ
سیکڑون مین جگر فگار زہر رون الرش کی تیر ہاتھا ہو
کیا تیری چشم مست نے کیفیت جہان سی بد

اور اگر پوچھی کوئی قابل اظہار نہین
کونسا دل ہی کہ جو انہین گرفتار نہین
پاس تیر کوئی خنجر کوئی تلوار نہین
جسکو اب دیکھو وہ ہو غش ہشیار نہین

مر مٹی خاک در یار پہ عشاق ظفر کہ جو ہونا ہے سو ہو
اوٹھ کے اب جائین کہان طاقت رفتار نہین مثل نقش کف پا

ڈالی ہوئے گردن جو میرا زیر آیا
صورت ہی تو نگی عجب اللہ کیقدرت
کر فکر مین ہو راہ کی توشہ کا کر و فکر

کچھ مطلب دل یار کا معلوم کر آیا
ہر جلوہ مین ایک وہی جلوہ نظر آیا
ایغافلو نزدیک ہی روز سفر آیا

رباعیات ۲۲۰

ایک ہم ہی نہین بحر آتی ہین جہان مین
جو آیا جہان مین ہی سو وہ بحر آیا
مین شرم سی عصا کی ہوا سر بگریبان
جسوقت خیال آہ اودہر کا ظفر آیا
اپنی جانب کو جسی تو لی لیا ہو گا
کوئی اور اوسکو سوا تیری نہ بھایا ہو گا
در تک جسکو رسائی تیری ہوئی اب
سنگدر چوم کی آنکھونسی لگایا ہو گا

اوس جبین پر جلوہ گر الماس کا ٹیکا نہیں
کہائی ہی کس کس جلاوت سے دل عاشق نے چوٹ
ہو سکا تک نہ ادا کچھ ادا تجہسے یہ شکر
قصد مجنونکی جنون نے خوب تدبیر کے
گریہ ہنگامِ ولادت کیون نہو ہر طفل کو
بی شرارت کوئی ہوتے ہین بہم دو شکل
عکس روی آتشین ساقی کا دریا مین پڑا

آسمان پر دن ڈہلی دیکہو قمر پیدا ہوا
شیر غم شیرین مثال نیشکر پیدا ہوا
کس لئے تو ای لب خم جگر پیدا ہوا
خار صحرا تیز مثل نیشتر پیدا ہوا
جو ہوا دنیا مین پیدا نوحہ گر پیدا ہوا
دیکہو تہر بر گرا تہر شرر پیدا ہوا
ہمسر خورشید تابان ہر گہنو پیدا ہوا

حق مین پروانونکی تہا نیزہ بر خورشید حشر
شمع کی سر پر جو شعلہ ہی ظفر پیدا ہوا

نہ درویشونکا خرقہ چاہئی نہ تاج شاہانہ
کتابونمین ہرا ہی کیا بہت لکہہ لکہہ کر دیوانہ
غنیمت جان جو دم گزری کیفیت سے گلشن مین
نہ دیکہا وہ کہین جلوہ جو دیکہا خانہ دل مین
کچھ ایسا ہو کہ جس سی منزل مقصود کو پہونچون
یہ ساری مرد شدی نفس کے آمد شد پر

مجہی ہوش دی تہا رہو نمین تجہہ دیوانہ
ہماری لیے نقش کا لکہہ ہی تیر افسانہ
دیکہا ساقی پیمان شکن پہر پہر کی پیمانہ
بہت مسجد مین سر مارا بہت ڈہونڈہا بتخانہ
طریقت یا رسائی ہووی یا ہو راہ رندانہ
اسی تک آنا جانا ہی نہ پہر جانا نہ پہر آنا

ظفر وہ زاہد بیدرد ہو حق سی بہتر ہی
کری گر بند درد دل سی ہاو ہو مستانہ

عیاں ہی صفحۂ ہستی پہ تیری خط
کہی تحفہ ہو سو نکہ سبا ہا
کہی منصور نو بر اسمان فاش
کہی ہی دیکھو دار انگشت دکھاہا
پھر و بنی پہ تو جو لذت عشق
ہا ہاہا ہا ہاہا ہ ہاہا
ظفر کو باز رکھ اعمال بد سے
خطا بخشا کرم گستر اااله
صرفت العمر فی لهو و لعب
فآہا ثم آہا ثم آہا
ظفر کی عرض یہ ہی فخر دین سے
کہ شاہا دین پناہا تکیہ گاہا

گور گنج قفس داغ سے اپنا
داغ اپنا چراغ ہے اپنا
کون گنج حزن میں ہے اپنا
ایک و نسوز داغ ہے اپنا
اشک خونین میں بادہ گلگون

شرار و برق مین کیا فرق میں سمجھون کہ دونون بلا گردان ہون ساقی کی کہ جام عشق سی مجکو میر تصور سی حقیر ہستی ہی کہو مین کیا	ہی ایک شعلہ بھبو کا سا اہاہاہا اہاہاہا دیا گھونٹ وہی ایک ایسا اہاہاہا اہاہاہا کہ اسصور تمین ہی کیا کیا اہاہاہا اہاہا ہا

ظفر عالم کہوگا مین طبیعت کی روانی کا
کہ ہی اُمڈا ہوا دریا اہا ہا ہا رہا ہا ہا

نہین دیکھہ بہتر ستانا کسیکا غرض رو مہر سے آگی جز ذکر دلبر مجھی یاد آتا ہی ہنس ہنس کی یارو مجھے یاد کر کر کے آنسو بہانا کبھو تو سنا کر ذرا گوش دل سے نہ سمجھا تو ناصح کہ مدت سے مین ہون نہو وے گا دل تیر مژگان بن آسکے نہانا کرو میری جانب سی اب تم	کڑھانا کسیکا کڑھانا کسیکا نہ لانا کسیکا نہ لانا کسیکا رولانا کسیکا رولانا کسیکا بہانا کسیکا بہانا کسیکا فسانا کسیکا فسانا کسیکا دوانا کسیکا دوانا کسیکا نشانا کسیکا نشانا کسیکا لگانا کسیکا لگانا کسیکا

قوافی بدل کر ظفر پڑھ غزل تو
رہی تا نہ آگے ٹھکانا کسیکا

نہ ہرگز درد دل سی مین کراہا محبت کی یہ معنی ہین کہ مینے	غرض پوشیدہ الفت کو نباہا وہی چاہا کہ جو کچھہ تو نے چاہا

دیدہ و دیں ... داغ اپنا
آج دل داغ داغ ہے اپنا
بیقرار تصل ... داغ ہے اپنا
جب سی ... داغ ... اپنا
اے ظفر داغ ... اپنا

[illegible]

مجھی یاد آتا ہی ہنس ہنس کی یار رو
رو لا نا کسیکا رو لا نا کسیکا

برا ہی سمجھہ دل مین اچھا نہین ہے
ستانا کسیکا ستانا کسیکا

کبھو تو سنا کر ذرا گوش دے لے
فسانا کسیکا فسانا کسیکا

تیری حقمین اچھا نہین ہی ستمگر
گڑہانا کسیکا گڑہانا کسیکا

میری کیونکہ خاطر نشان ہے کہ دل سے
نہ جانا کسیکا نہ جانا کسیکا

مجھی یاد کر کر کے آنسو بہانا
بہانا کسیکا بہانا کسیکا

قوافی ظفر پھیر کر پڑہ غزل تو
رہی تا نہ آگے ٹھکانا کسیکا

الفت کا ملا ہمکو سزا یار کسیکا
بیجا کبھی ہوتا نہین انکار کسیکا

گر ہم ہین گنہگار تو کر خاک کا پیوند
پردہ نہ اوٹھا چرخ ستمگار کسیکا

جون آئینہ اب حیرت دیدار تیری
رہتا ہے کھلا دیدۂ بیدار کسیکا

رونی کا رہیگا یہی عالم تو پھر اکدن
گھر دیگا دوبا دیدۂ خونبار کسیکا

شانہ سی نہ بل کیونکہ کری اب وہ سر آ
دل زلف بتان مین ہی گرفتار کسیکا

تک یون مین خبر برق صفت اکی لیتا
پہلو مین تڑپتا ہی دل زار کسیکا

مستغنی کونین سی رکھہ اپنی ظفر کو
محتاج نکر حیدر کرار کسیکا

میرا تو حال ہونا ایکی وقت مین ہوین مین تھا
مجھی شکوہ نہین تمسی میری قسمت مین یون نہین تھا

شب ہم از کاکل مشکین تو سودا دارد
که شد از کاهکشان چاک گریبان شب

دل ز شوق رخ و زلف تو چنان گشت غریب
که نه سامان سحر ماند و نه سامان شب

زلف شبرنگ بر رخسار تو پیچید بهر روز
صبح عشاق سیه بخت بدامان شب

صبح هجر ظفر آورد بلا روز سیاه
بود در منزل آن ماه که مهمان شب

اینکه بینی همه ها قالب و جان همه است
بلکه هم قالب و هم جان همه و است

آنچه بیرون و درون است همانست همه
راز فاش همه و سر نهان همه و است

در پس پرده و بی پرده در آید از دل
بی نشان سبب نام و نشان همه و است

نیست دیر و حرم از شیخ و برهمن آباد
همه جهان و مکینی بمکان همه و است

اید آن گوهر یکتا که نیز ز دید کون
چشم بکشا و ببین بید و کان همه و است

شعله نار جحیم و گل گلزار نعیم
یک تجلی ست که در جلوه شان همه اوست

میزند ای ظفر امروز بباغ توحید
همچو بلبل دل شوریده فغان همه او ست

قدر ای عشق نه پهچانی تری کسی میری بعد
نه تجھی کوئی نہیں پوچھنی کا میری بعد

زخم پر دل کی گوارا ہی مجھی کو یہ نمک
کون چکھی گا محبت کا مزا میری بعد

در جانانہ سی مری خاک کو نکرنا بر باد
دیکھہ جانا نہ ادھر باد صبا میری بعد

خار صحرائی جنوں تو نہیں اگر تیز رہی
کوئی آئی گا نہیں آبلہ پا میری بعد

کہیں ہیں سب ہماں نور علی نور
قیامت قامت و رفتار رفتار
زبان سحر و بیان نور علی نور
ظفر کی پاس دیکھا ... نور علی نور

۲۲۵

کوئی اوس طفل سی ہنگام بازِ خاک سر پر لکھیں انکو مت سمجھو کہ یہ اعمال لکھنے کو	قسم دی دھول لیا جو ٹکیکی خاکستر ہتیلی پر یہ قدرت کی ہمینچا ہی غرض مسطر ہتیلی پر

قدم وہ عشق کی کوچہ مین گاڑہی ای ظفر اپنا
کہ جو سر باز اپنا رکھہ لی پہلی سر ہتیلی پر

دل کا ہی آبگینہ بہگیا جب پھوٹ کر کشورِ دل دیکھی کیونکر پہر آباد ہو کیا جہری قطرے عرق کی اوسکی پیشانی سی آج کسطرح بھٹکی نہ اپنا ہیہ دل اپنا نسی دل	ہم بہت پچتائی پھر تپہر سی سینہ کوٹ کر کردیا برباد اک مدت سی تو نے لوٹ کر گر پڑی عرش بریں کے ساری تارے ٹوٹ کر یہ مسافر رہگیا ہی قافلہ سی چھوٹ کر

ای ظفر ذہن مصفائی تمہاری واہ وا
بھر دی کیا اس غزل مین در معنی کوٹ کر

مرا چلہا یار آئو ہیکن کو یہ عشق آیا جو تنہا ن پر خدنگ غمزہ کہا یا لیکن نہ لایا تنکا وہ کبھی بات تک لگا کی ہاتون مین اوسکو لا ہی حرف طلب کا کچہ زباں پر تپ محبت مین ہی [illegible] او نہا سوز خم [illegible] خلش بھی خار خار غم کا رہا تو مرقد پہ میری [illegible] کہا یہ سو بار دل کو دو کر حریف مت کر چشم کو کر	کہ لایا تو جو شیر لیکن جہے کا درد آگیا زباں پر کہ بوسہ اوس چشم سرمہ سا کا ہی زہر گویا [illegible] تو الٹی کہدی نہ پہنکا جب کا لگی ہی نہ آسمان تک کہ شکل سو ہان پڑگئی مین [illegible] کہ مثل [illegible] یقین ہی مثل برگ [illegible] پڑا خدنگ [illegible]

ای ظفر دیکھتی کیا ہو وہ سفاک جہان
دل میرا لیکی گیا آپنی وہ بس اجی بس
ہمکو رخصت ہو کہ بس آپکی صحبت کی ہوس
ہو چکا سیر طبیبو نسے مریض غم ہجر
ضعف سے بیٹھ گیا جو روش نقش قدم
ناصحو کیجئی یہ پند و نصیحت موقوف
کیون مقابل ہوئے تھے حضرت دل عشقکی تم
ہم بھی رکھتی ہین زبان منہ کو سنبھالو اپنے
پوچھو مت حضرت ناصح میرا آگی حوال
تار رونیکا جو باندھا تو نہ ٹوٹا ہی
خاک وہین ڈر کے ہی اپنی تن عریان کا لباس

آج پھر دیکھتا ہی اپنی گرفتار کو تیز
حوصلہ دیکھ لیا آپ کا بس بس اجی بس
رات دن رہنی لگی سب کسو نا کس اجی بس
جاؤ کیا دیکھتی ہو گری ملمس اجی بس
اوٹھ چکا آپکی کوچی سی وہ بیکس اجی بس
بس ہین وہ ال ورکی ہی میرا نہین بس اجی بس
ہو چکا آپکا اتنی ہی ہین ہم کس اجی بس
کالیان دیچکی ایک بوسہ پہ بس وہ بس اجی بس
سنگی سی غموم نہو خاطر اقدس اجی بس
ہی ہر چند وہ کہتی رہی ہنس ہنس اجی بس
ہمدم دن چاہی کیا مخمل و اطلس اجی بس

پنجۂ یار کی باندھوگے مضامین کب تک
ای ظفر سن چکی ہم پند و مخمس اجی بس

پونچھ کر اشک رکھتی رہا یار کہ بس
ہم ہوی شکوہ یہ نالان پس دیوار کہ بس
خوف آتا ہی تیری حعبد ہین ہو بات دیکھ
جان و دل تاب و توان ہوش و خرد صبر و قرار

ہمنی ہر بانده دیا رونیکا یہ تار کہ بس
کھو لکر غرفہ لگی کہنی وہ ناچار کہ بس
کیا نکالی ہی زبان اپنی سیہ مار کہ بس
کیجئے اور بھی کچھ ہی تمہین درکار کہ بس

نی چھپ ہون سر پر کسیکی اور نہ مین پاؤن پڑون
صورت تصویر بیکس ہمکدہ مین دیسر کے
نی مرا مونس ہی کوئی اور کوئی غمگسار
جو مجھی لیتا ہی پھر وہ پھیر دیتا ہی مجھے
خانۂ صیاد مین ہون طائر تصویر وار

اس حسین کی گلو مین ہون نہ مین جا رہو نہین ہون
کچھ بند ہو سنو نہین ہون اور نہ ہشیار رہو نہین ہون
غم مرا غمخوار ہی مین غم کی غمخوار رہو نہین ہون
مین عجب یک جنس نا کارہ خریدار رہو نہین ہون
پر نہ آزاد و نہین ہون نی گرفتار رہو نہین ہون

ای ظفر مین کیا بتاؤن تجھسی جو کچھ ہون سو ہون
لیکن اپنی فخر دین کی کفش بردار رہو نہین ہون

مرشد پاک روان فخر الدین
ایک جہان فخر جہان کہتا ہے
مین گدا ہون تیرے در کا
موج زن ہی تیرا دریاے کرم
ہی مدد تیرے توانائی بخش
کیا کرون عرض عیان ہی تم پہ

قبلہ و کعبہ جان فخر الدین
پر ہی فخر دو جہان فخر الدین
جا دن اس در سی کہان فخر الدین
از کران تا بکران فخر الدین
مین ہون بیتاب تو ان فخر الدین
میرا سب راز نہان فخر الدین

رکھہ ظفر ہر نفس و ہر ساعت
شغل دل ورد زبان فخر الدین

کیونکی ہم دنیا مین آ کچھ سبب کہلتا نہین
دیکھتا ہی حال بھی گر وہ تو ہاری اثر کہ

اک سبب کیا بھید دنیا کا سب کا کہلتا نہین
غنچۂ تصویر کے مانند لب کہلتا نہین

کہان ہین وہ نگہین تمہوسی آؤ روشنی ہین ہر
ستے ستے وہ لب جلین یون دندان نظر آئے
جنون صد آفرین مرحبا شاباش ہی تجکو
نگاہ یار نی ایکدم ہین وہ نگری کئی دلکی
نکر بربادمیری خاکساری خاک پا ہو نہین
تمہاری دل جلی جلتی ہین زیر خاک بہی دیکھو
ظفر تیری سخن کی روبرو کسکا سخن جمئے

نگر خط شعاعی ہین یہ خورشید رخسا نہین
دُر ناسفتہ گویا بہر دہین درج مرجا نہین
تجھو انام کو ایکبار بہی تو نی گریبا نہین
اندیکہا ہمنی کاٹ ایسا کسی شمشیر بر نہین
مجہی رہنی دی آباد صبا لوکو ہی جانا نہین
دہوان ہی سوز دل ہی کہت ہا کو غریبا نہین
سخن کے تاب طاقت ہی نہین ہیتے رہنخدا نہین

ہمدم ہو تم میرے حالت مجہسی کچہ پوچہو نہین
دیکہہ لو چہرہ کی رنگت مجہسی کچہہ پوچہو نہین
تہی جو تم بن شب کو آفت مجہسی کچہہ پوچہو نہین
شب تہی یا روز قیامت مجہسی کچہہ پوچہو نہین
آنکہہ او ٹہا کر بہی جو دیکہو نہین تو دکہلاتی ہین آنکہہ
اونکی تم چشم عنایت مجہسی کچہہ پوچہو نہین
کون کہتا ہی انا الحق کون کہتا ہے نہ کہہ
کیا کہون ہین یہ حقیقت مجہسی کچہہ پوچہو نہین
درد یہ پوچہو تو ہان میرے دل پہ درد سے
ای طبیبو درد فرقت مجہسی کچہہ پوچہو نہین

مین جو ہون سمجہا ہوا جان
جان لی وقت رخصت مجہسی کچہہ پوچہو نہین
تم پہ پوچہو نہین
حضرت یوسف ہی منفعل ہین
تم ہو جیسے خوبصورت مجہسی
کچہہ پوچہو نہین
کیا کہون اون کی کدورت
مجہسے کچہہ پوچہو نہین
مجہسے پوچہو گے تو جو گذری دہی
کہہ دون گا مین
دوستو گر سمجہو شکایت مجہسے
کچہہ پوچہو نہین
کرتے ہین کیا کیا وہ پردہ دوستی

ای آنسو دو کچھ جلد روی اپنی دکھا دو
جلد مسیحی مجھی لا کے میری دلکی خبر دو

ہی طرفہ طلسم ابرو و مژگان تیری تیغ کی
ایک قبضہ تلوار مین ہین تیغ بدہ گر دو

ڈرتا ہون کہین جنبش مژگان سے تم اپنی
زیر و زبر اک پل مین دو عالم کو نہ کر دو

پھر زیست کو عرصہ ہو کہان ہنس آن آرام
ہر آمد و شد مین جو نفس کی ہوں سفر دو

دکھلا دی وہ بت اپنا اگر طاق و حرم
ای زاہد و ایمان تم اپنی طاق پہ دہر دو

ہر ایک مین آتا ہی نظر ایک ہے ہمکو
جسکے ہی دوئی دل مین وہ سمجھی ہے ظفر دو

بھٹکو ادہر ادہر نہ کہین بس چلی چلو
دل لیچلی جدہر کو ہے ہین بس چلی چلو

مانند موج بحر جہان مین مسافرو
لیجائی ٹھہرنے سے کہین بس چلی چلو

چلتا ہی میرے گھر مین تو چلیئی لگی ہیں
تم میرے ساتھ یار جبین بس چلی چلو

رستہ ہی چاک جیب کا ہموار آنسو
چلتی ہو جس طرح سے یونہین بس چلی چلو

نالی بہم فلک پہ یہ کہتی ہین اپنی دم
وہ سامنی ہے عرش برین بس چلی چلو

ای کشتگان ناز نہ قاتل سی کچھ کہو
تم جسکی پھانسی زیر زمین بس چلی چلو

آتا ظفر جو اونکو یہان عار و ننگ ہے
تو اوٹھ کے اونکی پاس تمہین بس چلی چلو

جاؤن پینے کو جو دہلیز صنم کا بوسہ
شوق ہر گام پہ لی میرے قدم کا بوسہ

کس حلاوت سی لب زخم جگر ای قاتل
دم بدم لی ہی تیری تیغ ستم کا بوسہ

کوئی کہتا ہے جو ناخن ہے وہ برگ گل تر ہے
کوئی کہتا ہے ہر انگشت پا ہے شاخ گل صدبرگ
کوئی کہتا ہے ساق سیمگون ہے شمع منور ہے
کوئی کہتا ہے وہ زانو عجب ہے صاف آئینہ

کوئی کہتا ہے اس قد کو قیامت کا نمونہ ہے
کوئی کہتا ہے وہ قامت قیامت سی بھی بہتر ہے
کوئی کہتا ہے اوسکی ہر ادا ہے ایک بلا آفت
کوئی کہتا ہے جو غمزہ ہے اوس کا ایک فسونگر ہے
ظفر جو اوس سراپا ناز کی تعریف کی تو لی

ظفر پیرون کا تجھکو ہیگا سایہ
کہ جسکے یاد مین تو چشم نم ہے

کوئی کہتا ہے یہ چینین جبین موج سمندر ہے
کوئی کہتا ہے یہ ابرو نہین باب سکندر ہے
کوئی کہتا ہے اوسکی ناک کو ہی کہکشان کا خط
کوئی کہتا ہے پیشانی کو اوسکی ماہ انور ہے
کوئی کہتا ہے اوسکی جعد کو ہی شب یلدا
کوئی کہتا ہے اوسکی رخ کو یہ خورشید محشر ہے
کوئی کہتا ہے وہ جوڑا نہین ایک مشکنافہ ہے
کوئی کہتا ہے موئی زلف کیا ہے بوئی عنبر ہے
کوئی کہتا ہے بینی کو کہ ہی شاخ گل زنبق
کوئی کہتا ہے چشم شرمگین ہم چشم عبہر ہے
کوئی کہتا ہے اوس قاتل کی چتون تیغ برّان ہے
کوئی کہتا ہے اوسکی چین ابرو تیز خنجر ہے
کوئی کہتا ہے ایک صفحہ کشیدہ ہے وہ جو ہالہ
کوئی کہتا ہے جو مژگان ہے وہ ناوک ہی ہم سر ہے
کوئی کہتا ہے وہ گردن مصفا ایک صراحی ہے
کوئی کہتا ہے اوسکا گوش کیا ہے چشم ساغر ہے
کوئی کہتا ہے وہ شفاف عارض صبح صادق ہے
کوئی کہتا ہے وہ در کان کا تابندہ اختر ہے
کوئی کہتا ہے گویا وہ دہن خضر کا چشمہ ہے
کوئی کہتا ہے اوس چاہ ذقن مین آب کوثر ہے
کوئی کہتا ہے ہونٹھونکو کہ ہین لعل [illegible]
کوئی کہتا ہے دانتونکو عجب یہ سلک گوہر ہے
کوئی کہتا ہے وہ دست حنا بستہ ہی شاخ گل
کوئی کہتا ہے رنگین پنجہ مرجان کی برابر ہے
کوئی کہتا ہے پستانکو حباب آب مصفا ہے
کوئی کہتا ہے سینہ وہ کہ آئینہ مکدر ہے
کوئی کہتا ہے وہ پتلی کمر تار رگ گل ہے
کوئی کہتا ہے نرمی مین شکم مخمل سی بہتر ہے
کوئی کہتا ہے اوسکی ناف کو ہی وہ گل نسرین
کوئی کہتا ہے پسلی شاخ نسرین اک سراسر ہے

۲۳۰

[illegible]

کھینچی ہی تیغ ادا کو دم ہوا اپنا ہوا
اور تو غمخوار ساری کرچکی غمخوار کے

آہ لبین آرزوی زخم کاری رہ گئے
اب فقط ہی ایک غم کی غمگساری رہ گئے

شکوہ عیاری کا یارو نسی بجا ہی ای ظفر
اس زمانی مین بھی ہی رسم یاری رہ گئے

عشق مین کیا ہم بھی ای تقدیر سیدھی ہوگئی
آتش سودا نی میری کردیا آتش کو موم
تو ہوا ہمسی نہ سیدھا اور دست شانہ سی
کج ادائی سی تیری قاتل تعجب ہے مجھے
چرخ ٹہیرائی رہا اور سیکڑون ہائی جوان
راستی پر کسکی قامت کے سوا جو بعد مرگ
سر نوشت اپنی بنائی اور خط معکوس کی
سیدھی یہان اُنکی وہ گر طالع اُلٹا ہی کہ

کتنی اس قالب مین پھر کر تیر سیدھی ہوگئی
کہکشان کی ساری حلقہ زنجیر سیدھی ہوگئی
بال بلکھائی تیری تصویر سیدھی ہوگئی
تن پہ میرے کیون خط شمشیر سیدھی ہوگئی
ٹہری ہو کر زیر چرخ پیر سیدھی ہوگئی
دست دیبای عاشق دلگیر سیدھی ہوگئی
حرف جو الٹی ہوئی تحریر سیدھی ہوگئی
ایک ذرا سی آہ بی تاثیر سیدھی ہوگئی

میری مسد ہی بات پر ہوئی تھی وہ ٹھری ظفر
جب کہ ٹہری مینی کی تقریر سیدھی ہوگئی

جستجو اب اور ہی تدبیر پہلی اور تھی
مین کرون کیونکر نہ اپنی نالہائی دل کو ضبط
روز روز وصل تھا یا اب شب ہجران ہے روز

گفتگو اب اور ہی تقریر پہلی اور تھی
اور ہی تاثیر اب تاثیر پہلے اور تھی
یا الٰہی کیا میری تقدیر پہلے اور تھی

مین خطا وار ہون خط کیونکہ لکھون گی کہ مین — جیسا لوگون نے پڑھایا میرا جی جانتا ہے

کیون کہتا ہی میرے عشق سی انجان ہی وہ — اوسنی جو اتنا دکھایا میرا جی جانتا ہے

محشر آرا ہی تو ای طرز خرام جانان — تو ہی جو فتنہ اوٹھایا میرا جی جانتا ہے

یاد وہ تو جانتا ہی جو ہی میرے جی کا خیال — اوسیا بار خدایا میرا جی جانتا ہے

کیا کہون تمسی اجی اتنو ہی جینا ہی محال — جیسا جی تمنی ستایا میرا جی جانتا ہے

ای ظفر اوس گل خندان کی محبت نے مجھے
دم بدم جیسا رولایا میرا جی جانتا ہے

لگتا نہین جی میرا صحبت مین کسیکی — غم نے مجھی گھیرا ہی یہ فرقت مین کسیکی

دیکھون جو مرقع کو تو جی کیونکہ نہ اکتائے — صورت کوئی ملجا ہی ہی صورت مین کسیکی

جی چاہتا ہی ڈوب مرین چاہ مین جا کر — تنگ آیا ہی جی اپنا یہ چاہت مین کسیکی

ممتد کھو اوس سے کہ آ شکل دکھا جا — تا جان نکل جای نہ حسرت مین کسیکی

ناصح نہ اوٹھا سر کو در یار سے میرے — کرتا ہی خلل کیون تو عبادت مین کسیکی

رونی پہ ہنسی ہی میرے ای کاشکی تو بھی — ہووین مین گرفتار محبت مین کسیکی

جو شغل فخر ظفر ہووے ہمیشہ
کب جا کی کھڑا ہو وہ جماعت مین کسیکی

شمشیر برہنہ مانگ غضب بالون کی مہک ویسی ہی — جھڑی کی گندھاوٹ قہر خدا بالون کی جھمک ویسی ہی

آنکھین ہین کٹورا سی وہ ستم گردن ہی صراحی انت غضب — اور اوسمین آب برخی پان رکھنے جھلک پھر ویسی ہی

شیشہ خالی ہو تو خم پاس و سبو ہی لبریز
خم جو خالی ہو تو نزدیک خرابات بھی ہے

جوشِ مستی بھی ہی ہنگام ہم آغوشی ہے
خواہشِ وصل بھی ہی جای ملاقات بھی ہے

ہی ہر ایک مست سر انداز کا انداز جدا
قہر جب بیچھی ہی کافر تو ستم کات بھی ہے

وحشت ہی کشت ہی اور سامنی آنکھوں کے شکار
پی آہو گہاں دانو بھی ہی گھات بھی ہے

ساز و مطرب بھی ہی اور نغمہ بھی ہی رقص بھی ہے
سار ہر تار کی آنکھوں سی اشارات بھی ہے

وہ بھی سرمست ہی اور ہم بھی نشی مین سرشار
ہاتھ گردن مین ہین اور لطف و عنایات بھی ہے

بازی یار کی ہی ساتھ ظفر بوس و کنار
اور اگر چاہیے کچھ بات تو وہ بات بھی ہے

ملک فنا اور ہے ملک بقا اور ہی
زندگی و مرگ کا ذائقہ مین کیا کہوں
قلب صفا سی کیا آئینہ روکش ہو جائے

بیابان کی ہوا اور ہی باغ کی ہوا اور ہے
اوسکا مزا اور ہی اسکا مزا اور ہے
اوسمین صفا اور ہی اسمین صفا اور ہے

۲۳۳

ظفر جو چشمہء آب بقا کیا چیز ہے
عشق کا بیمار کیا جانی دوا کیا چیز ہے

ای صبا ہون بلبل تصویر مجسکو کیا خبر
کب بہار آئی ہی گلشن مین خزان کب جاتی ہی

مجمع خوبان مین گر تصویر بنکر جاے یار
پیچ مین شانہ پڑا لیکن سنورنی ہی شکن
ای خضر تو اوسکی ای عیسی نفس جلدی کہ آج
آدمی کہتی ہین جسکو ایک پتلا گل کا ہی
کہل گئی ہمپر کہ رندونکی نگہ مین ہی آج
دیکہی کیسی بنی ہر بات پر بگڑی ہی تو
ہین سبہی باتین بناتی پر ہین قابل اسکی ہم
تہی جہان مہر و وفا وہان بیوفائی رہ گئی
صاف ہین منہ پر مثال آئینہ دلمین غبار
جب ہم تمہارے طلب تم ہوئی چین بر جبین
لاش پر بہی میری قاتل نی کئی ہاتہہ اپنی صاف
دین و ایمان دیچکی جب اوس بت بد مست کو
وصل کی شب بہی نہ آئیگا میرے دلکو قرار
تیری صورت ای بت کافر نہیں وہ نام خدا
ہاتہہ ہمنی پانو کو اونکی لگایا تو سہی
صلح اپنی یون تو سب سے ہی نہین کچہہ لی علاو
مرگئی آخر پہڑک کر دام سی چہوٹی نہ ہم

آئی پہر صورت نظر سکی ملا بگڑی ہوئی
زلف اوسکی ہی مرے دلسی بلا بگڑی ہوئی
ہی تیری بیمار کی حالت ہوا بگڑی ہوئی
پہر کہان گل اوسکو گر گل ہو ذرا بگڑی ہوئی
سر پہ ہی پگڑی جو تیری زاہدا بگڑی ہوئی
ہی تیری خوبیطرح ای دلربا بگڑی ہوئی
ای ظفر جو بات ہی کوئی بنا بگڑی ہوئی
آشنائی ہو چکی نا آشنائی رہ گئی
ہی پری رویونکی دیکہو کیا صفا رہ گئی
بات تہی جو دلکی وہ لب پر نہ آئی رہ گئی
تہی مگر کچہہ خواہش تیغ آزمائی رہ گئی
حضرت اکبر کہانکی پارسائی رہ گئی
یاد کر بیتابی روز جدائی رہ گئی
دیکہکر حیران تجہی ساری خدائی رہ گئی
لیکن اسیر ہوتی ہاتہا پائی رہ گئی
ہان مگر ایک نفس سرکش سی لڑائی رہ گئی
دلکی دل ہی مین تمنائی رہائی رہ گئی

سب پہ ہین لطف و عنایت ایک مجھی پر عتاب
مجھسے ضد کیا جانی کیا اوس عشوہ گر کو پڑ گئے

روبرو گلشن مین اوس روی عرق آلودہ سے
کیا گلونپر اوس سی دیکھا سحر کو پڑ گئے

ہو کی سرگرم شرارت کی جدہر تو نے نگاہ
سیکڑون پر ایک تجلی سی اودہر کو پڑ گئے

کسکے غمخواری پڑی ایسی مصیبت عشق مین
اپنی اپنی ہی دل و جان جگر کی پڑ گئے

جانتا ہون مین بھی ملنے خاک مین ہی آبرو
کیا کرون رونے کی خو پر چشم تر کو پڑ گئے

آتی ہی اوس تندخو سی بوسہ کرتا ہی طلب
کوئی پوچھی ایسی کیا جلدی ظفر کو پڑ گئے

مخمس عاشر

تم ہو ایخواجہ معین سروران حق پرست
تم ہو رمز آگاہ کن اور واقف سر الست
تم مددگار ظفر ہو کیون ظفر کو ہو شکست
پر فلک کی دیکھ گردش کانپتی ہین پا و دست
یا معین الدین چشتی دستگیری لازم است

نشۂ غفلت سی پہ بدمست ہو بدعمل
جوش مستی سی ہی یا ہی ہوشیاری مین خلل
ہون گرفتار بلا [illegible]
دستگیری گر تمہاری ہو نہین چاہون سنبھل
یا معین الدین چشتی دستگیری لازم است

خاک پر سستا جو کہ پل سکتا ہو چون نقش پا
تم اوٹھا لو تو مین ہو وہ [illegible] سنبھلا اوٹھ کر
عیسی ان جان بخشی ہو تم اور خضر رہنما
درد مندونکی دوا ہو ناتوانونکا عصا
یا معین الدین چشتی دستگیری لازم است

[illegible] دنیا کی بلندی و پستی [illegible]
[illegible] اندرنہ [illegible]
[illegible] عاجز نحیف و ناتوان
[illegible] تاریکی [illegible]
ظلمت آباد سے جہان مین [illegible]
یا معین الدین چشتی دستگیری لازم است

طوف کرتا ہی تمہاری آستانہ کا تمام | کعبۂ اہل صفا ہو قبلہ گاہ مقبلان
خواجہ ہر دو جہان معین شاہ شاہان جہان | آپکا دست حمایت چھوڑکر جاؤن کہان

یا معین الدین چشتی دستگیری لازم است

یہی باغ خلد روضہ پر تمہاری گلفروز | جسکی ہر گل مین ہی بوئی بادۂ وحدت کا جوش
تک لیٹ مین سیکڑون بیہوش مین جو بادہ نوش | اور یہی کہتی ہین سب انہین آتا ہی جو ہوش

یا معین الدین چشتی دستگیری لازم است

آستان سی کا مجکو شوق تو ہی استقلال | پر کرون کیا مین ہون ہٹا قدم سی سر بسر
اور کی مین ہون نہ جون آمیری اگ ہون بال و پر | ہی تمہاری ہی فقط چشم عنایت پر نظر

یا معین الدین چشتی دستگیری لازم است

وہ تمہارا نور باطن ہی کہ خورشید منیر | رد بردہی اسکی ذرہ بلکہ ذرہ سی حقیر
تم یہ روشن ہی کہ مین ای خواجہ روشن ضمیر | دو جہان مین جانتا ہون تمکو اپنا دستگیر

یا معین الدین چشتی دستگیری لازم است

بحر غم مین یہ نصیر جون موج ہو کر بیقرار | مارتا ہی دست و پا تا ہاتہہ جاوی کنار
پر کنارا دور ہی اور ہی تلاطم بی شمار | جانتا ہی دستگیری ہی یہ وقت اضطرار

یا معین الدین چشتی دستگیری لازم است

ہاتہ ملتا ہون کہ بن کیا یار جانی کیا ہوا | ہاتہ سی وہ قول کا چہلا نشا کیا ہوا
گو رہی شاہان پسین کی نگلی ہی صدا | تہا جو قبضہ مین اپنی ملک فانی کیا ہوا

مثلث

یا مجھے افسرِ شاہانہ بنایا ہوتا	یا مرا تاج گدایانہ بنایا ہوتا
یا مرا تخت سلیمانہ بنایا ہوتا	
اس خمِ دی نے مجھے سرگشتہ و حیران کیا	کیوں خردمند بنایا نہ بنایا ہوتا
تو نے اپنا مجھے دیوانہ بنایا ہوتا	
نشۂ عشق کا گر ظرف دیا تھا مجھکو	عمر کا تنگ نہ پیمانہ بنایا ہوتا
دلکو سرِ خم و خمخانہ بنایا ہوتا	
دلکو صد چاک بنایا تو بلا سے لیکن	زلفِ مشکیں کا تری شانہ بنایا ہوتا
اور یا خاک ہی ایسا نہ بنایا ہوتا	
صوفیوں کی جو نہ تھا لائقِ صحبت تو مجھے	قابلِ جلسۂ رندانہ بنایا ہوتا
باعثِ قلقلِ مستانہ بنایا ہوتا	
تھا جلانا ہی اگر دوریِ ساقی سے مجھے	تو چراغِ رہِ میخانہ بنایا ہوتا
اور دل بادہ کشونکا نہ بنایا ہوتا	
شعلۂ حسن چمن میں نہ دکھایا ہوتا	ورنہ بلبل کو بھی پروانہ بنایا ہوتا
گل کو داغِ دلِ دیوانہ بنایا ہوتا	
روزِ معمورۂ دنیا میں خرابی ہے ظفر	ایسی بستی کو تو ویرانہ بنایا ہوتا
بلکہ بہتر تو یہی تھا نہ بنایا ہوتا	

ہر چند اس الم سے مراد دل ہی لخت لخت ۔ یہ کیون لکہون کہ ہون مین سیہ روز تیرہ بخت

مضمون خط و خال صنم لکہکے بہیجدون

میری طرف سے غیر نے کیا جانے کیا کہا ۔ جو اعتبار کچہ نرہا میری قول کا

تو ہی مری نوشتہ کو بہی خوب جانتا ۔ باور نہو کبہی تجہی اے شوخ بیوفا

سو عہدنامے گر بقسم لکہکے بہیجدون

اوسکا خیال زلف ہی کیا کیا وبال دل ۔ لیکن اوسے ذرا نہین آتا خیال دل

ہو وہ بہی کچہ تو واقف رنج و ملال دل ۔ پرزے یہ مین جگر کی ظفر اوسکو حال دل

مژگان میری اگر ہو قلم لکہکے بہیجدون

قصیدہ در نعت حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم

کیون نہو عالم یہ احسان احمد مختار کا ۔ ہی وہ مالک خالق [illegible] سرکار کا

کیون نہو وے سجدہ اوسکے دین کی سطوت دین پر ۔ جا بجا پہیلا ہوا انون [illegible]

واقعی اہل زمین کو کیا نظر آوے کہ ہی ۔ آسمان پر سایہ اوس [illegible]

کردیا آویزہ گوش جہان حق کا کلام ۔ حوصلہ ہی یہ اوسکی [illegible]

کہتی ہین موسی کو غش آیا تہا کوہ طور پر ۔ ایک تصرف تہا وہ [illegible]

کہتی ہین عیسی کو تہا مردہ جلانے مین کمال ۔ اک کرشمہ تہا وہ تیری خوبی لعل [illegible]

سرور فخر رسل روز جزا کا ہی شفیع ۔ جسکے باعث سے ہوا کیا مرتبہ ابرار کا

ہی لب جبریل پر تیری ہی امت کی لیے ۔ زمزمہ جنات تجری تحتہا الانہار کا

[...]س جہان مین آکی کیا ہم کر چلے — بار عصیان اپنی سر پر دہر چلے
[...]و نہ آیا ای مسیحا دم یہان — ہم اسی حسرت مین آخر مر چلے
[...]وس گلی مین ہمتو کیا خورشید بہی — ڈر کی مارے کانپتا تہر تہر چلے
[...]سقدر بیک صبا مین دم کہان — ساتہ اوس آوارہ کی دم بہر چلے
[...]یحلی کیا اس چمن سی غنچہ سان — ہمتو کیسہ اپنا خالی کر چلے
[...]ابرو کا چلی تیرے جہان — کیا عجب تلوار وہان اکثر چلے
[...]م نہ مارا ہمنی تیرے عشق مین — سر یہ آری بہی ہماری گر چلے

دل ہی قابو مین نہین جب ای ظفر
تم وہان کسکی بہروسی پر چلے

[قص]یدہ در مدح حضرت امیر المومنین علی مرتضی کرم اللہ وجہہ

زور بازوی مصطفی ہی علی — صفدر عرصۂ وغا ہی علی
میری کشتی کا ناخدا ہی علی — میرا ہادی و رہنما ہی علی

میرا حامی و پیشوا ہی علی
میری ہر درد کی دوا ہی علی

[...]ہا ابوبکر یار غار بنے — تہا عمر گرم کاروبار بنے
[...]ور عثمان ہی جان نثار بنے — اور علی وہ کہ رازدار بنے

میرا حامی و پیشوا ہی علی — میری ہر درد کی دوا ہی علی

وله

اگک آنا اِدہر سے یہ نظر ہی زمین سی اونچا فلک سی نیچا
نہ پایا دو دل و جگر ہی زمین سی اونچا فلک سی نیچا

نہ کچھ بلندی کی ہی تمنا نہ کچھ ہی پستی کا فکر اصلا
سنان قاتل پر اپنا سر ہی زمین سی اونچا فلک سی نیچا

نہ شعلہ برق اسکو سمجھو نظر اوٹھا کر بغور دیکھو
یہ آہ کا میری اک شرر ہی زمین سی اونچا فلک سی نیچا

خدنگ جانان سی کوئی کہدی کہ دلمین آکے بیمار ہی بیٹھے
چلا لگا کر یہ بر کدہر ہی زمین سی اونچا فلک سی نیچا

پتا مکان کا ہی گر بتایا تو کچھ سمجھ مین نہ اپنی آیا
کہا یہ اوسنی کہ میرا گہر ہی زمین سی اونچا فلک سی نیچا

فلک کی جانب ہی چشم مردم زمین کو جہانکتی ہین جہکی انجم
کہڑا جو وہ پشت بام پر ہی زمین سی اونچا فلک سی نیچا

زمانہ نی پستی و بلندی مجھ کو دکہائی ہمکو بس از فنا بہی
غبار اپنا جو ای ظفر ہی زمین سی اونچا فلک سی نیچا

وله

ہی مجھکو بیتاب جو اوس نوک مژہ کا رہتا | تو مری دل مین ہی کانٹا سا کہٹکتا رہتا

ولہ

ہو گا کیا دشمن اگر سارا جہاں ہو جائیگا
جبکہ وہ بے مہر ہمپر مہرباں ہو جائیگا

گر ہوا اس سوز اسوزاں کا کوئی شعلہ بلند
دیکہ لینا خاک جلکر آسماں ہو جائیگا

ای پریرو اپنی صورت تو دکہائیگا جبہی
صاف وہ حیرت زدہ آئینہ ساں ہو جائیگا

وہ جو دلمیں لگ رہی ہی آگ بجہنی کی نہیں
چشم تر سی گرچہ اک دریا رواں ہو جائیگا

دیکہنا اوس چاندنی کہرکو کیونکر جائینا
ٹکری ٹکری دل مرا مثل کتاں ہو جائیگا

ای جنوں تیری بدولت نام میرا آخرش
دشت میں ہر خار کی ورد زباں ہو جائیگا

بازا اس خون بہانی سی کہیں ای چشم تر
دیکہ میرا راز دل سب پہ عیاں ہو جائیگا

ای تغافل کیش کی تو نہ اگر آئی میں در
کام آخر تیری عاشق کا یہاں ہو جائیگا

کر تو جسپر نہ دعوی محبت کا ہو ادس سفا کہہ ہی
ای ظفر اک روز اونکا امتحاں ہو جائیگا

کر ہی پردہ شب وہ میں دیکہا تو کیا دیکہا
تجکو ای سہ پردہ نشیں دیکہا تو کیا دیکہا

کچہ ایسا ہو کہ دیکہی وہ اودہر چشم عنایت سی
ہمیں گر اونسی ہوکر خشمگیں دیکہا تو کیا دیکہا

ہماری عید تو ہی دیکہنی پر تیری ابرو کی
ہلال عید کو ای مہ جبیں دیکہا تو کیا دیکہا

نہ سب ہی ہو سہی سامنی اور ہم ادہر دیکہیں
عزیزو حلق پہیرتی گر کہیں دیکہا تو کیا دیکہا

کہیں ہو پاس دیکہیں او سکو ہم دلکی صفائی سی
اگر ہمنی لگا کر دور بیں دیکہا تو کیا دیکہا

کہاں طاقت کہ دیکہیں آنکہ بہر کر ہم اسی نکہون
اوسی گر ہمنی وقت واپسیں دیکہا تو کیا دیکہا

[illegible]

٢٤١

آ آہی رونا زیادہ پوچھتی ہی او بے ... ماجرای اشکباری مجھسی کچہ پوچھو نہیں
بیٹھی کی جو جفا کی ہی مجھی ... خاک ہی اپنی کی برباد و برآب کی مجھسی کچہ پوچھو نہیں
دیکھا عزت ہماری مجھسی کچہ پوچھو نہیں ... کیا کہوں کچہ بتا اپنا ہی کی باعث ہول
مجھی کی اتم شماری مجھسی کچہ پوچھو نہیں ... شام سی تا صبح ہو [illegible] نا
کیا کہوں کیسی گزاری مجھسی کچہ پوچھو نہیں ... بار غم سی [illegible] میں بیکل
خنجر مژگان تیر ناز و تیغ غمزہ سی ... ولیکن ہین جو زخم کاری مجھسی کچہ پوچھو نہیں
تیری صورت ہی بس معلوم کر و ہمدمو ... تم حقیقت میری ساری مجھسی کچہ پوچھو نہیں
ای ظفر جو حال ہی تم آگر و نکالی ... ہوگی اونکو سر ساری مجھسی کچہ پوچھو نہیں

۲۴۲

ولہ

کوئی آئینہ دل کا نہیں کہ جہان رخ یار کا جلوہ نہیں
یہ قصور ہی اپنی نظر کا فقط کہ جو دیتا ہمکو دکھائی نہیں

تری لف و تانیث ہوش ربا وہی ام بلا کہ بجای فنا
کہ جو اسمین بسا وہ بسا ہی رہا کبھی وسکی امید رہائی نہیں

کہا مینی جو اوس سی کہ اسکو بجھا یہ جو دلمین لگا ہی آگ لگا
تو یہ سنکی وہ ناز سی کہنی لگا مجھی آتی لگائی بجھائی نہیں

وہ رہی ہی ملا ہوا آٹہ پہر مگر اوس سی جدا ہی تو آیہ بشر
کری دور دوئی کو یہ دلسی اگر تو پہر اسمین او راوسمین جدائی نہیں

نہیں منہ سی تو کہتا اگرچہ ہی تو کوئی بات کدورت لگی کبہو
ولی غور سی دیکھا تو آئینہ رو تری دلمین ذرہ بہی صفائی نہیں

جو بہلی ہین بہلی ہی ہینگی صدا کوئی گو ہو برا او نہین کام ہی کیا
جسی کہتی ہین منہ سی وہ اپنی بہلا کبھی کہتی بہر اوسکو برائی نہیں

تری پلکو نسی کس لیی آٹہ پہر یہ ٹپکتا ہی ہتہا ہی خون جگر
تری چشم پر آب مین اوسکا ظفر جو تصور دست حنائی نہیں

ولہ

دلکی میری بیقراری مجھسی کچہ پوچھو نہیں ۞ جسکی میری آہ و زاری مجھسی کچہ پوچھو نہیں

وله

[illegible]

وله

وصل کی بس کر چکی تدبیر ہم
اوس صنم کا وصل ہی اپنی مراد
تیر ابرو قتل کرتے ہن ہمین
پڑ گئی الفت کی بیڑی پاؤن مین
بن پڑہی کرتا ہی پرزی خط کی وہ
چاہتا ہی دل جنون کی ہاتہ سے
جب دسا کی بنا کیا پائدار

ہو گئی ناچار اے تقدیر ہم
ما ہی کب کیا ہین اسد بیر ہم
ہوویں کیون منت کش شمشیر ہم
ہن ہمیشہ پای در زنجیر ہم
کیا کرین احوال دل تحریر ہم
پہینک دین اپنا گریبان چیر ہم
کیا کرین اسیر مکان تعمیر ہم

وله

ای بت طناز قربانت شوم
حلقه زلف کمند جان و دل
چون مسیحا در لب جان بخش تو
مرغ جانم در ہوای کوی تو
تا به قربان گاه من بگذر ز ناز
تو بہر انداز ہمہ جلوه

ای سراپا ناز قربانت شوم
ای کمند انداز قربانت شوم
صد ہزار اعجاز قربانت شوم
میکند پرواز قربانت شوم
بار اما ناز قربانت شوم
من بہر انداز قربانت شوم

ہر دم آن ابرو کمان را از ظفر
میرسد آواز قربانت شوم

۲۴۳

وله

[illegible]

ولہ

لگائی ہر چند ایک عالم ہماری تمسی تمہاری ہمسے
کبھی محبت نہ ہوئیگی کم ہماری تمسی تمہاری ہمسے

دم آیا آنکھوں میں ہی ہمارا نجاؤ بالین سی تم خدارا
کہ تھی ملاقات اور اکدم ہماری تمسی تمہاری ہمسے

عدو ہیں درپے تمسی جو ہمارے ہوئی ہیں وہ ہمنشین تمہارے
کہیں یہ صحبت نہ ہووے برہم ہمارے تمسی تمہاری ہمسے

جتہی کہو کیونکہ دل کی حالت ہمیشہ اغیار ہی محبت
بیان حقیقت کری ہی پیہم ہماری تمسی تمہاری ہمسے

ہزار باتیں ہر اک بنائی یقین نہ آیا کبھی نہ آئے
کہی نہ جبتک کی کوئی محرم ہماری تمسی تمہاری ہمسے

غم و الم میں ہیں رہتی ہی ہم اور تم دونوں حضرت دل
سنی کوئی اب حکایت غم ہماری تمسی تمہاری ہمسے

ظفر یہ کہدیجی آج اونسی کہ ہم اوسی روز مر چکی تھے
لڑی تھی جس روز آنکھ باہم ہماری تمسی تمہاری ہمسے

ولہ

وہ کہتی ہیں بھلی ہیں ہم بھلا اگلی تو ہمنی ملا | یہ سچ [illegible] ہم ہیں سا کی تو ہمنی کی

کسیکی بھی نہیں ہمکو دیوا ہم دوست [illegible]
[illegible] آشنا ئی تو ہمنی کی
[illegible] صفا کیا خاک ہی اور ہمین
ہمارا دل صفا دیکھو صفائی تو ہمنی کی
[illegible]
ظفر [illegible] تو ہمنی کی

[illegible] تو ہمنی کی
[illegible] دوستی [illegible] تو ہمنی کی

ولہ

[illegible]



